Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 63

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شمارہ 9

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

26 ربیع الثانی 1435 ہجری 27 تبلیغ 1393 ہش 27 فروری 2014ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم ایدامامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

سوتم اپنے خدا سے صاف ربط پیدا کرو، ٹھٹھا ہنسی، کینہ وری، گندہ زبانی، لالچ، جھوٹ، بدکاری، بدنظری، بدخیالی، دنیا پرستی، تکبر، غرور، خود پسندی، شرارت، کج بحثی سب چھوڑ دو۔ پھر یہ سب کچھ تمہیں آسمان سے ملے گا

(ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ السلام)

اعلیٰ درجہ کے حلیم اور خلیق بنو۔ لیکن نہ بے محل اور بے موقعہ۔ اور ساتھ اس کے یہ بھی یاد رکھو کہ حقیقی اخلاق فاضلہ جن کے ساتھ نفسانی اغراض کی کوئی زہریلی آمیزش نہیں، وہ اوپر سے بذریعہ روح القدس آتے ہیں۔ سوتم ان اخلاق فاضلہ کو محض اپنی کوششوں سے حاصل نہیں کر سکتے جب تک تم کو اوپر سے وہ اخلاق عنایت نہ کئے جائیں۔ اور ہر ایک جو آسمانی فیض سے بذریعہ روح القدس اخلاق کا حصہ نہیں پاتا، وہ اخلاق کے دعوے میں جھوٹا ہے اور اس کے پانی کے نیچے بہت سا کیچڑ ہے اور بہت سا گوبر ہے، جو نفسانی جوشوں کے وقت ظاہر ہوتا ہے۔ سوتم خدا سے ہر وقت قوت مانگو جو اس کیچڑ اور اِس گوبر سے تم نجات پاؤ، اور روح القدس تم میں سچی طہارت اور لطافت پیدا کرے۔ یاد رکھو کہ سچے اور پاک اخلاق راستبازوں کا معجزہ ہے جن میں کوئی غیر شریک نہیں۔ کیونکہ وہ جو خدا میں محو نہیں ہوتے وہ اوپر سے قوت نہیں پاتے اس لئے ان کیلئے ممکن نہیں کہ وہ پاک اخلاق حاصل کر سکیں۔ سوتم اپنے خدا سے صاف ربط پیدا کرو۔ ٹھٹھا ہنسی۔ کینہ وری۔ گندہ زبانی لالچ۔ جھوٹ۔ بدکاری۔ بدنظری۔ بدخیالی۔ دنیا پرستی۔ تکبر۔ غرور۔ خود پسندی۔ شرارت۔ کج بحثی سب چھوڑ دو۔ پھر یہ سب کچھ تمہیں آسمان سے ملے گا۔ جب تک وہ طاقت بالا جو تمہیں اُوپر کی طرف کھینچ کر لے جائے تمہارے شامل حال نہ ہو اور روح القدس جو زندگی بخشتا ہے تم میں داخل نہ ہو۔ تب تک تم بہت ہی کمزور اور تاریکی میں پڑے ہوئے ہو۔ بلکہ ایک مردہ ہو جس میں جان نہیں۔ اس حالت میں نہ توتم کسی مصیبت کا مقابلہ کر سکتے ہو۔ نہ اقبال اور دولت مندی کی حالت میں کبر اور غرور سے بچ سکتے ہو اور ہر ایک پہلو سے تم شیطان اور نفس کے مغلوب ہو سو تمہارا علاج تو در حقیقت ایک ہی ہے کہ روح القدس جو خاص خدا کے ہاتھ سے اترتی ہے تمہارا منہ نیکی اور راستبازی کی طرف پھیر دے۔ تم ابناء السماء بنو نہ ابناء الارض، اور روشنی کے وارث بنو نہ تاریکی کے عاشق۔ تا تم شیطان کی گذرگاہوں سے امن میں آ جاؤ۔ کیونکہ شیطان کو ہمیشہ رات سے غرض ہے دن سے کچھ غرض نہیں۔ کیونکہ وہ پرانا چور ہے جو تاریکی میں قدم رکھتا ہے۔

سورۃ فاتحہ نری تعلیم ہی نہیں بلکہ اس میں ایک بڑی پیشگوئی بھی ہے اور وہ یہ کہ خدا نے اپنی چاروں صفات ربوبیت۔ رحمانیت۔ رحیمیت۔ مالکیت یوم الدین یعنی اقتدار جزا سزا کا ذکر کر کے اور اپنی عام قدرت کا اظہار فرما کر پھر اس کے بعد کی آیتوں میں یہ دُعا سکھلائی ہے کہ خدایا ایسا کر کہ گذشتہ راستباز نبیوں رسولوں کے ہم وارث ٹھہرائے جائیں۔ اُن کی راہ ہم پر کھولی جائے۔ اُن کی نعمتیں ہم کو دی جائیں۔ خدایا ہمیں اس سے بچا کہ ہم اس قوم میں سے ہو جائیں جن پر دنیا میں ہی تیرا عذاب نازل ہوا یعنی یہود جو حضرت مسیح کے وقت میں تھے جو طاعون سے ہلاک کئے گئے۔ خدایا ہمیں اس سے بچا کہ ہم اُس قوم میں سے ہو جائیں جن کے شامل حال تیری رہنمائی نہ ہوئی۔ اور وہ گمراہ ہوگئی۔ یعنی نصاریٰ۔ اس دعا میں یہ پیشگوئی مخفی ہے کہ بعض مسلمانوں میں سے ایسے ہوں گے کہ وہ اپنے صدق وصفا کی وجہ سے پہلے نبیوں کے وارث ہو جائیں گے۔ اور نبوت اور رسالت کی نعمتیں پائیں گے۔ اور بعض ایسے ہوں گے کہ وہ یہودی صفت ہو جائیں گے۔ جن پر دنیا میں ہی عذاب نازل ہوگا۔ اور بعض ایسے ہوں گے کہ وہ عیسائیت کا جامہ پہن لیں گے۔ کیونکہ خدا کے کلام میں یہ سنت مقررہ ہے کہ جب ایک قوم کو ایک کام سے منع کیا جاتا ہے تو ضرور بعض ان میں سے ایسے ہوتے ہیں کہ خدا کے علم میں اُس کام کے مرتکب ہونے والے ہوتے ہیں۔ اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ وہ نیکی اور سعادت کا حصہ لیتے ہیں۔ ابتداء دنیا سے اخیر تک جس قدر خدا نے کتابیں بھیجیں اُن تمام کتابوں میں خدا تعالیٰ کی یہ قدیم سنت ہے کہ جب وہ ایک قوم کو ایک کام سے منع کرتا ہے یا ایک کام کی رغبت دیتا ہے تو اس کے علم میں یہ مقدر ہوتا ہے کہ بعض اُس کام کو کریں گے اور بعض نہیں۔ پس یہ سورۃ پیشگوئی کر رہی ہے کہ کوئی فرد اس اُمت میں سے کامل طور پر نبیوں کے رنگ میں ظاہر ہوگا تا وہ پیشگوئی جو آیت صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ سے مستنبط ہوتی ہے وہ اکمل اور اتم طور پر پوری ہو جائے۔ اور کوئی گروہ اُن میں سے ان یہودیوں کے رنگ میں ظاہر ہوگا۔ جن پر حضرت عیسیٰ نے لعنت کی تھی اور وہ عذاب الٰہی میں مبتلا ہوئے تھے۔

(کشتی نوح صفحہ ۴۴ تا ۴۶)

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اور مقدس افراد خاندان پر اخبار ''منصف'' حیدرآباد کے اعتراضات کا جواب (قسط:۹)

روزنامہ ''منصف'' حیدرآباد میں حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اور مقدس افرادِ خاندان کے خلاف افترا اور بہتان طرازیوں پر مشتمل دلآزار مضامین جو محمد متین خالد کے نام سے شائع ہوتے رہے، ان گالیوں کا جواب حوالہ بخدا!

آج کل حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کے عقائد کو توڑ مروڑ کر عوام الناس کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور ''قادیانیت اپنے آئینہ میں'' عنوان کے تحت مضامین شائع کیے جارہے ہیں۔ ان مضامین کی حقیقت ظاہر کرنے کیلئے جواب بھجوایا جاتا ہے تو فائل کر دیا جاتا ہے۔ ''منصف'' کو اپنے اس انصاف کا بھی دُنیا میں نہیں تو خدا تعالیٰ کی عدالت میں ضرور جواب دہ ہونا پڑے گا۔ بہرحال سو سال سے اِن گھسے پٹے اعتراضات کا جواب دیا جا تا رہا ہے، ایک مرتبہ پھر ہم اپنے ہفت روزہ اخبار ''بدر'' میں شائع کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ''منصف'' کی دُھول سے ہمارے سادہ لوح مسلمان بھائیوں کی آنکھیں صاف فرماوے آمین! (مدیر)

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ پر نہایت شرمناک حملہ کرتے ہوئے معترض نے لکھا:

''مرزا کے عین دور جوانی میں سیالکوٹ بھاگنے کا پس منظر ہم بیان کر چکے ہیں اور وہیں یہ بھی بتا چکے ہیں کہ اہل وعیال سے علیحدگی اور دوری کے باوجود اس نے اپنے تلاوت والے قرآن مجید کے آخر میں قوت باہ کا نسخہ درج کر رکھا تھا، لیکن ان باتوں کو جانے دیجئے کہ وہ مسیحیت اور عہد نبوت و رسالت سے پہلے کی باتیں ہیں۔''

(منصف مورخہ ۲۲ نومبر ۲۰۱۳ء)

قارئین کرام! سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا قیام سیالکوٹ کا زمانہ آپ کی سیرت کا نہایت خوبصورت اور روشن باب ہے۔ اس دور کے واقعات و حالات سے آپ کی نیکی پاکیزگی، عفت و پرہیزگاری اور دیانت داری کا اندازہ ہوتا ہے۔ جناب معترض نے خود کو حضرت مسیح موعودؑ پر نہایت شرمناک اعتراض کی طرح دیتے ہوئے لکھا ہے کہ ''مرزا کے عین جوانی میں سیالکوٹ بھاگ جانے کا پس منظر ہم بیان کر چکے ہیں۔''

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جناب معترض کا خود تراشیدہ پس منظر جو موصوف کی بددیانتی اور تحریف کاری کا شرمناک نمونہ ہے، انصاف پسند قارئین کے حقیقت پسندانہ جائزے کے لیے پیش کر دیا جائے چنانچہ جناب معترض نے لکھا:

''ایک مجرمانہ حرکت اور سیالکوٹ کو فرار: مرزا صاحب کے والد غلام مرتضیٰ کے لئے انگریزی حکومت نے سات سو روپئے سالانہ پنشن تاحیات مقرر کی تھی جس سے خاندان کے بسر اوقات کی اطمینان بخش صورت پیدا ہوگئی تھی (یہ رقم موجودہ دور کی قیمتوں کے لحاظ سے پندرہ بیس ہزار سے کم نہیں ہوسکتی) ایک دفعہ غلام مرتضیٰ نے مرزا صاحب کو یہ رقم وصول کرنے کیلئے بھیج دیا۔ مرزا صاحب اپنے چچیرے بھائی امام الدین کے ساتھ گئے۔ اور رقم وصول کرنے کے بعد دونوں نے خوب گلچھرے اڑائے۔ رقم ختم ہوگئی تو امام الدین نے کوئی اور راہ لی اور مرزا صاحب باپ کے خوف سے سیالکوٹ بھاگ گئے۔ یہ واقعہ ۱۸۶۴ء کا ہے۔

(سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ ۳۴،۳۵ رئیس قادیان صفحہ ۲۲)

یہ وہ تحریر ہے جسے جناب معترض نے سیرت المہدی کی طرف منسوب کیا ہے۔ اس تحریر نے جناب معترض کی تحریف کاری اور کذب بیانی پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ جناب معترض کے ناعاقبت اندیش پیروکار غور فرمائیں کہ اگر موصوف کی اسی ایک تحریر پر جوڈیشیل تحقیقات کی رو سے کاروائی ہو تو فاضل جج صاحب کو جناب معترض کے ''حق'' میں بعد از مرگ ''دروغ گو'' کا سرٹیفکیٹ جاری فرمانے میں ذرا بھی توقف و تامل نہ ہوگا۔ اب دنیاوی عدالت تو چاہے انہیں یہ ''سرٹیفکیٹ'' نہ دے لیکن خدا کی عدالت سے یقیناً انہیں یہ ''سرٹیفکیٹ'' مل چکا ہوگا۔

اس سارے معاملے کی اصل حقیقت جاننے کیلئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی وہ تحریر پیش کرنی ضروری معلوم ہوتی ہے جس میں جناب معترض نے یہ شرمناک تحریف کی ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں:

''بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تمہارے دادا کی پنشن وصول کرنے گئے تو پیچھے پیچھے مرزا امام الدین بھی چلا گیا۔ جب آپ نے پنشن وصول کر لی تو وہ آپ کو پھسلا کر اور دھوکہ دے کر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا۔ اور اِدھر اُدھر پھراتا رہا۔ پھر جب اس نے سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا۔ حضرت مسیح موعود اس شرم سے واپس گھر نہیں آئے اور چونکہ تمہارے دادا کا منشاء رہتا تھا کہ آپ کہیں ملازم ہو جائیں۔ اس لئے آپ سیالکوٹ شہر میں ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں قلیل تنخواہ پر ملازم ہو گئے اور کچھ عرصہ تک وہاں ملازمت پر رہے۔۔۔ والدہ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ ہمیں چھوڑ کر پھر مرزا امام الدین اِدھر اُدھر پھرتا رہا۔ آخر اس نے چائے کے ایک قافلہ پر ڈاکہ مارا اور پکڑا گیا مگر مقدمہ میں رہا ہوگیا۔ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ معلوم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے ہماری وجہ سے ہی اسے قید سے بچا لیا ورنہ خواہ وہ خود کیسا ہی آدمی تھا ہمارے مخالف یہی کہتے کہ ان کا ایک چچازاد بھائی جیل خانہ میں رہ چکا ہے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیالکوٹ کی ملازمت ۱۸۶۴ء تا ۱۸۶۸ء کا واقعہ ہے۔''

اس روایت سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سیالکوٹ میں ملازم ہونا اس وجہ سے تھا کہ آپ سے مرزا امام الدین نے دادا صاحب کی پنشن کا روپیہ دھوکا دے کر اڑا لیا تھا کیونکہ جیسا کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیفات میں تصریح کی ہے آپ کی ملازمت اختیار کرنے کی وجہ صرف یہ تھی کہ آپ کے والد صاحب ملازمت کیلئے زور دیتے رہتے تھے ورنہ آپ کی اپنی رائے ملازمت کے خلاف تھی اسی طرح ملازمت چھوڑ دینے کی بھی اصل وجہ یہی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ملازمت کو ناپسند فرماتے تھے اور اپنے والد صاحب کو ملازمت ترک کر دینے کی اجازت کیلئے لکھتے رہتے تھے لیکن دادا صاحب ترک ملازمت کی اجازت نہیں دیتے تھے مگر بالآخر جب دادی صاحبہ بیمار ہوئیں تو دادا صاحب نے اجازت بھجوادی کہ ملازمت چھوڑ کر آجاؤ۔''

(سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ ۳۸۔۳۹)

اس کے بعد مزید کچھ لکھنا سورج کو آئینہ دکھانے کے مترادف ہے اس روایت سے درج ذیل نتائج ظاہر ہوتے ہیں۔

۱۔ حضورؑ اپنے چچازاد بھائی کے ساتھ نہیں گئے تھے بلکہ وہ اپنے بدارادے سے آپ کے پیچھے لگ گیا تھا۔

۲۔ حضور نے اس رقم کا تصرف کسی ناجائز کام پر نہیں کیا بلکہ امام دین نے آپ کی سادگی اور معصومیت کا ناجائز فائدہ اُٹھا کر وہ رقم ہتھیالی۔

۳۔ حضرت مسیح موعودؑ والد صاحب کے خوف سے سیالکوٹ نہیں بھاگے بلکہ باوجود بے گناہ ہونے کے شرم سے گھر واپس نہیں آئے اور والد صاحب کے منشاء کے مطابق سیالکوٹ میں ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں ایک قلیل تنخواہ پر ملازم ہو گئے۔

اس واقعہ سے حضرت مسیح موعودؑ کی سادگی اور معصومیت کا پتہ چلتا ہے۔ معاندین احمدیت نے شرم وحیا کی تمام حدود و قیود پھلانگتے ہوئے آپ کی سادگی اور محویت کو بھی مورد اعتراض والزام بنایا ہے۔ اس کا جواب تو اصل موقعہ پر آئے گا لیکن اس قدر کہنا ناگزیر ہے کہ یہی تو مقربان بارگاہ الٰہی کی علامت ہے کہ ان کو انقطاع الی اللہ کی وہ حالت میسر ہوتی ہے کہ دوسرے دنیادار لوگ اس سے بکلی بےنصیب ہوتے ہیں۔

جناب معترض کی تحریف کاری اور کذب بیانی کا حال جاننے کے بعد یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ دراصل موصوف نے یہ خیالات اخذ کہاں سے کئے۔ کیونکہ جیسا کہ گذشتہ کئی اقساط سے ہم یہ ثبوت مہیا کرتے چلے آرہے ہیں کہ اعتراضات کا یہ طومار جناب معترض کی ذاتی تحقیقات کا نتیجہ نہیں بلکہ محض کذب وافتراء اور تحریف کاری کا نمونہ ہے۔

چنانچہ ابوالقاسم رفیق دلاوری صاحب کی جس ''رئیس قادیان'' پر تکیہ کر کے جناب معترض نے ان خرافات کا اظہار کیا ہے، اس میں دلاوری صاحب نے اگرچہ سیرت المہدی کی روایت کے ساتھ چھیڑ چھاڑ تو نہیں کی لیکن اس کا نتیجہ نہایت ظالمانہ اور غیر منصفانہ نکالا۔ لیکن خدائی تقدیر دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ نے دونوں معترضین کے منہ سے جبراً وہی الفاظ نکلوائے جو انبیاء کی صداقت کی بڑی بھاری دلیل ہیں۔ یعنی دعوے سے پہلے کی زندگی کا بے داغ ہونا اور اس پر کسی الزام کا ثابت نہ ہونا۔ صفی صاحب (معترض) کا قول قارئین پڑھ چکے ہیں کہ ''ان باتوں کو جانے دیجیے کہ وہ مسیحیت اور عہد نبوت و رسالت سے پہلے کی باتیں ہیں۔''

اور دلاوری صاحب نے بھی اپنے مغلظات کا اظہار کر کے لکھا کہ ''اگر مسیح موعودؑ صاحب سے کچھ بے اعتدالیاں ہوگئیں تو میرے نزدیک وہ نظر انداز کر دینے کے قابل ہیں، کیونکہ جوانی دیوانی مشہور ہے اور خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو عالم شباب سے نکل کر سن کہولت میں قدم رکھ دیتے ہیں۔

اچھا ہوا شباب کا عالم گزر گیا
اک جن چڑھا ہوا تھا کہ سر سے اُتر گیا

اس لیے کم از کم مجھے عالم شباب کی بے اعتدالیوں پر قطعاً کوئی اعتراض نہیں۔''

(رئیس قادیان صفحہ ۴۸۔۴۹ مصنفہ رفیق دلاوری)

اب اس جگہ ہر ذی شعور ان ''مذہب کے چیمپئنوں'' کی بے بسی کا اندازہ کر سکتا ہے۔ معاندین احمدیت کا تو یہ حال ہے کہ وہ سیدنا و امامنا حضرت مسیح موعودؑ کی ذات بابرکات پر شرمناک حملے کرنا گویا حکم خداوندی خیال کرتے ہیں اور انسانی شرافت کا جنازہ نکال کر بھی اگر انہیں آپ پر کسی شرمناک حملہ کا موقعہ ملے تو اس سے دریغ نہیں کرتے۔ لیکن جب دعوے سے پہلی زندگی کی بات آتی ہے تو اُن کی زبانیں گنگ ہو جاتی ہیں اور ''اگر مگر'' کرنے لگتے ہیں۔ کیا وجہ ہے کہ یہاں ان کی زبانیں اور ان کے قلم ایسے بے بس ہو جاتے ہیں اور رکیک تاویلوں اور لیت ولعل سے کام لینے لگ جاتے ہیں اور ایک بھی ناپاک الزام نہیں لگا پاتے۔

درحقیقت ایسا وہ حق کی مخفی در مخفی قوتوں سے مرعوب ہو کر کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کی صداقت کا سب سے اول معیار ان کی دعویٰ سے پہلی زندگی کا پاک ہونا ہی بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے مخالفین کے سامنے اپنی صداقت کے ثبوت کے طور پر یہی معیار رکھا جیسا کہ فرمایا:

فَقَدۡ لَبِثۡتُ فِيۡكُمۡ عُمُرًا مِّنۡ قَبۡلِهٖ ؕ

(یونس:۱۷)

یعنی میں نے اپنے دعوے سے قبل ایک لمبی عمر تمہارے درمیان گزاری ہے پھر کیوں تم عقل سے کام نہیں لیتے۔ اور کافروں نے بھی تو یہی کہا تھا کہ اے محمد ہم تجھے جھوٹا نہیں کہتے اور تیرا انکار نہیں کرتے بلکہ اس بات کا انکار کرتے ہیں جو تو لایا ہے۔ کفار مکہ نے جب دارالندوہ میں اکٹھے ہو کر آپ کے دعویٰ نبوت سے پہلی زندگی کے خلاف الزامات تلاش کرنے کی کوشش کی تو انہیں ایک الزام بھی ایسا نہیں ملا جس کی بنا پر وہ آپ کے خلاف اپنے منصوبے کو بپایہ تکمیل پہنچا سکتے۔ یہی حال آج آپؐ کے غلام صادق سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے مخالفین کا ہے وہ آپ کے دعویٰ سے پہلی زندگی پر ایک بھی الزام نہیں لگا سکے اور نہ لگا سکتے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مذکورہ آیت قرآنی کی روشنی میں دعویٰ سے قبل کی اپنی پاک و مطہر زندگی کو صداقت کے ثبوت کے طور پر پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''خدا تعالیٰ نے اپنی حجت کو تم پر اس طرح پر پورا

(باقی صفحہ ۱۹ پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

عبادت کا حق صرف نمازیں پڑھنے سے ادا نہیں ہوتا۔ اگر خدا تعالیٰ کے باقی احکامات کی ادائیگی سامنے رکھتے ہوئے اُن پر عمل نہ ہو تو نمازیں بھی کوئی فائدہ نہیں دیتیں۔ مثلاً اگر انسان کے ہر معاملے میں سچائی نہیں تو عبادت کرنا اور مسجد میں آ کر نمازیں پڑھنا، عبادت کرنے والوں میں شمار نہیں کروائے گا۔ اسی طرح کینہ ہے، حسد ہے، بُغض ہے اور بہت سی برائیاں ہیں، یہ عبادت کی روح کو ختم کر دیتی ہیں۔

اعتقادی رنگ میں ہم نے دنیا پر اپنا سکّہ جما لیا ہے مگر عملی رنگ میں اسلام کا سکّہ جمانے کی ابھی ضرورت ہے۔

کیونکہ اس کے بغیر مخالفوں پر حقیقی اثر نہیں ہو سکتا۔ اس کی ایک موٹی مثال سچائی ہے۔ یہ ایسی چیز ہے جسے دشمن بھی محسوس کرتا ہے۔

دل کا اخلاص اور ایمان دشمن کو نظر نہیں آتا مگر سچائی کو وہ دیکھ سکتا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے فرمودہ ایک خطبہ جمعہ کے حوالہ سے سچائی اور دیگر اخلاق کو مضبوطی سے اپنانے کی تاکیدی نصائح

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 29 نومبر 2013ء بمطابق 29 نبوت 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 20 دسمبر 2013 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''خدا تعالیٰ نے انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کی معرفت اور قرب حاصل کرے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات: 57) جو اِس اصل غرض کو مدّنظر نہیں رکھتا اور رات دن دنیا کے حصول کی فکر میں ڈوبا ہوا ہے کہ فلاں زمین خرید لوں، فلاں مکان بنالوں، فلاں جائداد پر قبضہ ہو جاوے تو ایسے شخص سے سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کچھ دن مہلت دے کر واپس بلا لے اور کیا سلوک کیا جاوے۔ انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کا ایک درد ہونا چاہئے جس کی وجہ سے اُس کے نزدیک وہ ایک قابلِ قدر شئے ہو جائے گا۔ اگر یہ درد اُس کے دل میں نہیں ہے اور صرف دنیا اور اُس کے مافیہا کا ہی درد ہے تو آخر تھوڑی سی مہلت پا کر وہ ہلاک ہو جائے گا۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 222۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر فرمایا: ''افسوس کی بات ہے کہ اکثر لوگ جو دنیا میں آتے ہیں، بالغ ہونے کے بعد بجائے اس کے کہ اپنے فرض کو سمجھیں اور اپنی زندگی کی غرض اور غایت کو مدّنظر رکھیں، وہ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر دنیا کی طرف ہو جاتے ہیں اور دنیا کا مال اور اُس کی عزّتوں کے ایسے دلدادہ ہوتے ہیں کہ خدا کا حصہ بہت ہی تھوڑا ہوتا ہے اور بہت لوگوں کے دل میں تو ہوتا ہی نہیں۔ وہ دنیا ہی میں منہمک اور فنا ہو جاتے ہیں۔ اُنہیں خبر بھی نہیں ہوتی کہ خدا بھی کوئی ہے۔'' (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 137۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ وسعت ہے، یہ معنی ہیں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے جو فرمایا کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات: 57) کہ ہر معاملے میں خدا تعالیٰ کی رضا کو مدّنظر رکھنا ہی اصل عبادت ہے اور اصل عبادت وہ ہے جس میں خدا تعالیٰ کے احکامات سامنے ہوں۔ دنیا بھی کمانی ہے تو خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے اصول کے ساتھ، نہ یہ کہ ہر وقت دنیا کا حصول ہی پیشِ نظر رہے اور پھر اس کے لئے غلط ہتھکنڈے سچ، جھوٹ، دھوکہ، فریب سے جس طرح بھی ہو کام لیا جائے اور خدا تعالیٰ کو بالکل بھلا دیا جائے۔ عبادت کا حق صرف نمازیں پڑھنے سے ادا نہیں ہوتا۔ گزشتہ خطبہ میں مَیں نے اس پر روشنی ڈالی تھی کہ اگر خدا تعالیٰ کے باقی احکامات کی ادائیگی سامنے رکھتے ہوئے اُن پر عمل نہ ہو تو نمازیں بھی کوئی فائدہ نہیں دیتیں۔ مثلاً اگر انسان کے ہر معاملے میں سچائی نہیں تو عبادت کرنا اور مسجد میں آ کر نمازیں پڑھنا، عبادت کرنے والوں میں شمار نہیں کروائے گا۔ اسی طرح کینہ ہے، حسد ہے، بُغض ہے اور بہت سی برائیاں ہیں۔ یہ عبادت کی روح کو ختم کر دیتی ہیں۔

پس ایک حقیقی عابد اُسی وقت عابد کہلا سکتا ہے جب ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ کی رضا مدّنظر ہو اور اپنے دنیاوی فوائد کوئی حیثیت نہ رکھتے ہوں۔ اس مضمون کو مَیں اکثر بیان کر کے توجہ دلاتا رہتا ہوں۔ آج اس مضمون کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خطبہ سے استفادہ کرتے ہوئے آپ کے سامنے پیش کروں گا۔ جیسا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طریق تھا کہ واقعات کے ساتھ مضمون کو بیان فرمایا کرتے تھے کہ ان سے بعض پہلوؤں کی عملی شکل ہمارے سامنے آ جاتی ہے۔ بہرحال خاص طور پر واقعات مَیں بھی وہی بیان کروں گا۔ شاید مختصر ہو جائیں۔

اس سے پہلے کہ میں اس مضمون کو آگے چلاؤں، حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقام کے بارے میں اُن کا ایک ارشاد بھی آپ کے سامنے رکھوں گا تا کہ نئی نسل اور آنے والوں کے علم میں اس لحاظ سے بھی اضافہ ہو۔ 1936ء کی شوریٰ کے موقع پر آپ نے فرمایا کہ:

''ایک خلافت تو یہ ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ لوگوں سے خلیفہ منتخب کرواتا ہے اور پھر اُسے قبول کر لیتا ہے مگر یہ ویسی خلافت نہیں''، (یعنی اُن کی) ''یعنی میں اس لئے خلیفہ نہیں کہ حضرت خلیفہ اول کی وفات کے دوسرے دن جماعت احمدیہ کے لوگوں نے جمع ہو کر میری خلافت پر اتفاق کیا، بلکہ اس لئے بھی خلیفہ ہوں کہ حضرت خلیفہ اول کی خلافت سے بھی پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے الہام سے فرمایا تھا کہ میں خلیفہ ہوں گا۔ پس میں خلیفہ نہیں بلکہ موعود خلیفہ ہوں۔ میں مامور نہیں مگر میری آواز خدا تعالیٰ کی آواز ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اس کی خبر دی تھی۔ گویا اس خلافت کا مقام ماموریت اور خلافت کے درمیان کا مقام ہے اور یہ موقع ایسا نہیں ہے کہ جماعت احمدیہ اُسے رائیگاں جانے دے اور پھر خدا تعالیٰ کے حضور سرخرو ہو جائے۔ جس طرح یہ بات درست ہے کہ نبی روز روز نہیں آتے، اسی طرح یہ بھی درست ہے کہ موعود خلیفہ بھی روز روز نہیں آتے۔''

(رپورٹ مجلس مشاورت 1936ء صفحہ 17 بحوالہ سوانح فضل عمرؓ۔ جلد 4 صفحہ 508۔ ناشر فضل عمر فاؤنڈیشن)

پس آپ کا وجود اپنی ذات میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی ایک دلیل بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو علم و عرفان عطا فرمایا تھا، اُس کی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہلے خبر دی تھی۔ اس لحاظ سے افرادِ جماعت کو آپ کے اُس علم و عرفان سے ذاتی مطالعہ کر کے بھی فائدہ اُٹھانا چاہئے اور کیونکہ لٹریچر ہر زبان میں میسر نہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ مختلف وقتوں میں بیان بھی ہوتا رہنا چاہئے۔ اس لئے میں مختلف حوالوں سے بعض دفعہ حضرت مصلح موعود کا بیان کرتا رہتا ہوں اور چند مہینے پہلے مَیں نے تقریباً ایک مکمل خطبہ بھی اس پر دیا تھا یا کچھ تھوڑا سا خلاصہ بیان کر کے دیا تھا۔ آج پھر اُسی طرز پر میں خلاصۃً یا بعض باتیں اُسی طرح بیان کروں گا۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات: 57) یعنی میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے یا اپنا عبد بنانے کے لئے پیدا کیا ہے، کے مضمون کو بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ: یہ وہ اعلیٰ مقصد ہے جس کے لئے انسان کی پیدائش ہوئی، لیکن بڑے بڑے فلاسفر اور تعلیم یافتہ طبقہ یہ سوال کرتا ہے کہ کیا انسان کی پیدائش کے مقصد میں کامیابی ہوئی ہے اور کیا خدا تعالیٰ نے بنی نوع انسان سے وہ کام لے لیا ہے جسے مدّنظر رکھتے ہوئے اُس نے انسان کو پیدا کیا تھا؟ وہ سوال کرتے ہیں کہ کیا واقعہ میں انسان

اس مقصد کو پورا کر رہا ہے؟ اور کیا واقعہ میں اس نے اس قسم کی ترقی کی ہے کہ خدا تعالیٰ کا عبد کہلانے کا مستحق ہو۔ تو فرمایا کہ اس کا جواب یہ ہے کہ 'نہیں'۔ اس لئے وہ سوال کرتے ہیں کہ اگر انسان کو کوئی پیدا کرنے والا ہے تو کیوں اُسے اس مقصد میں کامیابی نہیں ہوئی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے انبیاء اس سوال کا جواب دینے کے لئے آتے ہیں۔ اور نیکی کی ایسی رَو چلاتے ہیں جسے دیکھ کر دشمن کو بھی تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ یہ مقصد پورا ہو گیا ہے۔ اس دن کی آمد کے لئے اگر ہزار دن بھی انتظار کرنا پڑے تو گراں نہیں گزرتا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی انبیاء کے زمانے کو لیلۃ القدر قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا کہ لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَہۡرٍ (القدر:4)۔ یعنی وہ ایک رات ہزار مہینوں سے اچھی ہے۔ گویا ایک صدی کے انسان بھی اس ایک رات کے لئے قربان کر دیئے جائیں تو یہ قربانی کم ہوگی بمقابلہ اُس نعمت کے جو انبیاء کے ذریعہ دنیا کو حاصل ہوتی ہے۔ فرمایا: اس سال مَیں نے کچھ خطبات عملی اصلاح کے لئے دیئے تھے۔ یہ 1936ء کی بات ہے۔ آپ نے اس عرصے میں کچھ خطبات دیئے تھے۔ اُس میں توجہ دلائی تھی کہ وہ عظیم الشان مقصد جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت ہوئی اُسے پورا کرنے کے لئے ہمیں بڑی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ اور یہ صرف اُس زمانے کی بات نہیں تھی، یہ ایک جاری سلسلہ ہے اور آج بھی اور آئندہ بھی اس کی ضرورت ہے اور ہوتی رہے گی۔ فرمایا کہ اعتقادی رنگ میں ہم نے دنیا پر اپنا سکّہ جما لیا ہے مگر عملی رنگ میں اسلام کا سکّہ جمانے کی ابھی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر مخالفوں پر حقیقی اثر نہیں ہوسکتا۔ پھر آپ نے مثال دی ہے کہ موٹی مثال عملی رنگ میں سچائی کی ہے۔ یعنی ایک مثال مَیں سچائی کی دیتا ہوں۔ اس کو اگر ہم عملی رنگ میں دیکھیں تو کس طرح ہے؟ فرمایا کہ یہ ایسی چیز ہے جسے دشمن بھی محسوس کرتا ہے۔ دل کا اخلاص اور ایمان دشمن کو نظر نہیں آتا مگر سچائی کو وہ دیکھ سکتا ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ سچائی بہت زیادہ اثر ڈالتی ہے۔ اُس زمانے میں بھی حضرت مصلح موعود کو فکر ہوتا تھا اور اب اس زمانے میں بھی مجھے بعض غیروں کے خط آتے ہیں جن میں احمدیوں کا سچائی کا جو پراسیس ہوتا ہے اُس کا ذکر کیا ہوتا ہے۔ اور اس وجہ سے وہ جماعت کی تعریف کرتے ہیں۔ اور جن احمدیوں سے اُنہیں دھوکہ اور جھوٹ کا واسطہ پڑا ہو تو پھر وہ یہی لکھتے ہیں کہ ہم نے جماعت کی نیک نامی کی وجہ سے اعتبار کر لیا لیکن آپ کے فلاں فلاں فردِ جماعت نے ہمیں اس طرح دھوکہ دیا ہے۔

پس ایسا دھوکہ دینے والے جو بظاہر تو اپنے ذاتی معاملات میں یہ کہتے ہیں کہ ہماری اپنی dealing ہے، بزنس ہے، کاروبار ہے جو ہم کر رہے ہیں، جماعت کا اس سے کیا واسطہ؟ لیکن آخر کار وہ جماعت پر بھی حرف لانے کا مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں۔ جماعت کو بدنام کرنے کے مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں۔

حضرت مصلح موعود نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوے سے پہلے کا ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ خاندانی جائداد کے متعلق ایک مقدمہ تھا۔ اور جگہ بتائی کہ اس مکان کے چبوترے کے سامنے ایک تھڑا بنا ہوا تھا، جہاں خلافتِ ثانیہ میں صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر ہوا کرتے تھے، اب تو قادیان میں کچھ تبدیلیاں ہو گئی ہیں، دفاتر وہاں سے چلے گئے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ اس چبوترے کی زمین دراصل ہمارے خاندان کی تھی، مگر اس پر دیرینہ قبضہ اُس گھر کے مالکوں کا تھا جن کا ساتھ ہی گھر تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بڑے بھائی نے اسے حاصل کرنے کے لئے مقدمہ چلایا اور جیسا کہ دنیا داروں کا طریق ہے، ایسے مقدموں میں جھوٹی سچی گواہیاں مہیا کرتے ہیں تاکہ جس کو وہ حق سمجھتے ہیں وہ اُنہیں مل جائے۔ آپ کے بڑے بھائی نے بھی ایسا ہی کیا اور گواہیاں بہت ساری لے کر آئے۔ گھر کے مالکوں نے کہا ہمیں کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہے، ان کے چھوٹے بھائی کو بلا کر گواہی لی جائے اور جو وہ کہہ دیں ہمیں منظور ہوگا۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں کہا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عدالت میں بلایا گیا اور آپ سے پوچھا گیا کہ کیا ان لوگوں کو اس راستے سے آتے جاتے اور یہاں بیٹھے آپ عرصے سے دیکھ رہے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ ہاں مَیں دیکھ رہا ہوں۔ عدالت نے مخالف فریق کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ آپ کے بھائی آپ پر سخت ناراض ہوئے مگر آپ نے فرمایا کہ جب واقعہ یہ ہے تو میں کیسے انکار کروں۔

اسی طرح آپ کے خلاف ایک مقدمہ چلا کہ آپ نے ڈاکخانے کو دھوکہ دیا ہے۔ یہ قانون تھا کہ اگر کوئی شخص کسی پیکٹ میں، پارسل میں کوئی خط ڈال دے، چٹھی ڈال دے تو خیال کیا جاتا تھا کہ اُس نے ڈاکخانہ کو دھوکہ دیا ہے اور پیسے بچائے ہیں۔ اور یہ ایک فوجداری جرم تھا جس کی سزا قید کی صورت میں دی جاسکتی تھی۔ آپ نے ایک پیکٹ میں یہ مضمون پریس کی اشاعت کے لئے بھیجا تھا اور اس میں ایک خط بھی ڈال دیا تھا جو اُس اشتہار یا مضمون کے متعلق ہی تھا، کچھ ہدایات تھیں اور اسے آپ اُس کا حصہ ہی سمجھتے تھے، نقصان پہنچانا مقصد نہیں تھا۔ پریس کے مالک نے جو غالباً عیسائی تھے، یہ رپورٹ کر دی۔ آپ پر مقدمہ چلایا گیا۔ وکیل نے کہا کہ مقدمہ کرنے والوں کی مخالفت تو واضح ہے اور گواہیوں کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ آپ انکار کر دیں کہ میں نے نہیں ڈالا تو کچھ نہیں ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ نہیں ہوسکتا۔ جو میں نے بات کی ہے، اُس کا انکار کیسے کرسکتا ہوں۔ چنانچہ جب عدالت میں پیش ہوئے اور عدالت نے پوچھا آپ نے کوئی ایسا مضمون ڈالا تھا؟ تو آپ نے فرمایا کہ ہاں ڈالا تھا لیکن کسی دھوکے کے لئے نہیں بلکہ خط کو مضمون کا حصہ ہی سمجھا تھا۔ اس سچائی کا عدالت پر اتنا اثر ہوا کہ اُس نے کہا کہ ایک اصطلاحی جرم کے لئے ایک سچے اور راستباز شخص کو سزا نہیں دی جاسکتی اور بَری کر دیا۔

پھر آپ لکھتے ہیں کہ اسی طرح کئی واقعات، مقدمات میں آپ کو پیش آتے رہے جن کی وجہ سے اُن وکلاء کے دلوں میں جن کا ان مقدمات سے تعلق رہا کرتا تھا، آپ کی بہت عزت تھی۔ چنانچہ شیخ علی احمد صاحب ایک وکیل تھے۔ آپ نے ایک مقدمے میں شیخ علی احمد صاحب کو وکیل نہیں کیا تو انہوں نے لکھا کہ مجھے افسوس ہے کہ اس مقدمے میں آپ نے مجھے وکیل نہیں کیا۔ اس لئے افسوس نہیں کہ میں کچھ لینا چاہتا تھا، فیس لوں گا، بلکہ اس لئے کہ خدمت کا موقع نہیں مل سکا۔ سچائی اور راستبازی ایسی چیز ہے کہ دشمن بھی اس سے اثر قبول کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ شیخ علی احمد صاحب آخر تک غیر احمدی رہے۔ احمدی نہیں تھے اور انہوں نے بیعت نہیں کی، لیکن ظاہری رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اُن کا اخلاص کسی طرح بھی احمدیوں سے کم نہیں تھا۔

پھر آپ لکھتے ہیں کہ انہی پر موقوف نہیں بلکہ جن جن کو آپ سے ملنے کا اتفاق ہوا، اُن کی یہی حالت تھی۔ جب جہلم میں مولوی کرم دین صاحب نے آپ پر مقدمہ کیا تو ایک ہندو وکیل لالہ بھیم سین صاحب تھے، اُن کی چھٹی آئی۔ اُن کا خط آیا کہ میرا لڑکا بیرسٹری پاس کر کے آیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اُسے آپ کی خدمت کی سعادت حاصل ہو اور اس میں آپ اُن کو وکیل کر لیں۔ یہ لڑکے جن کا ذکر ہے بڑے لائق وکیل تھے، وہاں لاء (Law) کالج کے پرنسپل بھی رہے اور پھر وہاں انڈیا میں ہائی کورٹ کے چیف جج مقرر ہوئے۔ تو حضرت مصلح موعود لکھتے ہیں کہ لالہ بھیم سین صاحب نے الحاح سے یہ درخواست اس لئے کی کہ سیالکوٹ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ کچھ عرصہ رہنے کا اتفاق ہوا تھا اور وہ آپ کی سچائی دیکھ چکے تھے۔ سچائی ایک ایسی چیز ہے جو اپنوں پر ہی نہیں، غیروں پر بھی اثر کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ آپ فرماتے ہیں کہ انبیاء دنیا میں آ کر راستی اور سچائی کو قائم کرتے ہیں اور ایسا نمونہ پیش کرتے ہیں کہ دیکھنے والا متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں آ کر کوئی توپیں اور مشین گنیں ایجاد نہیں کی تھیں، بینک جاری نہیں کئے تھے یا صنعت و حرفت کی مشینیں ایجاد نہیں کی تھیں۔ پھر وہ کیا چیز تھی جو آپ نے دنیا کو دی اور جس کی حفاظت آپ کے ماننے والوں کے ذمہ تھی۔ وہ سچائی کی روح اور اخلاقِ فاضلہ تھے۔ یہ پہلے مفقود تھی۔ آپ نے پہلے اُسے کمایا اور پھر یہ خزانہ دنیا کو دیا۔ اور صحابہ اور اُن کی اولادوں اور پھر اُن کی اولادوں کے ذمہ یہی کام تھا کہ ان چیزوں کی حفاظت کریں۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب پہلی وحی نازل ہوئی تو آپ یہ حکم سن کر کہ ساری دنیا کو خدا تعالیٰ کا کلام پہنچائیں، کچھ گھبرا گئے۔ اس لئے کہ آپ اس عظیم الشان ذمہ داری کو کس طرح پورا کریں گے؟ اس گھبراہٹ میں آپ گھر آئے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے اور شدتِ جذبات سے آپ اُس وقت سردی محسوس کر رہے تھے۔ جب گھر میں داخل ہوئے تو آپ نے کہا مجھے کپڑا پہنا دو، کپڑا اوڑھا دو۔ حضرت خدیجہ نے دریافت کیا کہ آپ کو کیا تکلیف ہے؟ آپ نے سارا واقعہ سنایا۔ حضرت خدیجہ نے جواب دیا کہ کَلَّا وَاللّٰہِ لَا یُخۡزِیۡکَ اللّٰہُ اَبَدًا۔ کہ ہرگز نہیں، ہرگز نہیں۔ خدا کی قسم! کبھی خدا آپ کو رُسوا نہیں کرے گا کیونکہ آپ میں فلاں فلاں خوبیاں ہیں اور ان خوبیوں میں سے ایک یہ بتائی کہ جو اخلاق دنیا سے اُٹھ گئے ہیں آپ نے اپنے وجود میں ان کو دوبارہ پیدا کیا ہے اور بنی نوع انسان کی اس کھوئی ہوئی متاع کو دوبارہ تلاش کیا ہے۔ پھر بھلا خدا آپ جیسے وجود کو کس طرح ضائع کرسکتا ہے؟ تو انبیاء کی بعثت کی غرض یہی ہوتی ہے اور مومنوں کے سپرد یہی امانت ہوتی ہے جس کی حفاظت کرنا اُن کا فرض ہوتا ہے۔ محبت کی وجہ سے انبیاء کا وجود مومنوں کو بیشک بہت پیارا ہوتا ہے۔ مگر حقیقت کے لحاظ سے انبیاء کی عظمت کی وجہ وہی نور ہے جسے دنیا تک پہنچانے کے لئے خدا تعالیٰ اُنہیں مبعوث کرتا ہے، اُنہیں خدا تعالیٰ کا وہ پیغام ہی بڑا بناتا ہے جو وہ لاتے ہیں۔ پس جب نبی کے اَتباع یعنی پیروکار اس وجود کی حفاظت کے لئے اپنی جانیں قربان کر دیتے ہیں تو اس پیغام کی حفاظت کے لئے کیا کچھ نہ کرنے کے لئے تیار ہوں گے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جان کی حفاظت کے لئے صحابہ کرام نے قربانیاں کیں، وہ واقعات پڑھ کر بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور اُن کی محبت کو دیکھ کر آج بھی دل میں محبت کی لہر پیدا ہو جاتی ہے۔ اُحد کی جنگ میں ایک ایسا موقع آیا کہ صرف ایک صحابی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہ گئے اور دشمن بے تحاشا تیر اور پتھر پھینک رہے تھے۔ اُس صحابی نے اپنا ہاتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کی طرف کر دیا اور اُس پر اتنے تیر اور پتھر لگے کہ وہ ہمیشہ کے لئے بیکار ہو گیا۔ کسی نے صحابی سے پوچھا، یہ کیا ہوا تھا؟ تو انہوں نے بتایا کہ اتنے تیر اور پتھر اس پر لگے ہیں کہ ہمیشہ کے لئے شل ہو گیا۔ اُس نے پوچھا کہ آپ کے منہ سے اُف نہیں نکلتی تھی۔ تو انہوں نے کہا اور بڑا لطیف جواب دیا۔ کہنے لگے کہ اُف نکلنا چاہتی تھی لیکن میں نکلنے نہیں دیتا تھا کیونکہ اگر اُف کرتا تو ہاتھ ہل جاتا اور کوئی تیر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
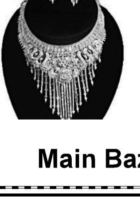
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Love For All Hatred For None
SPARSH INFO SOLUTIONS PVT. LTD.
Employee Background Verification Company, Bangalore
Website: www.sparshinfo.co.in
DIRECTOR VALIYUDDIN K
"FOR FIELD EXECUTIVE JOBS CONTACT US"

لگ جاتا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ تم اس قربانی کا اندازہ کرو اور سوچو کہ اگر آج کسی کی انگلی کو زخم آ جائے تو وہ کتنا شور مچاتا ہے، مگر اُس صحابی نے ہاتھ پر اتنے تیر کھائے کہ وہ ہمیشہ کے لئے شَل ہو گیا۔

پھر ایک اور صحابی کا واقعہ بیان کرتے ہیں، یہ بھی اُحد کا موقع ہے۔ اُحد کی جنگ میں بعض صحابہ پیچھے ہٹنے پر مجبور ہونے کے بعد پھر اکٹھے ہوئے تو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صحابہ کو دیکھو کون کون شہید ہوا ہے اور کون کون زخمی ہوا ہے۔ اس پر بعض صحابہ میدان کا جائزہ لینے کے لئے گئے۔ ایک صحابی نے دیکھا کہ ایک انصاری صحابی میدان میں زخمی پڑے ہوئے ہیں۔ وہ اُن کے پاس پہنچے تو پتہ چلا کہ اُن کے بازو اور ٹانگیں کٹی ہوئی ہیں اور اُن کی زندگی کی آخری گھڑی ہے۔ اس پر وہ صحابی اُن کے قریب ہوا اور پوچھا کہ اپنے عزیزوں کو کوئی پیغام دینا ہے تو بتا دیں، مَیں اُن کو پہنچا دوں۔ اُن زخمی صحابی نے کہا کہ میں انتظار ہی کر رہا تھا کہ میرے پاس سے کوئی گزرے تو میں اُسے پیغام دوں۔ سو تم میرے عزیزوں کو، میرے گھر والوں کو، بیوی بچوں کو یہ پیغام دے دینا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قیمتی امانت ہیں۔ جب تک ہم زندہ رہے، ہم نے اپنی جانوں سے اس کی حفاظت کی۔ اور اب کہ ہم رخصت ہو رہے ہیں تو مَیں امید کرتا ہوں کہ وہ یعنی عزیز رشتہ دار ہم سے بڑھ کر قربانیاں کر کے اس قیمتی امانت کی حفاظت کریں گے۔ فرماتے ہیں کہ غور کرو، موت کے وقت جبکہ وہ جانتے تھے کہ بیوی بچوں کو کوئی پیغام دینے کے لئے اب اُن کے لئے کوئی اَور وقت نہیں ہے۔ ایسے وقت میں جب انسان کو جائداد اور لین دین کے بارے میں بتانے کا خیال آتا ہے، جب لوگ اپنے پسماندگان کی بہتری کی تشویش اور فکر میں ہوتے ہیں، اُس وقت بھی اس صحابی کو یہی خیال آیا کہ میں تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت میں جان دے رہا ہوں اور عزیزوں کو پیغام دیتے ہیں کہ تم سے بھی یہی امید رکھتا ہوں کہ تم اس پر گامزن رہو گے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جان کے مقابلے میں اپنی جانوں کی پرواہ نہیں کرو گے۔ پس جن لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے لئے یہ قربانیاں کیں، وہ اُس پیغام کے لئے جو آپ لائے، کیا کچھ قربانیاں نہ کر سکتے ہوں گے۔ اور انہوں نے کیا کچھ نہیں کیا ہو گا؟ صحابہ نے اس بارے میں جو کچھ کیا، حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ اس کی مثال کے طور پر میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا واقعہ پیش کرتا ہوں۔ آپ کی وفات کی خبر صحابہ میں مشہور ہوئی تو اُن پر شدتِ محبت کی وجہ سے گویا غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ حتٰی کہ بعض صحابہ نے یہ خیال کیا کہ یہ خبر ہی غلط ہے کیونکہ ابھی آپ کی وفات کا وقت نہیں آیا، کیونکہ ابھی بعض منافق مسلمانوں میں موجود ہیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس خیال میں مبتلا ہو گئے اور تلوار لے کر کھڑے ہو گئے کہ جو کہے گا کہ آپ فوت ہو گئے ہیں میں اُس کی گردن اُڑا دوں گا۔ آپ آسمان پر گئے ہیں، پھر دوبارہ تشریف لا کر منافقوں کو ماریں گے اور پھر وفات پائیں گے۔ بہت سے صحابہ بھی آپ کے ساتھ شامل ہو گئے اور کہنے لگے ہم کسی کو یہ نہیں کہنے دیں گے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے ہیں۔ بظاہر یہ محبت کا اظہار تھا مگر دراصل اُس تعلیم کے خلاف تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لائے۔ کیونکہ قرآنِ کریم میں صاف موجود ہے کہ اَفَا۟ئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ (آل عمران: 145) یعنی کیا اگر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو جائیں یا قتل ہو جائیں تو کیا اے مسلمانو! تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں نہیں تھے، باہر گئے ہوئے تھے۔ آپ کو جب یہ خبر ملی تو آپ جلدی واپس مدینہ تشریف لائے اور سیدھے اُس حجرہ میں چلے گئے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسمِ اطہر رکھا ہوا تھا۔ اور آپ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے چادر اُٹھائی اور دیکھا کہ واقعہ میں آپ کی وفات ہو چکی ہے۔ پھر جھکے اور پیشانی پر بوسہ دیا۔ آپ کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اور جسمِ اطہر کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں نہیں لائے گا۔ یعنی ایک تو ظاہری موت اور دوسرے یہ کہ آپ کی لائی ہوئی تعلیم مٹ جائے۔ پھر آپ باہر تشریف لائے جہاں صحابہ جمع تھے اور جہاں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تلوار ہاتھ میں لے کر بڑے جوش میں یہ اعلان کر رہے تھے کہ جو کہے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں وہ منافق ہے اور میں اُس کی گردن اڑا دوں گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں تشریف لائے اور لوگوں کو خاموش ہونے کو کہا۔ اور بڑے زور سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی فرمایا کہ چپ رہو اور مجھے بات کرنے دو۔ اور پھر یہ آیت پڑھی۔ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَا۟ئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ (آل عمران 145) یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف خدا کے رسول ہیں، آپ سے قبل جتنے رسول آئے وہ سب فوت ہو چکے ہیں۔ اگر آپ فوت ہو جائیں یا قتل ہو جائیں تو کیا تم اپنے دین کو چھوڑ دو گے؟ اور سمجھو گے کہ تمہارا دین ناقص ہے؟ پھر نہایت جوش سے فرمایا کہ اے لوگو! مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ۔ جو تم میں سے اللہ کی عبادت کرتا تھا وہ خوش ہو جائے کہ ہمارا خدا زندہ ہے اور کبھی نہیں مر سکتا۔ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ۔ لیکن جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا، وہ سن لے کہ آپ فوت ہو گئے ہیں۔ حضرت عمر کہتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مذکورہ بالا آیت پڑھی، مجھے ایسا معلوم ہوا گویا آسمان پھٹ گیا ہے اور میری ٹانگیں لڑکھڑا گئیں اور پاؤں کی طاقت سلب ہو گئی اور میں بے اختیار ہو کر زمین پر گر پڑا۔ اُس وقت مجھے معلوم ہوا کہ واقعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے ہیں۔

دیکھو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنی محبت تھی کہ جب اُنہیں معلوم ہو گیا کہ آپ فوت ہو گئے ہیں تو بے اختیار ہو کر آپ کے جسمِ مبارک کو بوسہ دیا، آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے مگر دوسری طرف اُس سچائی سے کتنی محبت تھی جو آپ لائے تھے کہ حضرت عمر جیسا بہادر تلوار لے کر کھڑا ہے کہ جو کہے گا آپ فوت ہو گئے ہیں مَیں اُسے جان سے مار دوں گا اور بہت سے صحابہ اُن کے ہم خیال ہیں۔ مگر باوجود اس کے آپ نڈر ہو کر کہتے ہیں کہ جو کہتا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں وہ گویا آپ کو خدا سمجھتا ہے۔ میں اُسے بتاتا ہوں کہ آپ فوت ہو گئے ہیں۔ مگر وہ خدا جس کی آپ پرستش کرانے آئے تھے وہ زندہ ہے۔ یہ سچائی کا اثر تھا جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے دلوں میں پیدا کر دی تھی کہ وہ صحابہ جو ننگی تلواریں لے کر کھڑے تھے انہوں نے یہ بات سنتے ہی سر جھکائے اور تسلیم کر لیا کہ ٹھیک ہے، آپ واقعہ میں فوت ہو گئے ہیں۔

پھر حضرت مصلح موعود بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر کو جو بے مثل محبت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود سے تھی، وہ مندرجہ ذیل واقعہ سے ظاہر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے قبل ایک لشکر تیار کیا تھا کہ شام کے بعض مخالفین کو جا کر اُن کی شرارتوں کی سزا دے۔ ابھی یہ لشکر روانہ نہیں ہوا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی۔ آپ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر خلیفہ منتخب ہوئے اور اکثر صحابہ نے اتفاق کر کے آپ سے عرض کیا کہ اس لشکر کی روانگی ملتوی کر دی جائے کیونکہ چاروں طرف سے عرب میں بغاوت کی خبریں آ رہی تھیں اور مکہ اور مدینہ اور صرف ایک اور گاؤں تھا جس میں باجماعت نماز ہوتی تھی۔ لوگوں نے نمازیں پڑھنی بھی چھوڑ دی تھیں اور لوگوں نے یہ مطالبہ شروع کر دیا تھا کہ ہم زکوۃ نہیں دیں گے۔ صحابہ نے حضرت عمر کو حضرت ابوبکر کے پاس بھیجا کہ اس لشکر کو روک لیں۔ کیونکہ اگر بوڑھے بوڑھے لوگ یا بچے ہی مدینہ میں رہ گئے تو وہ باغی لشکروں کا مقابلہ کس طرح کر سکیں گے۔ یعنی جو دوسرے باغی لوگ تھے اُن کا مقابلہ مدینہ کے یہ بوڑھے کس طرح کر سکیں گے۔ مگر حضرت ابوبکر نے اُن کو یہ جواب دیا کہ کیا ابو قحافہ کے بیٹے کو یہ طاقت ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے لشکر کو روک لے۔ خدا کی قسم! اگر باغی مدینہ میں داخل بھی ہو جائیں اور ہماری عورتوں کی لاشوں کو کتے گھسیٹتے پھریں، جب بھی وہ لشکر ضرور جائے گا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکر کو آپ سے کتنا عشق تھا مگر چونکہ آپ صدیقیت کے مقام پر تھے اس لئے جانتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم کی عظمت اس سے بھی زیادہ ہے۔ پس ان لوگوں نے خدا تعالیٰ کی بھیجی ہوئی تعلیم کو لیا اور اسے قائم رکھا۔ حتی کہ دشمن بھی اقرار کرتے ہیں کہ اُسے ذرہ بھر بھی نہیں بدلا گیا۔ عیسائی، ہندو، یہودی غرضیکہ سب مخالف قومیں تسلیم کرتی ہیں کہ قرآنِ کریم کا ایک شعشہ بھی نہیں بدلا۔ آج یہاں کے نام نہاد ریسرچرز (Researchers) کو جو یہ اُبال چڑھا ہے کہ قرآنِ شریف بدلا گیا، حالانکہ ثابت نہیں کر سکتے کہ ایک شعشہ بھی بدلا گیا ہے۔ جو آج سے چودہ سو سال پہلے تھا، وہی قرآنِ کریم آج ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اب اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا کہ تا آپ اخلاقِ فاضلہ، رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عشق دلوں میں قائم کریں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کا اجراء کریں۔ اور ہمیں اس امر کا خیال رکھنا چاہئے کہ ہم نے ان چیزوں کی اسی طرح حفاظت کرنی ہے جس طرح صحابہ رضوان اللہ علیہم نے کی تھی۔ ہم میں اور دوسری قوموں میں ایسا امتیاز ہونا چاہئے کہ پتہ لگ سکے کہ ہم نے اس امانت کو قائم رکھا ہے۔

آپ پھر آگے بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں ایک جماعت ایسی موجود تھی۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا آئندہ نسلوں میں بھی یہی جذبہ موجود ہے؟ کیا کوئی عقلمند یہ پسند کر سکتا ہے کہ ایک اچھی چیز اُسے تو ملے مگر اُس کی اولاد اُس سے محروم رہے۔ پھر تم کس طرح سمجھ سکتے ہو کہ جو شخص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کی قدر و قیمت جانتا ہے، وہ پسند کرے گا کہ وہ اُس کے ورثاء کو نہ ملے لیکن اُس کی زمین اور اُس کے مکانات اُنہیں مل جائیں۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ (الانعام: 33)۔ کہ دنیوی زندگی لہو و لعب کی طرح ہے۔ یہ سب کھیل تماشے کی چیزیں ہیں۔ یہ ایسی ہی ہیں جس طرح فٹ بال، کرکٹ یا ہاکی ہوتی ہے۔ پھر کیا کوئی شخص یہ پسند کرتا ہے کہ حکومت اُس کی زمین، مکان اور جائیداد تو ضبط کر لے مگر گُلّی ڈنڈا اُسکے بیٹے کو دے دے یا کوئی پھٹا پرانا فٹبال یا ٹوٹا ہوا ٹینس ریکٹ یا ہاکی کی سٹک (stick) اُس کے بیٹوں کو دے دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دنیوی چیزیں لہو و لعب ہیں اور دین و دنیا میں وہی نسبت ہے جو حقیقی چیز کو کھیل تماشے سے ہوتی ہے اور کوئی شخص یہ کب پسند کر سکتا ہے کہ قیمتی ورثہ تو اُس کی اولاد کو نہ ملے اور لہو و لعب کی چیزیں مل جائیں۔ لیکن کیا ہم میں سے ایسے لوگ نہیں ہیں جو عملاً ایسا کرتے ہیں۔

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”اللہ کا لفظ اسی ہستی پر بولا جاتا ہے جس میں کوئی نقص ہو ہی نہیں۔“

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۸)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

گردھاری لال، ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
LUTHRA JEWELLERS
SIGN OF PURITY
Since 1948

جب اُن کا بیٹا جھوٹ بولے، چوری کرے یا کوئی اور جرم کرے تو اُس کی تائید کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ماں باپ چوری چھپے جرم کرنے والوں کو بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اول تو وہ اس وجہ سے مجرم ہیں کہ انہوں نے اولاد کو دینی تعلیم سے محروم رکھا۔ اگر اُن کے نزدیک نیکی کی کوئی قیمت ہوتی تو کوئی وجہ نہ تھی کہ وہ اس سے اپنی اولاد کو محروم رکھتے اور اگر تربیت میں کوتاہی ہوگئی تو پھر مجرم کی اعانت سے ہی باز رہتے۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ۔ (المائدۃ:3) کہ نیکی اور تقویٰ میں ضرور تعاون کرو مگر بدی اور عدوان میں تعاون نہ کرو۔ تو آپ نے فرمایا کہ پہلا جرم تو انہوں نے یہ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا (التحریم: 7) کہ اپنے آپ کو اور اپنے بیوی بچوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔ مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ اور دوسرا یہ جرم کرتے ہیں (بعض لوگوں کی شکایات آئی تھیں، اُس پر یہ بیان فرما رہے ہیں۔ اور اس طرح کی شکایتیں آجکل بھی آتی ہیں) کہ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (المائدۃ:3) کے حکمِ الٰہی کو توڑتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو دین کو نعمت قرار دیتا ہے، مگر وہ جماعت جو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی دعویدار ہے اس میں ایسے لوگ موجود ہیں جو اول تو اپنی اولاد کو دین سے محروم رکھتے ہیں اور پھر جب وہ شرارت کریں تو اُن کی مدد کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ بعض ایسے جرائم کے مرتکب ہوتے ہیں کہ جن پر شرافت اور انسانیت بھی چلّا اُٹھتی ہے۔ چہ جائیکہ احمدیت اور ایمان کے متحمل ہوسکیں۔ مگر ایسے مجرموں کے والدین، بھائی، رشتہ دار بلکہ دوست اُن کی مدد کرتے ہیں اور یہ نہیں سوچتے کہ ایسا کرنے سے ایمان کہاں باقی رہ جاتا ہے؟ ایسے آدمی کا دین تو آسمان پر اُڑ جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو۔ ایک دفعہ بعض صحابہ نے آپ کے پاس کسی مجرم کی سفارش کی تو آپ نے فرمایا خدا کی قسم! اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرے تو وہ بھی سزا سے نہیں بچ سکے گی۔ تو تقویٰ اور طہارت ایسی نعمت ہے کہ اس کے حصول کے لئے انسان کو کسی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو ہمیں دولت ملی ہے وہ اعلیٰ اخلاق ہی ہیں اور اپنی اولادوں کو اُن کا وارث بنانا ہمارا فرض ہے۔ اور اگر غفلت کی وجہ سے اس میں کوئی کوتاہی ہوجائے تو مومن کا فرض ہے کہ وہ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ نہ دکھائے، بلکہ اُسی وقت اس سے علیحدہ ہوجائے جس نے جرم کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے اس کی ایسی مثالیں ہمیں دکھائی ہیں کہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ایسا کرنا ناممکن ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی تھے، اُن کی مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ سید حامد شاہ صاحب مرحوم بہت مخلص احمدی تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اُن کو اپنے بارہ حواریوں میں سے قرار دیا تھا۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ میرے سامنے بھی جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے حواریوں کے نام گنے تو ان کا بھی نام لیا تھا۔ اور پھر ان کے نیک انجام نے اُن کے درجہ کی بلندی پر مہر بھی لگادی۔ ایک دفعہ اُن کے لڑکے کے ہاتھ سے ایک شخص قتل ہوگیا۔ مگر یہ قتل ایسے حالات میں ہوا کہ عوام کی ہمدردی اُن کے لڑکے کے ساتھ تھی۔ یہ جو بزرگ صحابی سید حامد شاہ صاحب تھے، ان کے بیٹے سے قتل ہوا لیکن حالات ایسے تھے کہ اس قتل کے باوجود عوام الناس ان سے، ان کے بیٹے سے ہی ہمدردی کر رہے تھے۔ کیونکہ مقتول کی زیادتی تھی جس پر لڑائی ہوگئی اور اُن کے لڑکے نے اُسے مُکّہ مارا اور وہ مرگیا۔ وہ ایسے ہی واقعہ ہوا جیسے حضرت موسیٰ کے زمانے کا واقعہ ہے۔ سیالکوٹ کا ڈپٹی کمشنر جو انگریز تھا، وہ ایسے افسروں میں سے تھا جو جرم ثابت ہو یا نہ ہو، سزا ضرور دینا چاہتے ہیں تا رعب قائم ہوجائے۔ اُسے خیال آیا کہ میر حامد شاہ صاحب میرے دفتر کے سپرنٹنڈنٹ ہیں۔ اگر میں ان کے لڑکے کو سزا دوں گا تو میرے انصاف کی دھوم مچ جائے گی۔ اس لئے شاہ صاحب کو بلایا اور پوچھا کہ کیا واقعی آپ کے لڑکے نے قتل کیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ میں تو وہاں موجود نہ تھا لیکن سنا ہے کہ کیا ہے۔ اُس نے کہا کہ آپ اُسے بلا کر کہہ دیں کہ وہ اقرار کرلے تا لوگوں کو معلوم ہوجائے کہ ہم کسی کا لحاظ نہیں کرتے۔ آپ نے اپنے لڑکے کو بلا کر پوچھا کہ تم نے اس شخص کو مارا ہے۔ اُس نے کہا ہاں مارا ہے۔ آپ نے فرمایا پھر سچی بات کا اقرار کرلو۔ لوگوں نے کہا کیوں اپنے جوان لڑکے کو پھانسی لٹکوانا چاہتے ہو۔ مگر آپ نے فرمایا کہ اس دنیا کی سزا سے اگلی دنیا کی سزا زیادہ سخت ہے اور اپنے بیٹے کو یہی نصیحت کی کہ اقرار کرلے۔ لیکن خدا کی قدرت کہ اُس نے اقرار تو کرلیا مگر وہ لڑکا کرکٹ کا کھلاڑی تھا اور وہ مجسٹریٹ جس کے پاس مقدمہ تھا، وہ بھی کرکٹ کھیلنے والا تھا، اُسے کرکٹ کلب میں معاملہ کی حقیقت معلوم ہوگئی اور چونکہ قانون ایسا ہے کہ اگر مجسٹریٹ کو کسی بات کا یقین ہوجائے تو ملزم سے کچھ پوچھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ اُس نے خود ہی پولیس کے گواہوں پر ایسی جرح کی کہ اُس لڑکے کی بریت ثابت ہوگئی اور اس نے اس وجہ سے کچھ پوچھے بغیر ہی اُسے رہا کردیا۔ تو سچائی کی وجہ سے وہ اس سزا سے بھی چھوٹ گئے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ اسی قسم کا ایک مقدمہ پچھلے دنوں چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے بھائی پر ہوا۔ چوہدری صاحب اُس وقت ولایت میں تھے۔ (یہاں لندن میں تھے)۔ انہوں نے اپنے بھائی کو لکھا کہ یہ ایمان کی آزمائش کا وقت ہے۔ اگر تم سے قصور ہوا ہے تو میں تمہارا بڑا بھائی ہونے کی حیثیت سے تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ اس دنیا کی سزا سے اگلے جہان کی سزا زیادہ سخت ہے۔ اس لئے اُسے برداشت کرلو اور سچی بات کہہ دو۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ سیالکوٹ کے رہنے والے ہمارے ایک دوست ہیں جو ابھی زندہ ہیں۔ احمدی ہونے کے بعد جب اُنہیں معلوم ہوا کہ رشوت لینا اسلامی تعلیم کے خلاف ہے تو اُنہوں نے تمام اُن لوگوں کے گھروں میں جا جا کر جن سے وہ رشوتیں لے چکے تھے، واپس کیں۔ اس سے وہ بہت زیرِ بار بھی ہوگئے۔ مقروض ہوگئے۔ مگر اس کی انہوں نے کوئی پرواہ نہیں کی۔ تو حضرت مصلح موعود کہتے ہیں ہماری جماعت میں ہر قسم کے اعمال کے لحاظ سے ایسے نمونے ملتے ہیں جن کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ صحابہ کے نمونے ہیں لیکن ہمیں اس پر خوش نہیں ہونا چاہئے بلکہ کوشش کرنی چاہئے کہ ساری جماعت ایسی ہوجائے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ مَیں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس امانت کی قدر کریں جو اُن کے سپرد کی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آکر ہمیں جائیدادیں نہیں دیں، حکومتیں نہیں دیں، کوئی ایجادیں نہیں کیں، سامانِ تعیش ہمیں مہیا نہیں کئے، عیش کرنے کے سامان مہیا نہیں کئے، صرف ایک سچائی ہے جو ہمیں دی ہے۔ اگر وہ بھی جاتی رہے تو کس قدر بدقسمتی ہوگی اور ہم اس فضل کو اپنے ہاتھ سے پھینک دینے والے ہوں گے جو تیرہ سو سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے نازل کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم کو اسلام دیا، اخلاقِ فاضلہ دیئے اور نمونے سے بتادیا کہ ان پر عمل ہوسکتا ہے۔

پھر آپ واقعہ بیان کرتے ہیں کہ مارٹن کلارک نے عدالت میں یہ دعویٰ کیا کہ میرے قتل کے لئے مرزا صاحب نے ایک آدمی بھیجا ہے۔ مسلمانوں میں علماء کہلانے والے اُس کے ساتھ اس شور میں شامل ہوگئے۔ چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی تو اس مقدمہ میں آپ کے خلاف شہادت دینے کے لئے بھی آئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت الہاماً بتادیا تھا کہ ایک مولوی مقابل پر پیش ہوگا مگر اللہ تعالیٰ اُسے ذلیل کرے گا۔ لیکن باوجود اس کے کہ الہام میں اس کی ذلت کے متعلق بتادیا گیا تھا اور الہام کے پورا کرنے کے لئے ظاہری طور پر جائز کوشش کرنا بھی ضروری ہوتا ہے مگر حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مجھے خود مولوی فضل دین صاحب نے جو لاہور کے ایک وکیل اور اس مقدمے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے پیروی کر رہے تھے، سنایا کہ جب میں نے ایک سوال کرنا چاہا جو ذاتی سوال تھا، جس سے مولوی محمد حسین کی ذلت ہوتی تھی۔ مطلب اس وجہ سے ذات پر اُن کے حرف آتا تھا۔ تو آپ نے مجھے اس سوال کے پیش کرنے سے منع کردیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم ایسے سوالات کو برداشت نہیں کرسکتے۔ مولوی فضل دین صاحب نے کہا کہ اس سوال سے آپ کے خلاف مقدمہ کمزور ہوجائے گا اور اگر یہ نہ پوچھا جائے تو آپ کو مشکل پیش آئے گی۔ مگر آپ نے فرمایا کہ نہیں، ہم اس سوال کی اجازت نہیں دے سکتے۔ یہ جو وکیل تھے مولوی فضل دین، یہ احمدی نہیں تھے بلکہ حنفی تھے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے وکیل تھے اور آپ کی طرف سے مقدمہ لڑ رہے تھے۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ حنفیوں کے لیڈر بھی تھے یہ، انجمن نعمانیہ وغیرہ کے سرگرم کارکن تھے، اس لئے مذہبی لحاظ سے تعصب رکھتے تھے مگر جب بھی کبھی غیر احمدیوں کی مجلس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات پر کوئی حملہ کیا جاتا تو وہ پُرزور تردید کرتے اور کہتے کہ عقائد کا معاملہ الگ ہے لیکن مَیں نے دیکھا ہے کہ آپ کے اخلاق ایسے ہیں کہ ہمارے علماء میں سے کوئی بھی اُن کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ اور اخلاق کے لحاظ سے میں نے ایسے ایسے مواقع پر اُن کی آزمائش کی ہے کہ کوئی مولوی وہاں نہیں کھڑا ہوسکتا تھا جس مقام پر آپ کھڑے تھے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ جس خدا نے قبل از وقت مولوی محمد حسین صاحب کی ذلت کی خبر آپ کو دی تھی، اُس نے ایک طرف تو آپ کے اخلاق دکھا کر آپ کی عزت قائم کی اور دوسری طرف غیر معمولی سامان پیدا کر کے مولوی صاحب کو بھی ذلیل کردیا۔ اور یہ اس طرح ہوا کہ وہی ڈپٹی کمشنر جو پہلے سخت مخالف تھا اُس نے جونہی آپ کی شکل دیکھی، اُس کے دل کی کیفیت بدل گئی اور باوجود اس کے کہ آپ ملزم کی حیثیت سے اُس کے سامنے پیش ہوئے تھے اُس نے کرسی منگوا کر اپنے سامنے بچھوائی اور اس پر آپ کو بٹھوایا۔ جب مولوی محمد حسین صاحب گواہی دینے کے لئے آئے، چونکہ وہ اس امید پر آئے تھے کہ شاید حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہتھکڑی لگی ہوئی ہوگی یا کم سے کم آپ کو ذلت سے کھڑا کیا گیا ہوگا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مجسٹریٹ نے اپنے ساتھ کرسی پر بٹھایا ہوا ہے تو وہ غصہ سے مغلوب ہوگئے اور جھٹ مطالبہ کیا کہ مجھے بھی کرسی دی جائے۔ اس پر عدالت نے کہا کہ نہیں۔ آپ کو کوئی حق نہیں پہنچتا۔ جب انہوں نے اصرار کیا تو جج نے اُن کو بڑا سخت ڈانٹا۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے آپ کی عزت قائم ہوئی۔ اس کے بالمقابل ہماری جماعت کے کتنے دوست ہیں جو غصے کے موقع پر اپنے نفس پر قابو رکھتے

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

ہیں؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھو کہ ایسے شدید دشمن کے صحیح واقعات سے بھی اُس کی تذلیل گوارا نہیں کرتے مگر ہمارے دوست جوش میں آکر گالیاں دینے بلکہ مارنے پیٹنے لگ جاتے ہیں۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ:

رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

پس ہماری جماعت کو ایک طرف تو یہ اعلیٰ اخلاق اپنے اندر پیدا کرنے چاہئیں اور دوسری طرف بدی سے پوری پوری نفرت کرنی چاہئے۔ ایسی ہی نفرت جیسی حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دکھائی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں بھی یہ دونوں نظارے پائے جاتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ مومن ایک سمویا ہوا انسان ہے۔ اور پھر واقعہ بیان کیا کہ پنڈت لیکھرام کو آپ نے سلام کا جواب نہیں دیا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اُس نے زبان درازی کی تھی۔ لیکن دوسری طرف یہ بھی رحم ہے کہ اپنے متعلق جو بات ہو رہی ہے اُس میں فرمایا کہ نہیں۔ ایسا کام نہیں کرنا جس سے مولوی محمد حسین صاحب کو ذلت کا سامنا کرنا پڑے۔ آپ فرماتے ہیں کہ یاد رکھو کہ جو شخص اپنی اولاد کو نیک اخلاق نہیں سکھاتا وہ نہ صرف یہ کہ اپنی اولاد سے دشمنی کرتا ہے بلکہ سلسلہ سے بھی دشمنی کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی کرتا ہے اور خدا سے دشمنی کرتا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ مَیں بہت ساری نصیحتیں کرتا رہتا ہوں، خطبات دیتا رہتا ہوں، اور یہ سلسلہ تو ہر دور میں چلتا ہے، تمام خلفاء نے دیئے، دیتے رہے ہیں، مَیں بھی دیتا ہوں۔ آپ مثال اس کی دیتے ہیں کہ جب تک خطبات چلتے رہتے ہیں، کچھ نہ کچھ اثر رہتا ہے اور جب خطبات کا سلسلہ بند ہوتا ہے یا پھر کچھ عرصے بعد وہ اثر ختم ہو جاتا ہے۔ آپ نے اس کی مثال دی کہ ایک کھلونا ہوتا ہے جس کا نام ہے jack in the box۔ وہ باکس کے اندر ایک لچکدار گڈا ہوتا ہے۔ جب ڈھکنا بند کر دیں تو وہ اندر بند ہو جاتا ہے۔ ڈھکنا کھولو تو پھر اچھل کے باہر آ جاتا ہے۔ تو یہی حال ان لوگوں کا ہے جن کو نصیحت کرتے رہو، کرتے رہو، کچھ عرصہ اثر رہتا ہے اور جب نصیحت بند ہوتی ہے تو پھر وہ اُسی طرح اچھل کے باہر آ جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ خدا نے کسی کو اتنا وقت نہیں دیا کہ ایسے وعظ کر سکے کہ مستقل چلتے چلے جائیں۔ اصل چیز یہی ہے کہ انسان مومن بنے، پھر یہ سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ کشمکش اُسی وقت تک کے لئے ہے جب تک ایمان نہ ہو۔

پس جب توجہ دلائی جائے تو اُس کو غور سے سننے کے بعد پھر اُس کو عملی زندگی کا حصہ بنانا چاہئے اور یہی جماعت کی ترقی کا راز ہے اور یہی چیز جو ہے انسان کو صحیح عبد بناتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں پس ضرورت اس امر کی ہے کہ جماعت محسوس کرے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیج کر اللہ تعالیٰ نے اُن پر بڑی ذمہ داری ڈالی ہے۔ انسان کے اندر کمزوریاں خواہ پہاڑ کے برابر ہوں، اگر وہ چھوڑنے کا ارادہ کر لے تو کچھ مشکل نہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام کا مشہور مقولہ ہے کہ اگر تمہارے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو تو تم پہاڑ کو اُن کی جگہوں سے ہٹا سکتے ہو۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ گناہ خواہ پہاڑ کے برابر ہوں، انسان کے اندر ایمان اگر رتّی برابر بھی ہے تو وہ ان پہاڑوں کو اُڑا سکتا ہے۔ جس دن مومن ارادہ کر لے تو اس کے راستہ میں کوئی روک نہیں رہتی۔ وہ سب روکیں دور ہو جاتی ہیں۔

فرمایا کہ اس وقت مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ دوست اپنی اپنی اولادوں کی اور جماعت کے دوسرے نوجوانوں کی اصلاح کریں۔ اپنی اصلاح کریں۔ جھوٹ، چوری، دغا، فریب، دھوکہ، بدمعاملگی، غیبت وغیرہ بدعادات ترک کر دیں۔ حتی کہ اُن کے ساتھ معاملہ کرنے والا محسوس کرے کہ یہ بڑے اچھے لوگ ہیں۔ اور اچھی طرح یاد رکھو کہ اس نعمت کے دوبارہ آنے میں تیرہ سو سال کا عرصہ لگا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے ہمیں ملی۔ اگر ہم نے اس کی قدر نہ کی اور پھر تیرہ سو سال پر یہ جا پڑی تو اُس وقت تک آنے والی تمام نسلوں کی لعنتیں ہم پر پڑتی رہیں گی۔ اس لئے کوشش کرو کہ اپنی تمام نیکیاں اپنی اولادوں کو دو اور پھر وہ آگے دیں اور وہ آگے اپنی اولادوں کو دیں۔ اور یہ امانت اتنے لمبے عرصے تک محفوظ چلی جائے کہ ہزاروں سالوں تک ہمیں اس کا ثواب ملتا جائے۔ کیونکہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو نیکی کسی شخص کے ذریعہ سے قائم ہو، وہ جب تک دنیا میں قائم رہے اور جتنے لوگ اُسے اختیار کرتے جائیں اُن سب کا ثواب اُس شخص کے نام لکھا جاتا ہے۔ پس جو بدلہ ملتا ہے وہ بھی بڑا ہے اور امانت بھی اپنی ذات میں بہت بڑی ہے۔ اس طرف ہمیں توجہ دینی چاہئے۔ (الفضل 26 راگست 1936ء۔ بحوالہ خطباتِ محمود۔ جلد 17 صفحہ 547 تا 559)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس امانت کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمارے بزرگوں کی طرف سے جو امانت عطا ہوئی ہے ہم اس کا حق ادا کرنے والے بنیں اور جن لوگوں نے خود اس امانت کو یہ عہد کرتے ہوئے قبول کیا ہے کہ ہم اس کا حق ادا کریں گے اُن کو بھی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے اور نسلاً بعد نسل یہ حق ادا ہوتا چلا جائے۔

❁❁❁

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

(بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ ۲۰)

فرماتے ہیں کہ میں وہ شخص ہوں جس کے ہاتھ پر صدہا نشان ظاہر ہوئے۔ کیا زمین پر کوئی ایسا انسان زندہ ہے کہ جو نشان نمائی میں میرا مقابلہ کر کے مجھ پر غالب آ سکے۔ مجھے اُس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اب تک دو لاکھ سے زیادہ میرے ہاتھ پر نشان ظاہر ہو چکے ہیں اور شاید دس ہزار کے قریب یا اس سے زیادہ لوگوں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور آپ نے میری تصدیق کی، اور اس ملک میں جو بعض نامی اہل کشف تھے جن کا تین تین، چار چار لاکھ مرید تھا، اُن کو خواب میں دکھلایا گیا کہ یہ انسان خدا کی طرف سے ہے اور بعض اُن میں سے ایسے تھے کہ میرے ظہور سے تیس برس پہلے دنیا سے گزر چکے تھے۔

اس کے بعد حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خواب میں آنحضرت ﷺ کی رہنمائی کے ذریعہ قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات سنائے فرمایا۔ عبدالستار صاحب ولد عبداللہ صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد صاحب سے سوال کیا کہ مسیح ناصری کی وفات کا مسئلہ ہمیں نہیں آتا، زندہ کا آتا ہے۔ کیونکہ مسیح زندہ کے بارے میں سنتے رہے ہیں۔ یہ ہمیں سمجھا دیں۔ میرے والد صاحب نے اپنا ایک خواب بیعت سے آٹھ دس ماہ کے بعد یہ سنایا کہ میں نے دریائے راوی کے کنارے پر دیکھا کہ دو خیمے لگے ہوئے ہیں، ایک مسیح موعود علیہ السلام کا ہے اور دوسرا رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ میں رسولِ کریم کے خیمے میں داخل ہوا اور یہ سوال کیا کہ مسیح موعود کا دعویٰ کرنے والے بزرگ کیسے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ یہ شخص بہت لائق، بہت لائق، بہت لائق۔ تین دفعہ انگلی کے اشارے سے فرمایا۔ مکمل شہادت کو دیکھ کر یقینِ کامل ہو گیا کہ آپ یعنی مسیح موعود علیہ السلام اپنے دعویٰ میں راستباز ہیں، ہمیں حیات و اموات کے مسئلے کی ضرورت نہیں، ایمان لے آئے اور بیعت میں داخل ہوئے۔

پھر سردار کرم داد صاحب روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بیعت کرنے سے پہلے خواب میں دیکھا۔ وہ اس طرح کہ ایک سڑک ہے جس پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام مل کر ٹہلتے آ رہے ہیں۔ بندہ سامنے سے آ رہا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بندے کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں، انگلی کے اشارے سے کہ یہ خدا کی طرف سے ہے، یہ خدا کی طرف سے ہے، یعنی تین دفعہ حضور نے فرمایا۔ جب میں نے 1902ء میں بمقام قادیان دارالامان میں جبکہ چھوٹی مسجد ہوا کرتی تھی، بیعت کی تو اُسی حلئے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت کو خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہونا چاہئے۔ اور اُن کو شکر کرنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ نے اُن کو یونہی نہیں چھوڑا بلکہ اُن کی ایمانی قوتوں کو یقین کے درجہ تک بڑھانے کے واسطے اپنی قدرت کے صدہا نشان دکھائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم لوگ اللہ تعالیٰ سے ایک سچا تعلق پیدا کرنیوالے ہوں۔ ایسا تعلق پیدا کرنے والے ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو اپنا نشان دکھانے والا بنائے اور ہمارے ایمانوں میں اضافہ کرنے والا بنائے۔ اور آئندہ نسلوں میں بھی ہم اس روح کو پھونکنے والے ہوں کہ خدا تعالیٰ سے ایک سچا تعلق جوڑو اور جماعت کے ہمیشہ وفادار رہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بیعت میں آئے ہو تو اُس کی قدر کرو۔ اللہ تعالیٰ ہماری نسلوں میں بھی ایمان قائم رکھے اور بڑھاتا چلا جائے۔ ❁

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

وسّع مکانک الہام حضرت مسیح موعود
RAICHURI CONSTRUCTIONS
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
EMAIL:RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM
B/007,ITKAR SOC ,SURESH NAGAR ,R.T.O ,
ANDHERI (WEST) ,MUMBAI - 400056.
MAQBOOL AHMED: 09987652552 / 09664334252

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ نیوزی لینڈ 2013ء

جلسہ گاہ خواتین میں تعلیمی میدان میں امتیاز حاصل کرنے والی طالبات میں ایوارڈز کی تقسیم

❁... اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں احمدی خواتین نے ہمیشہ زبردست اور نمایاں کردار ادا کیا ہے اور درحقیقت ان کا ایسا کرنا ضروری بھی ہے۔

❁... ایک طرف تو احمدی خاتون کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے گھر کو سنبھالے اور اپنے بچوں کو پالے اور ان کی تربیت کا خیال رکھے۔
لیکن دوسری طرف تبلیغ کے میدان میں اترنا اور اسلام کی خوبصورت اور اصل تعلیمات کو پھیلانا بھی ایک احمدی خاتون کا فرض ہے۔

❁... اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں ہم پر احسان عظیم کرتے ہوئے ہمیں ایم ٹی اے اور جماعتی ویب سائٹس کی صورت میں ایک نعمت سے نوازا ہے۔
آپ سب کو میرے تمام پروگرام دیکھنے چاہئیں تا کہ آپ کو ہمیشہ حقیقی رہنمائی ملتی رہے اور آپ کو پتہ چلتا رہے کہ خلیفہ وقت آپ سے کیا توقعات رکھتا ہے۔

(جلسہ سالانہ نیوزی لینڈ میں حضور انور ایدہ اللہ کا مستورات سے خطاب)

❁... انفرادی وفیملی ملاقاتیں۔ مسجد بیت المقیت کی افتتاحی تقریب میں شامل مہمانوں کے تأثرات

جلسہ سالانہ نیوزی لینڈ کے اختتامی اجلاس میں تعلیمی میدان میں نمایاں امتیاز حاصل کرنے والوں میں اسناد و میڈلز کی تقسیم

❁... ہم وہ جماعت ہیں جسے ہر حال میں دنیا میں نیکی پھیلانا ہوگی۔ اور ہم وہ جماعت ہیں جنہیں ہر حال میں بدی اور برائیوں کو ترک کرنا ہوگا۔

❁... ہر احمدی کو چاہئے کہ اپنے نفسوں کا مسلسل محاسبہ کرتے ہوئے ہر قسم کی برائی سے دور ہو جائے۔

(جلسہ سالانہ نیوزی لینڈ کے اختتامی اجلاس میں حضور انور کا خطاب)

بیعت کی تقریب۔ نیشنل مجلس عاملہ نیوزی لینڈ کے ساتھ میٹنگ میں مختلف شعبہ جات کی کارکردگی کا جائزہ اور حضور انور ایدہ اللہ کی اہم ہدایات

نیوزی لینڈ کی نیشنل پارلیمنٹ میں حضور انور کے اعزاز میں تقریب کا انعقاد۔ ممبران پارلیمنٹ اور مختلف ممالک کے سفراء، یونیورسٹی کے پروفیسرز اور دیگر اہم شخصیات کی شمولیت

❁... اگر انصاف کے تقاضے پورے نہ ہوں تو پھر بے شک امن کے قیام کے لئے جتنی مرضی تنظیمیں بن جائیں ان کی ساری کوششیں ضائع جائیں گی۔

❁... قرآن کریم تعلیم دیتا ہے کہ ہر قسم کی دشمنی اور کینہ دُور کرنے کے لئے جہاں تک ممکن ہو سکے بات چیت اور مذاکرات کے ذریعہ حل تلاش کرنے چاہئیں۔

❁... ایک مسلمان جماعت کا رہنما ہونے کی حیثیت سے میرا فرض ہے کہ میں دنیا کی توجہ قیامِ امن کی طرف مبذول کرواؤں۔ میں اسے اپنا فرض سمجھتا ہوں کیونکہ اسلام کا اصل مطلب تو امن اور سلامتی ہی ہے۔

❁... ہمیں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک اُسوہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ تمام غیر مسلموں پر بھی سلامتی بھیجتے خواہ وہ یہودی، عیسائی یا ان کا تعلق کسی بھی مذہب یا عقیدہ سے ہوتا۔

(نیوزی لینڈ کی پارلیمنٹ کے "Grand Hall" میں حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب)

❁... میرا مشاہدہ ہے کہ اس جماعت کا بڑا مقصد امن اور بین المذاہب ہم آہنگی کو فروغ دینا ہے۔

❁... خلیفۃ المسیح نے جو پیغام دیا ہے وہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔ یہ پیغام یقیناً ایسا ہے کہ اس کا خیر مقدم کیا جانا چاہئے اور ہر ایک کو اسے قبول کرنا چاہئے۔

(تقریب میں شامل مہمانوں کے تأثرات)

نیوزی لینڈ کے نہایت کامیاب دورہ کے بعد حضور ایدہ اللہ کا جاپان میں ورودِ مسعود۔ ناگویا میں والہانہ استقبال۔ ناگویا کا پہلا مشن ہاؤس۔

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

بقیہ رپورٹ: ہفتہ 02 نومبر 2013ء
(گزشتہ شمارہ سے)

جلسہ گاہ خواتین میں حضور انور ایدہ اللہ کا مستورات سے خطاب

پروگرام کے مطابق چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور لجنہ کے جلسہ کے اِس اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرمہ Jenna Raheem صاحبہ نے کی اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

بعد ازاں مکرمہ رخسانہ خانم صاحبہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام

جو خاک میں ملے اُسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

تعلیمی ایوارڈز کی تقسیم

اس کے بعد تعلیمی میدان میں اعلیٰ کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سندات عطا فرمائیں اور حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلّہا العالی نے میڈل پہنائے۔ درج ذیل خوش نصیب طالبات نے ایوارڈ حاصل کئے۔ محمد ظفر اللہ نصرت بیگم (بیچلر آف میڈیسن)، ملیحہ خانم سہراب (بیچلر آف Optometry)، فرزانہ یاسمین شاہد (بیچلر آف ٹیچنگ)، لبنیٰ اقبال (Double Major in History and English)، سونیا شہناز (بیچلر آف ایجوکیشن)، عافیہ یاسین (بیچلر آف آرٹس)، سلمانہ خانم خان (بیچلر آف مارس)، مبشرہ خانم خان (بیچلر آف فارمیسی)، مہ پارہ عطرت خان (بیچلر آف کمیونیکیشن سٹڈیز)، ریحانہ بی حسّان (بیچلر آف بزنس)، عارفہ یاسین (بیچلر آف آرکیٹکچرل سٹڈیز)، عمّارہ عمران (بیچلر آف پوسٹ گریجوایٹ ڈپلومہ ان مائیکروبیالوجی)، فائزہ تسلیم (بیچلر آف کامرس)، فرزانہ فرحانہ شاہ (گریجوایٹ ڈپلومہ اِن کلینیکل Psychology)، شازیہ مہناز بیگم (Chartered Accountant)، روبینہ شاہین خان (Masters in Taxation)۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ سے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا:

حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

الحمد للہ آج مجھے نیوزی لینڈ میں رہنے والی خواتین کو براہِ راست مخاطب ہونے کا موقع مل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں احمدی خواتین نے ہمیشہ زبردست اور نمایاں کردار ادا کیا ہے اور درحقیقت ان کا ایسا کرنا ضروری بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ جماعت میں اگر پچاس فیصد خواتین اپنی مکمل اصلاح کر لیں تو اس سے ایک حقیقی روحانی انقلاب رونما ہو سکتا ہے۔ آپ لوگوں کی اصلاح بلکہ کسی بھی قوم کی خواتین کی اصلاح نہایت ضروری ہے کیونکہ آپ کی گودوں میں مستقبل کی نسلیں ہوتی ہیں اور آپ کی گودوں سے ہی ہمارے بچے پرورش پاتے ہیں اور پروان چڑھتے ہیں۔ کسی بھی قوم کی کامیابی کیلئے یہ ضروری ہے کہ نسل در نسل اپنے اندر ایسی روح پیدا کریں جس کے ذریعہ وہ روشن ستارے اور قوم کی پہچان بن جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کسی بھی مذہبی جماعت کا مقصد اور بالخصوص احمدیہ مسلم جماعت کے مقاصد بہت عظیم ہیں۔ ہم وہ جماعت ہیں جس کو اس زمانہ میں دنیا میں حقیقی اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا کام سونپا گیا ہے اور درحقیقت ہم ایسا کر بھی رہے ہیں۔ اگر ہم نے اپنی ذمہ داریوں کو نہ سمجھا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آنا بے معنی ہوگا بلکہ ایک دھوکہ ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے اور میں اس کا بار بار اپنے خطبوں میں ذکر بھی کر چکا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقصد بنی نوع انسان کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنا اور اور لوگوں کی ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ پیدا کرنا تھا۔ پس انہی مقاصد کو لیکر احمدیہ مسلم جماعت نے آگے بڑھنا ہے۔ ہماری ترقی یا کامیابی دنیاوی بلندیوں کو چھونے سے وابستہ نہیں ہے۔ ہماری کامیابی مال و دولت کے حصول سے وابستہ نہیں ہے۔ ہماری کامیابی کی بنیاد کسی دنیاوی مقصد کے حصول پر نہیں ہے۔

ہماری کامیابی جدید فیشن اور جدید اطوار اپنانے میں نہیں ہے۔ بلکہ ہماری کامیابی تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ قریبی تعلق پیدا کرنے کے ساتھ وابستہ ہے۔ ہماری کامیابی تو قرآن کریم کی حقیقی تعلیمات کو سمجھنے کے ساتھ جڑی ہوئی ہے۔ ہماری کامیابی تو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل پیرا ہونے سے ملتی ہے۔ ہمیں ہمیشہ کامیابی اور ترقی کے حصول کے ان اصل ذرائع کو حاصل کرنے کی کوشش میں لگے رہنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ میں نے کل کے خطبہ جمعہ میں ذکر کیا تھا کہ ہمارا اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق حقوق اللہ کی ادائیگی سے پیدا ہوگا۔ پس آپ سب کو روزانہ پنجوقتہ نمازوں کی حفاظت کرنا ہوگی اور باقاعدگی سے ادا کرنی ہوں گی اور آپ کو اس بات کا بھی یقین ہونا چاہئے کہ آپ کے بچے باقاعدگی کے ساتھ تمام فرض نمازوں کی ادائیگی کر رہے ہیں۔ پیار اور محبت کے ساتھ اپنے بچوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور محبت ڈالیں تاکہ وہ خود اللہ کی محبت میں ڈوب جائیں اور حقوق اللہ کی ادائیگی کی طرف پوری توجہ کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مزید یہ کہ آپ کو قرآن کریم پڑھنے اور اس کو سمجھنے کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر احمدی خاتون اور لڑکی کو اصل عربی عبارت کے ساتھ قرآن کریم پڑھنا آنا چاہئے۔ پھر ان کو اس کے معانی اور تفسیر سیکھنے کی بھی کوشش کرنی چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرنی چاہئے اور ان تمام باتوں سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے جن کو اللہ تعالیٰ نے ہمیں چھوڑنے کا حکم دیا ہے۔ اسی طرح آپ کو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ تعلیمات اور نصائح کو سمجھنے اور سیکھنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے اور اپنی روزمرہ زندگی میں ان پر عمل ضروری بنالینا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ایک حدیث سے ہمیں عورت کے انتہائی بلند مقام کا پتہ چلتا ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ حضرت عائشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہ کر اتنی بڑی عالمہ بن گئیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت عائشہ دینی کلاسوں کا انعقاد کرتیں جن میں وہ پردہ کے پیچھے سے مردوں کو بھی سکھاتیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یاد رکھیں کہ دینی علم کا حصول اور اس کی ترسیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر ہی ختم نہیں ہوئی۔ بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور صحابیات کرام رضی اللہ عنھن مومنین کے لئے چمکتے ہوئے ستارے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپؐ کے صحابہ ایسے تھے جنہوں نے صراط مستقیم کو روشن کیا اور جو شخص ان کے پیچھے چلے گا وہ ہدایت اور فلاح پائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مقام نہایت بلند تھا۔ آپ کے پاس اس قدر دینی علم تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آدھا دین سیکھو۔ پس یہ ضروری ہے کہ ہماری عورتیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قائم کردہ عظیم روایات اور اصول کو آج بھی جاری رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: عورتوں کو یہ گمان نہیں کرنا چاہئے کہ صرف اپنے گھروں کا خیال رکھ لینا، کپڑے استری کر لینا یا کھانا پکا لینا ہی ان کی ذمہ داری ہے اور نہ ان خواتین کو جو دنیاوی نوکریاں کرتی ہیں مطمئن ہو جانا چاہئے کہ باہر کام کر کے انہوں نے بہت کچھ حاصل کر لیا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ چونکہ وہ احمدی خواتین ہیں اس لئے ہماری تمام خواتین پر دینی لحاظ سے ایک بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ان کو زیادہ سے زیادہ دینی علم حاصل کرنا چاہئے۔ اور جو وہ سیکھیں اس پر عمل بھی کریں اور اپنے بچوں کو بھی سکھائیں اور مزید یہ کہ اپنے معاشرہ میں اسلام کی اصل اور پاکیزہ تعلیمات کو پھیلائیں۔ یہ زمانہ جہاد بالسیف کا زمانہ نہیں ہے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس زمانہ کو جہاد بالقلم اور جہاد بالعلم کا زمانہ قرار دیا ہے۔ پرانے زمانہ میں مسلمان خواتین کیلئے جہاد میں حصہ لینا نہایت مشکل تھا کیونکہ کفار جسمانی طور پر مسلمانوں پر حملہ آور تھے اور اسلام کو ختم کرنے کیلئے تلوار کا استعمال کر رہے تھے۔ اس کے ردِ عمل میں مسلمان اپنا اور اپنے مذہب کا دفاع کرنے کیلئے تلوار اٹھانے پر مجبور ہوئے۔ تاہم اس زمانہ میں اسلام پر میڈیا اور لٹریچر کے ذریعہ حملہ کئے جا رہے ہیں۔ اسی لئے جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس زمانہ کو جہاد بالقلم اور جہاد بالعلم کا زمانہ قرار دیا ہے۔ پس آجکل کے جہاد میں خواتین کو حصہ لینے کے راستہ میں کوئی روک حائل نہیں ہے۔ درحقیقت خواتین آجکل کے جہاد میں بھرپور کردار ادا کر سکتی ہیں اور ان کو کرنا بھی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: احمدیہ مسلم جماعت میں بالعموم ہماری لڑکیاں اور خواتین مردوں کی نسبت زیادہ پڑھی لکھی ہیں اور میرا خیال ہے کہ نیوزی لینڈ میں بھی شاید ایسا ہی ہو۔ پس اپنی ذہانت کو جس قدر ہو سکے دینی علم حاصل کرنے کے لئے استعمال کریں اور پھر اس علم کو اسلام کا حقیقی پیغام پھیلانے اور تبلیغ کے لئے استعمال کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہماری جماعت میں احمدی عورت کا مقام اور مقاصد کے دو رخ ہیں۔ ایک طرف تو احمدی خاتون کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے گھر کو سنبھالے اور اپنے بچوں کو پالے اور ان کی تربیت کا خیال رکھے۔ لیکن دوسری طرف تبلیغ کے میدان میں اترنا اور اسلام کی خوبصورت اور اصل تعلیمات کو پھیلانا بھی ایک احمدی خاتون کا فرض ہے۔ یہ آپ کے کندھوں پر بھاری ذمہ داری ہے جس کو آپ کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں خواتین کا جہاد میں حصہ لینا نہایت مشکل امر تھا۔ ایک موقع پر ایک صحابیہ خاتون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہنے لگیں:

’’اے اللہ کے رسول! مجھے مسلمان عورتوں کی نمائندہ کے طور پر آپ سے یہ پوچھنے کیلئے بھیجا گیا ہے کہ جہاد تو تمام مسلمانوں پر فرض ہے لیکن مسلمان خواتین کے لئے جہاد بالسیف میں حصہ لینا ناممکن ہے۔ اگر جہاد کے دوران مسلمان مرد شہید ہو جائے تو اس کو نہایت اعلیٰ رتبہ حاصل ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر وہ میدانِ جنگ میں زخمی ہو جائے تو بھی اس کا عظیم اجر ملتا ہے۔ اور اگر وہ کامیاب ہو کر غازی بن کر گھر لوٹتا ہے تو بھی وہ اللہ تعالیٰ کے انعامات حاصل کرنے والا بن جاتا ہے۔ لیکن ہم سب خواتین اپنے خاوندوں کے بچوں کی گھر میں دیکھ بھال کرتی ہیں اور ان کی غیر موجودگی میں گھر کی دیکھ بھال بھی کرتی ہیں۔ ہمارا کیا اجر ہوگا؟ کیا کوئی ایسی نیکی ہے جسے کر کے ہم وہی انعام پا سکیں جو جہاد کے ساتھ وابستہ ہے؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر مسلمان خواتین اپنے خاوندوں کی اطاعت کریں اور ان کے حقوق ادا کریں، اپنے گھروں کی احسن طور پر دیکھ بھال کریں، اور اگر اپنے بچوں کی اعلیٰ اخلاقی تربیت کریں تو ان کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا جتنا ان کے خاوندوں کو جہاد میں شامل ہو کر ملتا ہے۔‘‘

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس لئے جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ آپ سب بہت خوش قسمت ہیں کہ اس دور میں تبلیغ کا جہاد ہے جسے امامِ وقت نے رائج فرمایا ہے۔ آج کے دور میں تلواریں نہیں چلائی جاتیں بلکہ علم، حکمت اور قلم آجکل کے ہتھیار ہیں۔ پس اس دورِ جدید میں خواتین کے راستہ میں کوئی روک حائل نہیں ہے کہ وہ بھی اسلام کے دفاع میں وہی کردار ادا کریں جو مرد کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: درحقیقت جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے کہ اعلیٰ تعلیم کے حوالہ سے بہت سی مثالیں ہیں جہاں ہماری خواتین مردوں سے آگے ہیں۔ پس جہاں ایک طرف آپ اپنے گھروں کی دیکھ بھال کر رہی ہیں، اپنے خاوندوں کی خدمت کر رہی ہیں، اپنے بچوں کی تربیت کا خیال رکھ رہی ہیں وہاں دوسری طرف آپ تبلیغ کرنے کیلئے اپنے علم کو بھی استعمال کر سکتی ہیں۔ پس یہ واضح ہے کہ اس زمانہ میں آپ مردوں کے مقابل دوگنا اجر حاصل کرنے والی بن سکتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مخالفینِ اسلام کی طرف سے بالعموم ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ اسلام ایسا مذہب ہے جو خواتین کو برابر حقوق نہیں دیتا۔ اگر آپ صرف اسی ایک نقطہ پر جو میں نے بیان کیا ہے غور کریں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ اس زمانہ میں مسلمان خواتین کے پاس مردوں کے مقابل دوگنا اجر حاصل کرنے کا موقع ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مزید یہ کہ اسلام کی خوبصورت تعلیمات کا ایک یہ بھی جزو ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علم کا حصول ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے اور یہاں بھی مسلمان مردوں اور عورتوں میں کوئی فرق نہیں رکھا گیا بلکہ دونوں کو ایک ہی مقام دیا گیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک اور موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس گھر میں تین لڑکیاں پیدا ہوں اور ان کے والدین ان کو مکمل تعلیم دیں اور ان کی اخلاقی تربیت کریں تو وہ لڑکیاں ان کو جنت میں لے جانے کا باعث ہوں گی۔ گویا کہ عورت کا مقام اتنا بلند ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو جنت حاصل کرنے کا ذریعہ بنایا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مشہور حدیث ہے کہ ’جنت ماں کے قدموں تلے ہے‘۔ اس کا مطلب ہے کہ عورت اپنے بچوں کے لئے جنت کا راستہ ہے۔ تاہم اس حدیث میں ایک عظیم الشان پیغام ہے جسے ہر احمدی عورت کو ضرور ذہن نشین کر لینا چاہئے۔ اور وہ پیغام یہ ہے کہ احمدی عورتوں کو اپنے بچوں کی تربیت اس رنگ میں کرنی چاہئے کہ وہ صالح بنیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ قریبی تعلق پیدا کرنے والے ہوں۔ یعنی ان کی تربیت سے وہ قرآن کریم کی حقیقی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے والے ہوں اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کا تعلق قائم کرنے والے ہوں۔ ان کی تربیت سے وہ امامِ زمانہ مسیح موعود علیہ السلام کی تمام نصائح کی پیروی کرنے والے ہوں۔ مزید یہ کہ ان کی تربیت سے بچے خلافت کے ساتھ پیار کا تعلق قائم کرنے والے اور اس کی مکمل اطاعت کرنے والے ہوں۔ یہ تمام باتیں انسان کو تقویٰ کے اعلیٰ مدارج پر فائز کرتی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور پھر جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس میں نے اسلام میں موجود عورت کے مقام کے جتنے پہلوؤں کا ذکر کیا ہے ان سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک احمدی مسلمان عورت کا مقام بہت بلند ہے اور اُس کو یہ مقام سمجھنا چاہئے اور اُس کو اس مقام کا احساس ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہماری لڑکیوں اور عورتوں کو جدید دنیاوی فیشن نہیں کرنے چاہئیں اور نہ ہی اس فیشن کے ظاہری بناؤ سنگھار سے متاثر ہونا چاہئے۔ بلکہ روحانی علم کے حصول اور اللہ تعالیٰ سے قریبی تعلق پیدا کرنے کے ذریعہ سے انہیں اُس اعلیٰ مقام کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والی بن سکیں۔ اگر وہ یہ حاصل کر لیتی ہیں تو وہ ایک نہایت اہم اور نمایاں کردار ادا کرنے والی ہوں گی جس کے ذریعہ ہماری مستقبل کی نسلیں محفوظ ہوتی چلی جائیں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس مختصراً میں آپ سب کو اپنا حقیقی مقام اور ذمہ داریاں سمجھنے کی تاکید کرتا ہوں۔ آپ سب کو اپنی زندگیوں میں روحانی انقلاب لے کر آنا چاہئے اور گھروں کو سنبھالنے اور اپنے حلقہ احباب میں تبلیغ کرنے کی دوہری ذمہ داریوں کو پورا کرنا چاہئے تاکہ آپ اسلام کے پیغام کو پھیلانے میں عظیم کردار ادا کرنے والی بن سکیں۔ آپ سب کو خلافت کا ممد اور معاون بننا چاہئے جس سے ہماری جماعت کی ترقی میں بے پناہ اضافہ ہوگا۔ مجھے امید ہے اور میں توقع کرتا ہوں کہ نیوزی لینڈ جیسے دور دراز کے ملک میں رہتے ہوئے آپ ایک نئے جوش اور جذبہ سے اسلام کی حقیقی تعلیمات کا مظاہرہ کرنے والی ہوں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج دنیا سنگین بداخلاقی، عریانی اور گناہ کے گڑھے میں گر چکی ہے اور تباہی کی طرف جا رہی ہے۔ میں توقع کرتا ہوں کہ آپ سب دنیا کو تباہی اور اس خطرناک راستہ سے بچانے کیلئے اپنا کردار ادا کریں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو خلافتِ احمدیہ کا حقیقی سلطانِ نصیر یعنی خلافت کی مددگار بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آخر پر میں ایک اور اہم بات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں ہم پر احسان عظیم کرتے ہوئے ہمیں ایم ٹی اے اور جماعتی ویب سائٹس کی صورت میں ایک نعمت سے نوازا ہے۔ آپ سب کو میرے تمام پروگرام دیکھنے چاہئیں تاکہ آپ کو ہمیشہ حقیقی رہنمائی ملتی رہے اور آپ کو پتہ چلتا رہے کہ خلیفہ وقت آپ سے کیا توقعات رکھتا ہے۔ پروگرام دیکھ کر آپ کو خلیفۂ وقت کے ارشادات اور نصائح پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ خلیفہ وقت سے جو کچھ بھی سیکھیں اس کو جذب کرنے والی بنیں اور ایسے پروگرام بنائیں جو آپ کے اندر مثبت تبدیلیاں پیدا کرنے میں ممد ثابت ہوں۔ اس طرح جماعت احمدیہ کے اتحاد کی خوبصورتی اور امتیاز ہمیشہ قائم رہے گا۔ ہر احمدی خلیفہ وقت کے ارشادات کو دوسروں تک پہنچانے والا بنے گا اور اس کے ذریعہ آپ کے سارے کام بابرکت ہو جائیں گے اور آپ کا خلافت کے ساتھ تعلق مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج جو

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

’’انسان اصل میں اُنسان سے ہے یعنی دو محبتوں کا مجموعہ ہے۔ ایک اُنس وہ خدا سے کرتا ہے دوسرا اُنس انسان سے۔‘‘ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری۔ صدر و ضلعی امیر جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

باتیں میں نے کی ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ احسن رنگ میں اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے والی بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی جملہ مساعی میں برکت ڈالے اور نیوزی لینڈ جماعت کی لجنہ اور ناصرات کو عظیم کامیابی سے نوازے۔ آمین ....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب چار بج کر پچاس منٹ پر ختم ہوا۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ نے دعا کروائی۔ بعد ازاں بچیوں نے گروپس کی صورت میں دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے مشن ہاؤس کے رہائشی حصّہ میں تشریف لے گئے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 31 فیملیز کے 116 ممبران نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ نیوزی لینڈ کی جماعتوں Hamilton, Auckland, Tauranga, Christchurch, Whangarei, Wellington, Gisborne, Palmerston North اور Kawerau کے علاوہ جزائر فجی سے آنے والی بعض فیملیز نے بھی اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات نو بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت المقیت میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گے۔

......☆☆☆......

مسجد کی افتتاحی تقریب میں شامل مہمانوں کے تأثرات

مسجد کی افتتاحی تقریب Reception میں شمولیت کرنے والے مہمانوں نے حضور انور کے خطاب کو ایک انتہائی مؤثر اور عظیم الشان خطاب قرار دیا اور برملا اس بات کا اظہار کیا کہ حضور کے خطاب نے اسلام کے بارہ میں ہمارے منفی تأثر کو بدل کر رکھ دیا ہے۔

چند مہمانوں کے تأثرات درج ذیل ہیں:

☆...... **Anglican Church سے تعلق رکھنے والے ایک پادری Reverend Bruce Keeley بھی اس تقریب میں شامل تھے۔ موصوف نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** حضور انور کا خطاب حیرت انگیز اور جامع تھا۔ حضور نے اپنے خطاب میں فرمایا ہے کہ تمام مذاہب کو بغیر کسی مزاحمت کے ایک دوسرے کے ساتھ چلنا چاہئے۔

حضور انور نے جو فرمایا ہے کہ پریس میں اسلام کا نام بدنام کیا جارہا ہے یہ بھی بالکل درست ہے۔ جب کبھی بھی دہشت گردی کا کوئی واقعہ ہوتا ہے تو میڈیا ہمیشہ مسجد یا مسلمانوں کو نماز ادا کرتے ہوئے ٹی وی پر دکھاتا ہے جس کی وجہ سے غیر مسلم سمجھتے ہیں کہ اسلام اور دہشت گردی کا ایک تعلق ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اسلام کا تشدد اور دہشت گردی سے کوئی بھی تعلق نہیں اور حضور انور نے اس کو اپنے خطاب میں ثابت بھی کیا ہے۔

☆...... **ایک مہمان Paul Kinhorne نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ: یہ ایک عظیم الشان خطاب تھا۔ قبل ازیں میں حضور انور کے خطابات Youtube پر سن چکا ہوں اور اب حضور انور کو ذاتی طور پر دیکھنا بہت اچھا لگا۔ آپ کا خطاب نہایت عمدہ تھا اور اس کا خیر مقدم ہونا چاہئے۔**

☆...... **پروفیسر Ray Harlow بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** حضور انور کا خطاب سننا ایک اعزاز کی بات ہے۔ ایک عیسائی ہونے کی حیثیت سے میں نے حضور انور کا پیغام بہت غور سے سنا ہے اور آپ نے انسانیت کی خدمت کرنے اور عوامی بہبود کی خاطر اپنے اختلافات کو بالائے طاق رکھنے کا پیغام دیا ہے۔ اس نقطہ کا مجھ پر گہرا اثر ہوا ہے۔

موصوف پروفیسر نے کہا کہ قبل ازیں حضور انور کو میں نے Youtube پر سنا ہے اور ان کے خیالات کے حوالہ سے کافی تحقیق کی ہے لیکن حضور انور کو براہِ راست سننا واقعی ایک اعزاز کی بات ہے اور قابلِ فخر ہے۔

☆...... **بہائیت سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب Ropata Davies بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ موصوف نے کہا:** آج کی تاریخ تک میرا اسلام کے متعلق انتہائی برا تاثر تھا۔ میں جو کچھ بھی میڈیا میں دیکھتا اس پر یقین کر لیتا۔ حضور انور کا خطاب سن کر اب میری رائے مکمل طور پر تبدیل ہوگئی ہے۔

موصوف نے کہا کہ آپ کی جماعت خیر مقدم کہنے والی اور نرم گوشہ رکھنے والی جماعت ہے۔ حضور انور نے امن کے حوالہ سے بہت کچھ کہا۔

موصوف نے کہا کہ اگر سچ کہوں تو اسلام کا حقیقی پیغام سن کر مجھے بہت ہی حیرت ہوئی ہے۔ مجھے اس بات پر بھی فخر ہے کہ مجھے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا موقع ملا۔

☆...... **کونسل ممبر Mrs Shawn Pearce بھی اس تقریب میں شامل ہوئیں۔ موصوفہ نے کہا کہ:** اس تقریب میں شامل ہونا ایک اعزاز کی بات ہے۔ میں پہلی مرتبہ کسی بھی مسجد میں آئی ہوں۔ آپ سب روشن خیال اور پیار کرنے والے لوگ ہیں۔ حضور انور کی شخصیت انتہائی دلچسپ ہے۔ حضور انور کا پیغام کہ اپنے اختلافات کو ایک طرف رکھتے ہوئے ایک دوسرے کی عزت کریں اس پیغام کی دنیا میں ہمیں سخت ضرورت ہے۔ میں مذہباً کیتھولک ہوں لیکن آج مسلمانوں کے ساتھ وقت گزار کر مجھے بہت اچھا لگا۔

3 نومبر بروز اتوار 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا پانچ بجے مسجد بیت المقیت میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، مختلف ممالک اور جماعتوں سے موصول ہونے والی فیکسز اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

جلسہ سالانہ نیوزی لینڈ کا اختتامی اجلاس

آج جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کے جلسہ سالانہ کا تیسرا اور آخری روز تھا۔ پروگرام کے مطابق گیارہ بجکر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ جلسہ کے اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم محمد عظیم ظفر اللہ صاحب نے کی۔ بعد ازاں انہوں نے اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ اردو ترجمہ احسان جاوید صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم محمود احمد صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا منظوم کلام

مجھے اس یار سے پیوند جاں ہے
وہی جنت، وہی دارالاماں ہے

خوش الحانی سے پیش کیا۔ اس کے بعد تقسیم ایوارڈ کی تقریب ہوئی۔

تعلیمی اسناد و میڈلز کی تقسیم

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعلیمی میدان میں اعلیٰ کارکردگی دکھانے والے طلباء کو تعلیمی اسناد عطا فرمائیں اور میڈلز پہنائے۔ درج ذیل خوش نصیب طلباء نے ایوارڈ حاصل کئے۔

☆ ملک عمران احمد، ماسٹر آف بینکنگ اینڈ فنانس
☆ تنویر احمد چیمہ، ماسٹر ان اکنامکس
☆ لئیق احمد، گریجوایٹ اینڈ پوسٹ گریجوایٹ ڈپلومہ Statistics
☆ شیراز ہارون شاہ، چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ
☆ سید احسن احمد، چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ
☆ ندیم احمد، فیلوشپ ایوارڈ آف آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، یوکے اِن Ophthalmologists
☆ سفیر احمد خان، بیچلر آف کامرس
☆ طاہر احمد، بیچلر آف انجینئرنگ
☆ زبیر شریف احمد، بیچلر آف انجینئرنگ
☆ سلام حیات قیصرانی، بیچلر آف سائنس اِن الیکٹریکل انجینئرنگ
☆ احمد دلدار شاہ، بیچلر آف انجینئرنگ
☆ عظیم احمد ظفر اللہ، بیچلر آف انجینئرنگ
☆ بشارت احمد، بیچلر آف سائنس ان Statistics Mathematics
☆ محمد عمران، بیچلر آف سائنس

ایوارڈ کی اس تقریب کے بعد گیارہ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی زبان میں اختتامی خطاب فرمایا جس کا اردو میں مفہوم درج ذیل ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ نیوزی لینڈ سے اختتامی خطاب

تشہد و تعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کا جلسہ سالانہ اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ میری خواہش ہے اور میں توقع کرتا ہوں کہ احبابِ جماعت نے یہ تین دن جلسہ کے حقیقی مقاصد حاصل کرنے اور خدا تعالیٰ سے قرب میں بڑھنے اور اس سے مزید مضبوط تعلق پیدا کرنے کی کوشش کی ہوگی۔ میری دعا ہے کہ یہ خواہش اور توقع جو مجھے آپ سب سے ہے ٹھیک ہو اور نیوزی لینڈ جماعت کے ہر فرد نے روحانیت، اخلاقیات اور دینی و دنیاوی علم میں ترقی کی ہو۔ بہرحال آج میں آپ سے چند ایسی باتیں کرنا چاہتا ہوں جو ہر احمدی کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھنی چاہئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک احمدی جس نے امامِ وقت کی بیعت کی ہوئی ہے وہ تبھی سچا احمدی کہلا سکتا ہے جب وہ حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان فرمودہ توقعات پر پورا اترے۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت سے یہ توقع رکھی ہے کہ وہ اسلام کی سچی تعلیمات کے مطابق اپنے اندر حقیقی اور مثبت تبدیلی پیدا کرے۔ اگر یہ کوشش نہیں ہے تو پھر حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کرنے کی کوئی حیثیت نہیں رہتی۔ حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارہا فرمایا ہے کہ اگر احمدیوں اور غیر احمدیوں میں کوئی فرق نہیں تو پھر مسیحِ موعود پر ایمان لانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ یقینا معیار میں واضح فرق ہونا چاہئے اور احمدیوں کو خدا تعالیٰ کی عبادت میں آگے ہونا چاہئے اور قرآنِ کریم کے ہر حکم پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ مستقل اپنا جائزہ لیتا رہے کہ آیا اس میں اور دوسروں میں واقعی کوئی فرق ہے؟ یہ جائزہ قرآنِ کریم، احادیث اور حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات کی روشنی میں لیا جانا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس دور میں اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے جیسی نعمت سے ہمارے لئے زندگی بہت آسان کر دی ہے۔ تمام دن ایم ٹی اے پر ایسے پروگرام نشر ہوتے ہیں جو ہمارے ازدیادِ علم کا باعث ہوتے ہیں اور اعلیٰ ترین اخلاقی اور روحانی معیار کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ اسی طرح alislam.org پر ایک کلک کی دُوری پر ہزاروں کتب پڑی ہیں۔ لہٰذا جو پہلی بات میں آپ سے کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ آپ اپنے آپ کو ایم ٹی اے سے مربوط کر لیں۔ کم از کم آپ کو میرے خطبات، تقاریر اور میرے دیگر پروگرام دیکھنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے۔ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ یہ پروگرام صرف دیکھنا ہی کافی نہیں بلکہ ان پروگرامز کو follow کریں اور جو بھی آپ ان پروگراموں سے سیکھیں، اسے عملی رنگ دینے کی کوشش کریں۔ کوشش کریں کہ آپ کے تقویٰ اور نیکی کے معیار بلند ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایک سچے مسلمان سے کیا چاہتا ہے؟ خدا تعالیٰ نے سچے مومن کو کیا حکم دیا ہے؟ خدا تعالیٰ ایک سچے مسلمان کا کیا معیار چاہتا ہے؟ بالخصوص ان لوگوں کا معیار کیا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے کہ زمانہ کے امام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تسلیم کریں اور ان کو اس قابل بنایا کہ سچی مسلمان جماعت میں شامل ہوں۔

سورۃ اٰلِ عمران، آیت 111 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْراً لَّهُم مِّنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ۔ ’’تم بہترین امّت ہو جو تمام انسانوں کے فائدہ کے لئے نکالی گئی ہو۔ تم اچھی باتوں کا حکم دیتے ہو اور بُری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔ اور اگر اہلِ کتاب بھی ایمان لے آتے تو یہ ان کے لئے بہت بہتر ہوتا۔ ان میں مومن بھی ہیں مگر اکثر ان میں سے فاسق لوگ ہیں۔‘‘

لہٰذا، ایک سچی مسلمان جماعت کا یہ ہدف ہے اور اسے حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ انسانیت کو فائدہ ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خدمتِ انسانیت کا آغاز اپنے گھر سے ہونا چاہئے اور پھر اسے ہمسایوں تک پھیلانا چاہئے اور پھر ملکی سطح تک اور آخر اس کا دائرہ عالمی سطح تک وسیع کرنا چاہئے۔ سچے مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ دوسروں میں نیکیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں اور غلطیوں اور گناہوں سے بچنے میں اُن کی مدد کریں۔ ایک احمدی صرف اور

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعۡ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman
ALLADIN BUILDERS
Please contact for quality construction works in Qadian
Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 7837211800, +91 8712890678
Email: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com

صرف اُسی صورت سچا احمدی مسلمان کہلائے گا جب وہ ان تعلیمات پر عمل کرے گا۔ تبھی ممکن ہے کہ وہ خدا تعالیٰ پر سچا ایمان لانے والا ہو۔ پس اگر ایسا ہے کہ آپ نے صرف عارضی طور پر جلسہ کے ان تین دنوں میں ہی اچھے اعمال کئے ہیں تو پھر ان سے آپ کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ ہونا یہ چاہئے کہ ہر پل آپ اس بات کو اپنے سامنے رکھیں کہ ہم احمدی مسلمان خدا تعالیٰ کی جماعت کا حصہ ہیں اور ہماری جماعت کا قیام انسانیت کی خدمت کرنے اور اسے فائدہ پہنچانے کے لئے کیا گیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم وہ جماعت ہیں جسے ہر حال میں دنیا میں نیکی پھیلانا ہوگی۔ اور ہم وہ جماعت ہیں جنہیں ہر حال میں بدی اور برائیوں کو ترک کرنا ہوگا۔ یہ عظیم کام اُس وقت تک ممکن نہیں جب تک ہم اپنے ایمان میں کامل نہ ہو جائیں اور جب تک ہم اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے نہ لگ جائیں۔ ہم دوسروں کو اُسی وقت نیکی اور پرہیزگاری کی طرف بلا سکتے ہیں جب ہم خود نیک ہوں گے اور ہم صرف اُسی وقت دوسروں کو برائیاں چھوڑنے کی ترغیب دے سکتے ہیں جب ہم خود ہر قسم کی برائی کو ترک کریں گے۔ لہٰذا سب سے پہلے ہر احمدی کو اپنے اندرونے کو پاک کرنے کی کوشش کرنا ہوگی۔ ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ کوشش کرے کہ بالکل نیک انسان بن جائے اور اعلیٰ اخلاقی معیار حاصل کرے۔ ہر احمدی کو چاہئے کہ اپنے نفسوں کا مسلسل محاسبہ کرتے ہوئے ہر قسم کی برائی سے دور ہو جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یاد رکھیں، اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے کہ ہر سچے مومن کا یہ مطمحِ نظر ہونا چاہئے کہ وہ ایک دوسرے سے نیکیوں میں بڑھنے کی کوشش کرے۔ سورۂ بقرہ آیت 149 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اور ہر ایک کے لئے ایک مطمحِ نظر ہے جس کی طرف وہ مُنہ پھیرتا ہے۔ پس نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ۔ تم جہاں کہیں بھی ہو گے اللہ تمہیں اکٹھا کر کے لے آئے گا۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔‘‘

جب تک ہم ان اعلیٰ معیاروں کو حاصل نہیں کر لیتے اس وقت تک ایک ایسی جماعت کہلانے کے قابل نہیں ہو سکتے جس کا مقصد دنیا کو فائدہ پہنچانا اور تمام لوگوں کو روحانی اچھائی کی طرف بلانا اور ہر قسم کی برائی اختیار کرنے سے روکنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس دیکھیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں کتنی خوبصورت تعلیم دی ہے جس کے ذریعہ ہمیں روحانی، دینی، مادی اور قومی ترقی کی راہ دکھلا دی ہے۔ درحقیقت یہی کامیابی کی کلید ہے اور اگر ہم اس پر عمل کریں تو ہم اپنے آپ میں ایک انقلابی تبدیلی لا سکتے ہیں۔ اگر ’نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے‘ پر حقیقی طور پر عمل کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے موافق انسان خدا تعالیٰ کے انعامات اور فضلوں سے حصہ لینے کے قابل ہو جائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی بات کو مزید واضح کرنے کے لئے یہ کہنا چاہئے کہ ’نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانا‘ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرے۔ اللہ تعالیٰ کے اہم حکموں میں سے ایک اور یقیناً انسان کی تخلیق کا واحد مقصد یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اُس طرح عبادت کرے جس طرح خود اللہ تعالیٰ نے عبادت کا طریق بتلایا ہے۔ اس لئے ہر احمدی پر فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ جو کہ قادرِ مطلق ہے، کی اسی طریق پر عبادت کرے جو اس نے ضروری بیان فرمائے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں مسلسل اپنے خطبات اور تقاریر میں اس امر کی طرف جماعت کی توجہ دلاتا رہا ہوں۔ گزشتہ خطبہ جمعہ میں بھی میں نے آپ کی توجہ اس طرف دلائی ہے۔ اگر ہم اس اہم ترین مقصد کو بھول گئے یا نظرانداز کر دیا اور خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق اس کی عبادت نہ کی تو ہم خدا تعالیٰ کی اس عظیم نعمت کو رد کرنے والے ہوں گے جو خدا تعالیٰ نے ہم پر حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کے ذریعہ کی ہے۔ اس حکم کو رد کرتے ہوئے ہم خدا تعالیٰ کے ’نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے‘ والے فضل سے بھی محروم رہ جائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس دور میں حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان نیک مقاصد کو دوبارہ قائم کرنے کے لئے تشریف لائے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے تھے۔ حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے متبعین میں ویسا ہی روحانی انقلاب پیدا کرنا چاہتے تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضوان اللہ علیہم میں پیدا فرمایا تھا۔ اگر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم کے نمونہ کو دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ صحابہؓ اس قدر ایک دوسرے سے نیکیوں میں بڑھنے کی خواہش رکھتے تھے کہ مسلسل خدا تعالیٰ کی عبادت اور اس کی رضا حاصل کرنے کے نئے نئے طریق سوچتے رہتے تھے۔ ایک موقع پر بعض غریب صحابہؓ اکٹھے ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے آئے اور عرض کی: ’یا رسول اللہ، ہمارے امیر بھائی ہم جیسی ہی عبادت کرتے ہیں، ہم جیسے ہی روزے رکھتے اور دیگر نیکیاں بجا لاتے ہیں، لیکن ایک پہلو ایسا ہے جس میں وہ ہم سے بڑھ کر ہیں اور ہمارے سے زیادہ ثواب حاصل کر رہے ہیں۔ اور یہ ان کی مالی قربانی ہے۔ مالی قربانی میں ان کی کوششیں ہم سے زیادہ ہیں اور ہم لاچار ہیں۔ ہمیں کوئی ایسا طریق بتائیں جس کے ذریعہ ہم ان سے نیکیوں میں برابر ہو جائیں۔‘ اس کے جواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نماز کے بعد وہ تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمدللہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کریں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ اس ہدایت پر عمل کریں گے تو یہ صدقات اور مالی قربانی کے فرق کو پورا کر دے گی۔ چنانچہ، معاشی لحاظ سے غریب صحابہؓ نے خاموشی سے ہر نماز کے بعد ان الفاظ کو دہرانا شروع کر دیا۔ جب ان کے متموّل بھائیوں نے یہ دیکھا کہ انکے کم خوشحال بھائی نماز کے بعد کچھ دہرانے میں مصروف ہیں تو انہوں نے بھی ارادہ کیا کہ معلوم کریں کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ کچھ دیر بعد انہوں نے پتہ چلا لیا کہ ان کے غریب بھائی ذکرِ الٰہی میں مصروف ہیں اور یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بتایا ہے کہ یہ ذکر متموّل مسلمانوں کی مالی قربانی کے ذریعہ زائد ثواب کے فرق کو پورا کرے گا۔ یہ جان کر متموّل مسلمانوں نے بھی اسی طرح ذکرِ الٰہی شروع کر دیا۔ اس پر غریب مسلمان پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: ’یا رسول اللہ، امراء نے بھی اس طرح ذکر کرنا شروع کر دیا ہے‘۔ وہ یہ چاہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امراء کو اس ذکر سے منع فرما دیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں منع نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو ایک دوسرے سے نیکیوں میں آگے بڑھنے کا حکم دیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس صحابہ رضوان اللہ علیہم کے نمونوں کو دیکھیں کہ وہ ایک دوسرے کو نیکیوں میں پیچھے چھوڑنے کے لئے کتنے بیتاب تھے۔ وہ ہر وقت ایک دوسرے سے نیکیوں میں بڑھنا چاہتے تھے اور انہیں صرف خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا خیال تھا۔ and were only concerned with pleasing Allah the Almighty

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ روایات جو ہمیں بتائی جاتی ہیں یہ اچھے اعمال کی صرف کہانیاں نہیں ہیں جنہیں ہم سُن کر محظوظ ہوں۔ مزید یہ کہ محفوظ رہنے کے لئے یہ کافی نہیں کہ صرف سبحان اللہ کے الفاظ ادا کئے جائیں بلکہ ہمیں ان مقدس روایات پر عمل کرنے کی کوشش کرنا ہوگی۔ ہمیں ان مقدس نقوش پر عمل پیرا ہونا ہوگا۔ ہمیں بھی چاہئے کہ ان سنہری راہوں پر چلیں اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مزید یہ کہ عبادت کے علاوہ دیگر بہت سی سماجی اقدار اور اخلاقی صفات ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ ہم اپنی زندگیوں میں پیدا کریں۔ ہمیں تاکید کی گئی ہے کہ ہم ان اچھے اعمال میں ہمیشہ بڑھنے کی کوشش کرتے رہیں۔ ہمیں اپنی زندگیوں کے ہر قدم پر یہ نیک اعمال بجا لانے چاہئیں۔ ہمیں مثبت تبدیلیاں پیدا کرنی ہوں گی ورنہ آہستہ آہستہ ہمیں ان امور کا احساس نہ رہے گا اور ایک عرصہ بعد ہمیں نیک اور بد اور صحیح اور غلط کی تمیز نہ رہے گی۔ وقت گزرنے کے ساتھ اس مقدس اور قابلِ احترام ہستی سے ہماری محبت اور عزت صرف الفاظ تک محدود رہ جائے گی اور مزید وقت گزرنے پر یہ الفاظ بھی باقی نہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ایسے انجام سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطاب کا مکمل انگریزی متن حسب طریق علیحدہ شائع ہوگا۔)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب بارہ بجکر پینتیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد خدام اور انصار کے دو گروپس نے باری باری ترانے پیش کئے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔ ایک بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت المقیت میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

بیعت کی تقریب

نمازوں کی ادائیگی کے بعد بیعت کی تقریب ہوئی۔ جس میں آٹھ مرد احباب اور چھ خواتین نے بیعت کرنے کی سعادت پائی۔ نیوزی لینڈ جماعت کے تمام احباب مرد و خواتین اس بیعت کی تقریب میں شامل ہوئے۔ بعد ازاں حضور انور رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ نیشنل مجلس عاملہ نیوزی لینڈ کی میٹنگ

پروگرام کے مطابق چار بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ ہال میں تشریف لائے جہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ نیشنل مجلس عاملہ جماعت نیوزی لینڈ کی میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

❁ ... **جنرل سیکرٹری** صاحب سے حضور انور نے جماعتوں کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ موصوف اس کا واضح طور پر جواب نہ دے سکے۔ جس پر حضور انور نے فرمایا رولز اینڈ ریگولیشن کی کتاب پڑھیں۔ جہاں باقاعدہ جماعت کے ممبرز موجود ہوں اور صدر کا تقرر ہو اور اس کی عاملہ ہو تو وہ باقاعدہ جماعت کہلاتی ہے۔ اگر ممبران کی تعداد کم ہے لیکن باقاعدہ صدر جماعت کا تقرر ہے تو تب بھی وہ جماعت ہی کہلائے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے اس وضاحت کے بعد جنرل سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ ہماری جماعتوں کی تعداد پانچ ہے۔ حضور انور نے فرمایا اپنی تمام جماعتوں سے ان کی کارکردگی کی ماہانہ رپورٹ لیا کریں اور اپنی ان جماعتوں کو اور ان کے صدران کو Active کریں۔ جماعتوں کی طرف سے جو رپورٹس آئیں ان پر نیشنل صدر صاحب کی طرف سے تبصرہ بھی جماعتوں کو جانا چاہئے۔

❁ ... **نیشنل سیکرٹری تربیت اور وقف نو** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ **اس وقت 32 واقفین نو ہیں۔** جن میں سے 18 لڑکے اور 14 لڑکیاں ہیں۔ جو پندرہ سال سے اوپر ہیں ان کی تعداد 12 ہے۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری وقف نو نے بتایا کہ جو پندرہ سال سے اوپر ہیں انہوں نے لکھ کر دے دیا ہے کہ وہ وقف کریں گے اور وقف کا فارم پُر کر دیا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جب یہ اپنی تعلیم مکمل کر لیں گے اور تعلیم سے فارغ ہو جائیں گے تو پھر یہ دوبارہ لکھ کر دیں گے کہ ہم نے اپنی تعلیم مکمل کر لی ہے اب ہم وقف کرتے ہیں اور خدمت کے لئے حاضر ہیں۔ حضور انور نے فرمایا جس طرح باقی واقفین زندگی ہیں اسی طرح ان واقفین نو کو بھی باقاعدہ زندگی وقف کر کے آنا پڑے گا۔ حضور انور نے فرمایا وقف نو کوئی ٹائٹل نہیں ہے بلکہ ایک وقف زندگی ہے اپنی زندگی خدمت دین کے لئے پیش کرنا ہے۔ یہ نہیں کہ کوئی پائلٹ بنا ہوا ہے اور کوئی کسی کمپنی میں جاب کر رہا ہے۔ اگر وقف نو ہے تو پھر ایسا نہیں ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا 21 سال کی عمر تک کا آپ کے پاس سلیبس آ گیا ہوا ہے تو پھر ان کو پڑھائیں اور اس کا باقاعدہ امتحان بھی لیں۔ نیز حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ لندن سے جو رسالہ مریم اور اسماعیل شائع ہوتا ہے۔ اس میں یہاں کے بچے اور بچیاں بھی آرٹیکل لکھا کریں۔

❁ ... **نیشنل سیکرٹری تبلیغ** کو حضور انور نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا نیوزی لینڈ کی 4.5 ملین آبادی ہے تو اس کو آپ ایک سال کے اندر پیغام پہنچا سکتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا ہر عاملہ ممبر دو دو ہزار لیف لیٹس تقسیم کرے۔

حضور انور نے فرمایا آجکل دنیا کو مذہب سے دلچسپی نہیں رہی۔ خدا پر یقین نہیں رہا۔ اگر آپ انہیں یہ بتائیں گے کہ احمدیت سچی ہے، تو انہیں اس سے غرض نہیں کہ کون سچا ہے، اس لئے پہلے ان کو خدا کا قائل کریں اور مذہب کی طرف ان کی دلچسپی کے سامان پیدا کریں۔ جو لوگ مذہب سے متنفر ہیں وہ کہتے ہیں کہ مذہب نے فتنہ و فساد پیدا کیا ہوا ہے۔ مذہب ایک دوسرے کو آپس میں لڑاتا ہے۔ مذہب نے لوگوں کو انتہا پسند بنا دیا ہے۔ دہشت گرد بنایا ہے۔ جبکہ ہمارے اخلاق اچھے ہیں اس لئے ہم نہ مذہب کو مانتے ہیں اور نہ خدا کو مانتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا پہلے ایک لیف لیٹ کے ذریعہ ان کو امن اور سلامتی کا پیغام دیں۔ اس سے ان کو دلچسپی پیدا ہوگی۔ پھر جو خدا کے قائل نہیں ان کے لئے ایسے لیف لیٹ

ZUBER ENGINEERING WORK
زبیر احمد شحنہ
(الیس اللہ بکافٍ عبدہ)
Body Building
All Types of Welding and Grill Works
Cell: 09886083030, 09480943021
HK Road- YADGIR-585201
Distt. Gulbarga (KARNATKA)

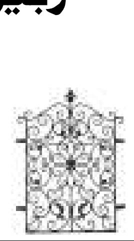

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

بنائیں جو ان کو خدا کے وجود کی طرف راہنمائی کر سکیں۔ پھر جو لوگ مذہب میں دلچسپی رکھتے ہیں تو ان کے لئے ایسا لٹریچر اور لیف لیٹس تیار ہوں کہ کون سا مذہب صحیح اور سچا ہے اور امن کی تعلیم دینے والا ہے اور کیوں سچا ہے۔

حضور انور نے فرمایا اس طرح پمفلٹ بنا کر تقسیم کریں۔ ایک دن میں تو کامیابی نہیں ہوتی۔ ایک مسلسل کوشش ہے اور لمبا پراسس ہے۔ پیغام پہنچانا ہمارا کام ہے۔ دل بدلنا خدا کا کام ہے۔ یہی کام خدا تعالیٰ کے انبیاء نے کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔

حضور انور نے فرمایا اس زمانے میں تو پیغام پہنچانے کے لئے آسانیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ بہت سے آسان ذرائع مہیا ہو گئے ہیں۔ انصار اور خدام سے اپنی ٹیمیں بنائیں اور تبلیغ کے کام کو آرگنائز کریں۔ **مجلس سلطان القلم بھی یہاں بنائیں جو اخبارات و جرائد وغیرہ میں اسلام کے حق میں مضامین لکھے اسلام** کی حسین اور پُر امن تعلیم کو اجاگر کریں۔

حضور انور نے فرمایا لیف لیٹس کی تقسیم کے کام کو بہت زیادہ آرگنائز کرنے کی ضرورت ہے۔ **آسٹریلیا میں تو ایک معذور آدمی نے 20 ہزار لیف لیٹس تقسیم کئے ہیں۔** اس کام کے لئے جوش اور جذبہ کی ضرورت ہے۔ جذبہ اور عزم ہو تو ہر کام ہو جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا بڑی عمر کے جو لوگ فارغ بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان سے بھی کام لیں۔ یہ Old People's Home میں جائیں۔ وہاں تعارف حاصل کریں۔ پمفلٹس تقسیم کریں۔ کام کریں گے تو مزید نئے راستے کھلیں گے۔

❁... **سیکرٹری ضیافت** سے حضور انور نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا آپ کی ٹیم اچھا کھانا پکا رہی ہے۔

❁... **صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ** نیوزی لینڈ بھی اس میٹنگ میں موجود تھے۔ حضور انور نے انہیں مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ جب خدام کا ایک صدر چلا جاتا ہے تو فائل بند ہو جاتی ہے۔ نیا آتا ہے تو پھر صفر سے کام شروع ہوتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ کام صفر سے نہیں بلکہ جہاں سابقہ صدر نے چھوڑا ہے وہیں سے شروع ہونا چاہئے اور آگے چلانا چاہئے۔ باقی جو نئے مزید پروگرام بنانے ہیں وہ بیشک بنائیں۔

❁... **نیشنل سیکرٹری تعلیم** کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ کے پاس تمام طلباء اور طالبات جو تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کا Data ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا یہاں جو آپ طلباء کو ایوارڈ اور میڈل دے رہے ہیں۔ اس کا معیار کیا رکھا ہے؟ حضور انور نے فرمایا **یوکے میں مضامین کے لحاظ سے جو Top Ten یونیورسٹیاں ہیں ان کے جو گریجوایٹ طلباء اور طالبات ہیں اور ہائی مارکس لیتے ہیں وہ ایوارڈ کے حقدار ہوتے ہیں اور کوالیفائی ہوتے ہیں۔** آپ یہاں بھی آئندہ سے ایسا ہی معیار رکھیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی سیکنڈری سکول کے طلباء جو آگے تعلیم اختیار کرتے ہیں، ان کی کونسلنگ ہونی چاہئے۔ آپ کو ان کی راہنمائی کرنی چاہئے کہ ان کو کس فیلڈ میں جانا چاہئے۔ جماعت کو کہاں کہاں ضروریات ہیں اور کونسا فیلڈ ان کے لئے بہتر ہے۔ ان کی کونسلنگ کے لئے باقاعدہ ایک ٹیم ہو جو ہر قدم پر ان کی راہنمائی کرے۔

حضور انور نے فرمایا بعض طلباء نے سیکنڈری سکول چھوڑ دیا ہے۔ ان طلباء کو سنبھالنے کی ضرورت ہے۔ ان کی توجہ پڑھائی کی طرف ہونی چاہئے۔ پڑھائی کی طرف توجہ ہو گی تو آوارہ گردی کی طرف کم توجہ ہو گی۔

حضور انور نے فرمایا تعلیم کی کمی کی وجہ سے تربیت کے مسائل بھی پیدا ہوتے ہیں۔ شادیاں ہوتی ہیں لڑکی پڑھی لکھی ہوتی ہے۔ دوسری طرف لڑکا پڑھا لکھا نہیں ہوتا۔ پھر سال دو سال بعد شادیاں ٹوٹ جاتی ہیں اور تربیت کے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

حضور انور نے **سیکرٹری تعلیم کو فرمایا آپ نے سیکولر تعلیم پر زیادہ زور دینا ہے۔** باقی دینی تعلیم کا کام شعبہ تربیت کی ذمہ داری ہے۔ آپ نے طلباء کو اس بات کی طرف توجہ دلانی ہے کہ کم از کم سیکنڈری سکول تک ضرور تعلیم حاصل کریں۔ اگر کسی وجہ سے ممکن نہیں تو پھر کوئی ڈپلومہ کریں اور Job کریں۔ **احمدی پڑھے لکھے ہونے چاہئیں۔ مزدوری کرنے والے نہ ہوں۔**

❁... **نیشنل سیکرٹری جائیداد** نے بتایا کہ ہماری مسجد اور سنٹر ہے۔ اس کا ریکارڈ وغیرہ مکمل ہے اور اس کی دیکھ بھال کی جاتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ مسجد اور سنٹر کی صفائی کے لئے ہر ہفتے وقار عمل کیا کریں۔

❁... **نیشنل سیکرٹری وصایا** نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ یہاں موصیان کی تعداد 51 ہے۔ کمانے والوں کی تعداد 162 ہے۔ حضور انور نے فرمایا جو 51 موصی ہیں اس میں ایسی خواتین بھی ہوں گی اور طلباء بھی ہوں گے جو کمانے والے نہیں ہیں۔ تو اس لحاظ سے آپ اپنا ٹارگٹ حاصل کرنے میں بہت پیچھے ہیں۔ آٹھ سال ہو گئے ہیں آپ کو ٹارگٹ دیا ہوا ہے کہ کمانے والوں کا پچاس فیصد موصی بنائیں۔ اس طرف توجہ دیں اور یہ ہدف حاصل کریں۔

❁... **نیشنل سیکرٹری مال** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ موصیان کے علاوہ چندہ عام دینے والوں کی تعداد یکصد گیارہ ہے۔ 32 ایسے لوگ ہیں جو کم شرح پر دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ مزید 46 ممبر ایسے ہیں جو باقاعدہ نہیں ہیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو کم شرح پر دینے والے ہیں وہ باقاعدہ مرکز کو لکھیں اور کم شرح کے ساتھ دینے کی اجازت حاصل کریں۔ حضور انور نے بڑی تفصیل کے ساتھ جماعت کے بجٹ اور چندہ عام، چندہ وصیت اور چندہ دہندگان کی تعداد کا جائزہ لیا اور احباب جماعت کے چندہ کے انفرادی معیار کا جائزہ لیا اور ہدایت فرمائی کہ آپ کا چندہ کا معیار ابھی بہت بڑھ سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا اگر موصی کی اور غیر موصی کی ایک جیسی Job ہے تو پھر دیکھیں کہ ان دونوں کا چندہ کیا ہے۔ کس شرح پر ہے۔ اس سے آپ کو پتہ چل جائے گا کہ دونوں کے چندہ کا معیار کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا جو اچھے کمانے والے ہیں ان کو بتائیں کہ چندہ ٹیکس نہیں ہے۔ یہ محض خدا کی رضا کے حصول کے لئے ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ تبلیغ کے کام ہوں۔ اشاعت کے کام ہوں، لٹریچر کی اشاعت ہے۔ اس کی تقسیم ہے اور دوسرے مساجد اور مراکز کی تعمیر کے کام ہیں اور دیگر منصوبہ جات ہیں۔ ان سب کے اخراجات چندوں سے ہی پورے کئے جاتے ہیں۔ اس لئے باشرح ادا کرنے کی کوشش کریں اور ہمیشہ خدا تعالیٰ کی رضا کا حصول مدنظر رہے۔

حضور انور نے فرمایا موصیان کی تعداد بھی بڑھائیں۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم وصیت کی شرائط پوری نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہم وصیت نہیں کرتے تو ایسے لوگ بہانہ کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے پوچھنا چاہئے کہ کیا وہ شرائط بیعت کی تمام شرطیں پوری کرتے ہیں اور اگر نہیں تو کیا پھر وہ احمدیت چھوڑ دیں گے۔ اصل چیز یہ ہے کہ کوشش ہوتی ہے اور ایک عزم اور ارادہ ہوتا ہے کہ شرائط کی بجا آوری ہو اور حتی المقدور ان پر عمل کرنے کی سعی ہو۔ اللہ تعالیٰ سے اس کی توفیق مانگتے رہنا چاہئے۔

❁... **نیشنل سیکرٹری رشتہ ناطہ** سے حضور انور نے دریافت فرمایا آپ کے پاس لڑکے اور لڑکیوں کی کوئی فہرست ہے۔ اپنی فہرست کو Update کریں اور جو فہرست ہے وہ وکالت تبشیر کو بھی بھجوائیں۔

❁... **نیشنل سیکرٹری اشاعت** کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ لندن اور قادیان سے نئی شائع ہونے والی کتب بھی منگوائیں۔ گزشتہ چند ماہ میں قادیان میں کافی تعداد میں لٹریچر شائع ہوا ہے۔ یہاں مسجد میں آپ کا بک سٹال بھی ہونا چاہئے تا کہ لوگ کتب خرید سکیں۔

ماؤری زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ کے بارہ میں رپورٹ دیتے ہوئے سیکرٹری اشاعت نے بتایا کہ یہ ترجمہ ہم مختلف لائبریریز میں رکھوا رہے ہیں اور اس کی تقسیم کا پروگرام بنا رہے ہیں۔

❁... **نیشنل سیکرٹری وقف جدید** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارا بجٹ سات ہزار دو صد ڈالر ہے اور امید ہے دسمبر کے آخر تک ہم دس ہزار ڈالرز اکٹھا کرنے کی کوشش کریں گے۔

❁... **سیکرٹری تعلیم القرآن و وقف عارضی** کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ انصار وقف عارضی کریں اور مختلف جگہوں پر جا کر لٹریچر تقسیم کریں۔ سیکرٹری تبلیغ سے لٹریچر لیں اور تقسیم کریں۔ اسی طرح جن کو قرآن کریم آتا ہے وہ بچوں کو قرآن کریم پڑھائیں۔ بجائے گھروں میں بیٹھنے کے جماعت کو وقت دیں۔

❁... **سیکرٹری سمعی و بصری** کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ اپنے ملک کی ڈاکومنٹری بنائیں۔ یہاں بہت سے مقامات ہیں، بہت سی جگہیں ہیں جہاں کی ڈاکومنٹری بنائی جا سکتی ہے۔

❁... **محاسب** کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ باقاعدہ حسابات دیکھا کریں اور اکاؤنٹس چیک کیا کریں۔

❁... **نیشنل سیکرٹری امور عامہ** نے بتایا کہ وہ Job دلوانے کی کوشش کرتے ہیں۔ باقی یہاں کوئی ایسے معاملات نہیں ہیں جن میں شعبہ امور عامہ کو کام کرنا پڑے۔

حضور انور نے فرمایا یہاں بھی اصلاحی کمیٹی کا قیام کریں اور آپ کی جماعتوں میں بھی اصلاحی کمیٹیاں ہونی چاہئیں۔

❁... **تبلیغ** کے حوالہ سے حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ نیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ اپنا پروگرام بنائیں، خدام، انصار اور لجنہ اپنا اپنا پروگرام بنائیں گے۔ لیکن جب نیشنل سیکرٹری تبلیغ کی طرف سے پروگرام ہو گا تو پھر خدام، انصار اور لجنہ سب اس میں شامل ہوں گے۔ جماعت کے اس پروگرام کے مقابل پر ان معین دنوں میں اپنا پروگرام نہیں بنائیں گے۔ **جماعتی پروگرام کو اولیت حاصل ہے۔ جماعتی پروگرام کے ساتھ Clash نہیں ہونا چاہئے۔**

نیشنل مجلس عاملہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ چھ بجکر بیس منٹ تک جاری رہی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد میں تشریف لے آئے جہاں نیشنل مجلس عاملہ اور دوسرے مختلف شعبہ جات نے باری باری حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نیوزی لینڈ جماعت کے ایک دوست مکرم مشرف گینائی صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔ مشرف گینائی صاحب کی اہلیہ نائب صدر لجنہ نیوزی لینڈ ہیں۔ یہاں کچھ دیر قیام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس مسجد بیت المقیت تشریف لے آئے اور نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

4 نومبر بروز سوموار 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا پانچ بجے مسجد بیت المقیت میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف ممالک اور جماعتوں سے موصول ہونے والی دفتری ڈاک، فیکسز، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

آکلینڈ سے ولنگٹن کے لئے روانگی

آج پروگرام کے مطابق آکلینڈ سے نیوزی لینڈ کے دارالحکومت ولنگٹن (Wellington) کے لئے روانگی تھی۔ سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور ایئر پورٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ آٹھ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایئر پورٹ پر تشریف آوری ہوئی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ایئر پورٹ کے اندر تشریف لے گئے۔ ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہوئے۔ نیوزی لینڈ ایئر لائن کی پرواز NZ417 نو بج کر پینتالیس منٹ پر آکلینڈ شہر سے ولنگٹن کے لئے روانہ ہوئی۔ قریباً ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد جہاز دس بج کر پینتالیس منٹ پر ولنگٹن کے انٹرنیشنل ایئر پورٹ پر اترا۔ ایئر پورٹ پر صدر جماعت ولنگٹن نے اپنے ممبران کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

ولنگٹن میں عارضی قیام کا انتظام انٹر کانٹی نینٹل ہوٹل میں کیا گیا تھا۔ ایئر پورٹ سے روانہ ہو کر سوا گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ہوٹل میں تشریف لے آئے۔

نیوزی لینڈ کی نیشنل پارلیمنٹ میں
حضور انور کے اعزاز میں تقریب کا انعقاد

پروگرام کے مطابق یہاں سے ساڑھے بارہ بجے نیوزی لینڈ کی نیشنل پارلیمنٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ آج نیشنل پارلیمنٹ میں حضور انور کے اعزاز میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ جب بارہ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نیشنل پارلیمنٹ کی عمارت کے بیرونی حصہ میں پہنچے تو ممبر پارلیمنٹ Hon. Kanwaljit Sing Bukshi نے باہر آ کر حضور انور کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا اور حضور انور کو اپنے ساتھ پارلیمنٹ کی عمارت میں لے گئے۔

آج کی تقریب کا پروگرام پارلیمنٹ کی عمارت میں موجود سب سے بڑے ہال "Grand Hall" میں رکھا گیا تھا۔

حضور انور کی آمد سے قبل اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمان اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔ ان مہمانوں میں اراکین پارلیمنٹ، مختلف ممالک کے سفارتکار، بشمول سفیر

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041733615, 9876918864
Deals in: Rapair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

اسرائیل، سفیر ایران، برطانوی ہائی کمشنر، کیو بن ہائی کمشنر، ارجنٹائن ایمبیسی کے ڈپٹی ہیڈ، پولیس آفیسرز، کونسلرز اور یونیورسٹی کے پروفیسرز شامل تھے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم شفیق الرحمن صاحب مبلغ سلسلہ نیوزی لینڈ نے کی اور بعدازاں اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم محمد اقبال صاحب صدر جماعت نیوزی لینڈ نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔ بعدازاں بارہ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور نے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا نیوزی لینڈ پارلیمنٹ میں خطاب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! آپ سب پر سلامتی اور اللہ کی برکات ہوں۔ سب سے پہلے تو اس موقع پر میں ان تمام لوگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جنہوں نے اس تقریب کا انتظام کیا اور مجھے آپ سے مخاطب ہونے کا موقع فراہم کیا۔ دوسرا میں آپ سب کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جو میری باتیں سننے کے لئے یہاں تشریف لائے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ پالیسی سازی، منصوبہ بندی اور قانون پر عملدرآمد کروانے کے لئے اس پارلیمنٹ ہاؤس میں متعدد سیاستدان اور ممبرز آف پارلیمنٹ باقاعدگی کے ساتھ ملاقاتیں کرتے ہیں جن کا مقصد قوم کو آگے بڑھانا ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں مَیں سمجھتا ہوں کہ بہت سے دنیاوی یا غیر مذہبی رہنما یہاں آئے ہوں گے اور اپنے علم، فن اور تجربہ کی بنیاد پر آپ کو خطاب کیا ہوگا۔ تاہم شاذ ہی ایسا ہوا ہوگا کہ کسی مذہبی جماعت اور بالخصوص مسلمانوں کا کوئی لیڈر آپ سے مخاطب ہوا ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس آپ سب کا احمدیہ مسلم جماعت جو کہ خالصتاً ایک اسلامی جماعت ہے اور جس کا مقصد صرف اور صرف اسلامی تعلیمات کا پرچار کرنا ہے کے عالمگیر رہنما ہونے کی حیثیت سے مجھے خطاب کرنے کے لئے موقع فراہم کرنا آپ کی کشادہ دلی اور رواداری کے اعلیٰ معیار کی علامت ہے۔ لہٰذا آپ کی اس مہربانی پر آپ سب کا شکریہ ادا کرنا میرا فرض بنتا ہے۔ میرا شکریہ ادا کرنا اس لحاظ سے بھی ضروری ہے کہ اسلام کے مطابق خَلقِ خدا کا شکر کرنا اللہ تعالیٰ کا شکرگزار بنا دیتا ہے۔ میرا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کا شکرگزار ہونا یا قدرشناس ہونا اس کی رحمتوں اور فضلوں کو حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

شکریہ کے ان الفاظ کے ساتھ اب میں اپنی تقریر کے اصل حصہ کی طرف آتا ہوں اور اسلام کی خوبصورت تعلیمات کے متعلق چند باتیں بیان کرتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں اس مسئلہ پر بات کروں گا جو میرے نزدیک اس دَور کی اہم ضرورت ہے اور وہ دنیا میں امن کا قیام ہے۔ دنیاوی لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو آپ میں سے بہت سے سیاستدان انفرادی طور پر اور حکومتیں اجتماعی طور پر امن کے قیام کے لئے کوششیں کر رہی ہیں۔ آپ کی ان کوششوں کے پیچھے نیک نیتی ہوگی اور آپ ان کوششوں میں کسی حد تک کامیابی ملنے پر خوش بھی ہوں گے۔ نیز گزشتہ سالوں میں آپ کی حکومت نے پُرامن اور مفاہمت بھری دنیا کے قیام کے ذرائع کے متعلق دوسری بڑی طاقتوں کو مشورے بھی دیئے ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس میں کوئی شک نہیں کہ آج دنیا کے حالات انتہائی نازک ہو چکے ہیں اور ساری دنیا کے لئے نہایت فکرمندی کا باعث بن رہے ہیں۔ دنیا کے بعض بڑے بڑے تنازعات آج کل عرب دنیا میں سر اٹھا رہے ہیں اور درحقیقت ہر عقلمند اور دانا شخص جانتا ہے کہ اس قسم کے تنازعات صرف اسی خطہ تک محدود نہ رہیں گے۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ کسی حکومت اور اس کے لوگوں کے مابین تنازعہ بڑھ کر کسی بڑے عالمی تنازعہ میں بھی تبدیل ہو سکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمیں علم ہے کہ بڑی طاقتوں کے دو گروہ بن رہے ہیں۔ ایک گروہ شام کی حکومت کی حمایت کر رہا ہے جبکہ دوسرا گروہ باغی طاقتوں کی حمایت میں ہے۔ پس واضح ہے کہ یہ حالات نہ صرف مسلمان ملکوں کے لئے سنگین خطرہ ہیں بلکہ دیگر ساری دنیا کے لئے بھی ایک عظیم خطرہ کا باعث ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمیں گزشتہ صدی میں ہونے والی پہلی دونوں عالمی جنگوں کے تلخ تجربات کو ہرگز نہیں بھولنا چاہئے۔ ان جنگوں میں بالخصوص دوسری عالمی جنگ میں ہونے والی تباہی کی مثال نہیں ملتی۔ محض رسمی ہتھیاروں کے استعمال سے ہی گنجان آباد اور رونق سے بھرے ہوئے شہر اور قصبے مکمل طور پر تباہ ہو کر ملیامیٹ ہو گئے اور لاکھوں لوگ مارے گئے۔ پھر دوسری عالمی جنگ میں دنیا نے ایک اور ہولناک سانحہ دیکھا جب جاپان کے خلاف جوہری بم کا استعمال کیا گیا جس نے اس قدر تباہی مچائی کہ انسان اس کے نتائج کے متعلق سوچ کر کانپ اُٹھتا ہے۔ ہیروشیما اور ناگاساکی میں موجود عجائب گھر ہی اس ہونے والی تباہی اور بربادی کی یاد دلانے کے لئے کافی ہیں۔ دوسری عالمی جنگ کے دوران سات کروڑ لوگ مارے گئے اور کہا جاتا ہے کہ ان مرنے والوں میں چار کروڑ عام شہری تھے۔ یعنی فوجیوں کی نسبت زیادہ عام شہریوں نے اپنی زندگیاں قربان کیں۔ پھر اس جنگ کے عواقب نہایت خوفناک تھے جب جنگ کے بعد ہونے والی اموات کی تعداد لاکھوں میں چلی گئی۔ جوہری بم چلنے کے کئی سال بعد تک نوزائیدہ بچے اس بم کے تابکاری اثرات کی وجہ سے خطرناک حد تک معذوری کا شکار رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج کے دَور میں بعض چھوٹے ممالک کے پاس بھی جوہری ہتھیار موجود ہیں اور ان ممالک کے لیڈرز ان ہتھیاروں کے استعمال میں انتہائی لاپرواہ معلوم ہوتے ہیں۔ گویا کہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کو اپنے کاموں کے مہلک نتائج کی ذرا بھی فکر نہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: چنانچہ اگر آج ہم ایک اور ایٹمی جنگ کے متعلق سوچیں تو جو تصویر سامنے آتی ہے وہ انسان کو ہلا کر رکھ دیتی ہے اور بہت زیادہ خوفزدہ کر دیتی ہے۔ چھوٹے ممالک کے پاس آج جو ایٹمی بم ہیں وہ دوسری عالمی جنگ میں استعمال ہونے والے بموں سے شاید زیادہ طاقتور ہیں۔ پس یہ تصادم کی شکار اور غیر یقینی صورتحال صرف انہی لوگوں کے لئے فکرمندی کا باعث ہے جو دنیا میں امن کا قیام چاہتے ہیں اور امن کے قیام کے لئے کام کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آجکل دنیا کی دِلسوز حالت یہ ہے کہ ایک طرف تو لوگ قیامِ امن کی بات کرتے ہیں جبکہ دوسری طرف اپنی اَناؤں میں گھرے ہوئے ہیں اور غرور اور تکبر میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ طاقتور حکومتیں اپنی برتری اور طاقت ثابت کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنے کے لئے تیار نظر آتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دوسری جنگِ عظیم کے بعد دنیا میں دیرپا امن کے قیام کے لئے اور مستقبل میں جنگوں سے بچنے کے لئے تمام اقوام نے مل کر ایک تنظیم بنائی جسے وہ 'اقوامِ متحدہ' کہتے ہیں۔ لیکن لگتا ہے کہ جیسے لیگ آف نیشنز اپنے مقاصد میں بری طرح ناکام ہوئی اسی طرح آج اقوامِ متحدہ کا مقام اور وقار بھی گرتا چلا جا رہا ہے۔ اگر انصاف کے تقاضے پورے نہ ہوں تو پھر بے شک امن کے قیام کے لئے جتنی مرضی تنظیمیں بن جائیں ان کی ساری کوششیں ضائع جائیں گی۔

میں نے ابھی لیگ آف نیشنز کی ناکامی کا ذکر کیا ہے۔ پہلی جنگِ عظیم کے بعد یہ ادارہ بنا جس کا مقصد صرف اور صرف دنیا کے امن کی حفاظت کرنا تھا لیکن اس کے باوجود یہ ادارہ دوسری جنگِ عظیم کی یورش نہ روک سکا جس کی تباہی اور نقصانات کا ذکر میں پہلے ہی کر چکا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس جنگ کے نتیجہ میں نیوزی لینڈ میں بھی اموات واقع ہوئیں۔ کہا جاتا ہے کہ نیوزی لینڈ میں گیارہ ہزار کے قریب فوجی جانیں ضائع ہوئیں۔ چونکہ نیوزی لینڈ دنیا کے مرکز سے بہت دور ہے اس لئے عام لوگوں کی اموات نہیں ہوئیں۔ لیکن جیسا کہ میں پہلے بھی اشارہ کر چکا ہوں کہ مجموعی طور پر فوجیوں کی نسبت معصوم شہری ہی زیادہ ہلاک ہوئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تصور کریں کہ معصوم لوگ بشمول اَن گنت بچے اور عورتیں بغیر کسی جرم کے اندھا دھند مارے گئے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو ایسے ممالک کے لوگوں کے دلوں میں جو براہِ راست اس جنگ کی زد میں آئے فطری طور پر جنگ کے خلاف ایک نفرت ملے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یقیناً وطن سے محبت کا تقاضا ہے کہ جب بھی کسی ملک پر حملہ ہو تو اس کے شہری پر اپنی قوم کے دفاع اور قوم کی آزادی کی خاطر ہر قربانی کرنے کے لئے تیار رہنا فرض ہوگا۔ لیکن اگر یہی تنازعات دوستانہ ماحول میں پُرامن طریق پر مذاکرات اور حکمت کے ساتھ حل ہو جائیں تو پھر انسان کو بے جا قتل و غارت کو دعوت نہیں دینی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پرانے زمانہ میں جب جنگیں ہوتیں تو بالعموم فوجی ہی مارے جاتے یا بہت کم شہریوں کی جانیں ضائع ہوتیں۔ لیکن آج کل کے جنگی طریقوں میں فضائی بمباری، زہریلی گیس حتیٰ کہ کیمیاوی ہتھیاروں کا استعمال شامل ہے اور جیسا کہ میں نے کہا کہ سب سے خطرناک ہتھیار نیوکلیئر بم کے استعمال کا بھی امکان ہے۔ غرضیکہ اس دور کی جنگ ماضی کی جنگوں سے بالکل مختلف ہے کیونکہ آج کی جنگ بنی نوع انسان کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کی اہلیت رکھتی ہے۔

اس جگہ پر قیامِ امن کے حوالہ سے میں قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم پیش کرتا ہوں۔ قرآن کریم فرماتا ہے:

''نہ اچھائی برائی کے برابر ہو سکتی ہے اور نہ بُرائی اچھائی کے (برابر)۔ ایسی چیز سے دفاع کر کہ جو بہترین ہو۔ تب ایسا شخص جس کے اور تیرے درمیان دشمنی تھی وہ گویا اچانک ایک جاں نثار دوست بن جائے گا۔'' (حٰمٓ السجدۃ: 35)

پس قرآن کریم تعلیم دیتا ہے کہ ہر قسم کی دشمنی اور کینہ دُور کرنے کے لئے جہاں تک ممکن ہو سکے بات چیت اور مذاکرات کے ذریعہ حل تلاش کرنے چاہئیں۔ یقیناً لوگوں کے ساتھ حکمت اور نرمی کے ساتھ کلام کرنا ان کے دلوں پر مثبت اور پیارا اثر ہی ڈالتا ہے اور دلوں سے نفرت اور کینہ ختم کرنے کا باعث ہوتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کوئی شک نہیں کہ اس دور میں ہم اپنے آپ کو انتہائی ترقی یافتہ اور مہذب سمجھتے ہیں۔ ہم نے بچوں کو طبی اور تعلیمی سہولیات اور ان کی ماؤں کو صحت کی سہولیات پہنچانے کی غرض سے عالمی سطح پر خیراتی ادارے کھول رکھے ہیں۔ اسی طرح انسانی ہمدردی کے نام پر دوسرے بھی بے شمار ادارے موجود ہیں۔ ہم نے یہ سب تو کیا ہے لیکن ہمیں یہ بھی سوچنا چاہئے اور وقت کی اہم ضرورت کی طرف توجہ کرنی چاہئے اور غور کرنا چاہئے کہ ہم اپنے آپ کو اور دوسروں کو اس تباہی اور بربادی سے کیسے بچا سکتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ گزشتہ چھ سات دہائیوں کی نسبت اب دنیا پہلے سے بہت زیادہ قریب آ چکی ہے۔ ساٹھ ستر برس پہلے نیوزی لینڈ یورپ اور ایشیا سے دور افتادہ ایک ملک تھا لیکن آج ایک گلوبل کمیونٹی کا جزوِ لازم بن چکا ہے۔ پس جنگ کی صورت میں کوئی ملک اور کوئی خطہ محفوظ نہیں رہ سکتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کے رہنما اور آپ کے سیاستدان آپ کی قوم کے محافظ ہیں۔ وہ ملک کی حفاظت، ترقی اور اس کی بہتری کے ذمہ دار ہیں۔ پس یہ ضروری ہے کہ وہ سب اس لمحۂ فکریہ کو ہمیشہ اپنے ذہنوں میں رکھیں کہ خانہ جنگی کے تباہ کن اثرات دور دور تک جاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر بھی کرنا چاہئے کہ اس نے بعض بڑی طاقتوں کو حال ہی میں عقل دی اور انہیں احساس ہوا کہ انہیں جنگ کی روک تھام کے لئے قدم اٹھانا ہوگا تا کہ جنگ کے نتیجہ میں آنے والی شدید تباہی سے بچا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حال ہی میں روس کے صدر نے بعض بڑی طاقتوں کو شام پر حملہ کرنے سے روکنے کی کوشش کی ہے۔ اس نے بڑے واضح طور پر کہا ہے کہ تمام ممالک خواہ بڑے ہوں یا چھوٹے ان کے ساتھ ایک جیسا سلوک ہونا چاہئے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ اگر انصاف کے تقاضے پورے نہ کئے گئے اور دوسری قومیں اپنی مرضی سے جنگ کے لئے نکل کھڑی ہوئیں تو اقوام متحدہ کا بھی وہی افسوسناک حال ہوگا جو لیگ آف نیشنز کا ہوا تھا۔ میرے نزدیک اس کا یہ تجزیہ بالکل درست تھا۔ لیکن میں ان کی تمام پالیسیوں سے اتفاق نہیں کرتا۔ کاش کہ وہ اس سے ایک قدم آگے جاتے اور کہتے کہ اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کے پانچ مستقل ممبران کے پاس موجود ویٹو پاور کا حق بھی ہمیشہ کے لئے ختم ہو جانا چاہئے تا کہ تمام قوموں میں حقیقی عدل و انصاف کا بول بالا ہو سکے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گزشتہ سال مجھے واشنگٹن ڈی سی میں کیپٹل ہل (Capitol Hill) میں خطاب کرنے کا موقع ملا تھا۔ سامعین میں بہت سے سینیٹرز، کانگریس مین، تھِنک ٹینک کے نمائندگان اور دیگر متعدد شعبوں سے تعلق رکھنے والے پڑھے لکھے لوگ بھی شامل تھے۔ میں نے ان کو واضح طور پر کہا تھا کہ انصاف کے تقاضے تبھی پورے ہو سکتے ہیں جب تمام فریق اور تمام لوگوں کے ساتھ یکساں سلوک کیا جائے۔ میں نے ان سے کہا تھا کہ اگر آپ چھوٹے اور بڑے اور امیر اور غریب ممالک کے مابین تفریق قائم رکھنا چاہتے ہیں اور ویٹو کی طاقت بحال رکھنا چاہتے ہیں تو لازماً اضطراب اور بے چینی پھیلے گی۔ بلکہ ایسی بے چینیاں دنیا میں پہلے سے ہی نظر آنا شروع ہو چکی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ایک مسلمان جماعت کا رہنما ہونے کی حیثیت سے میرا فرض ہے کہ میں دنیا کی توجہ قیامِ امن کی طرف مبذول کرواؤں۔ میں اسے اپنا فرض سمجھتا ہوں کیونکہ اسلام کا اصل مطلب تو امن اور سلامتی ہی ہے۔ اگر بعض مسلمان ممالک شدت پسندی کے نفرت انگیز کام کرتے ہیں یا ان کاموں کی حمایت کرتے ہیں تو اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالنا چاہئے کہ اسلامی تعلیمات لڑائی اور فساد کا درس دیتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے ابھی قرآن کریم کی ایک آیت کا حوالہ دیا ہے اور اسی آیت میں یہ سبق بھی موجود ہے کہ امن کا قیام کیسے ہو سکتا ہے۔ میں شکر کے متعلق اسلامی تعلیمات کا پہلے ہی ذکر کر چکا ہوں کہ وہ بھی بنی نوع انسان کی توجہ پیار اور اخوّت پھیلانے کی طرف مبذول کرواتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مزید یہ کہ بانئ اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیروکاروں کو ہمیشہ 'سلام' کہنے کی تعلیم دی ہے جس کا مطلب ہے کہ ہمیشہ سلامتی کو پھیلاتے رہو۔ ہمیں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک اسوہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ تمام غیر مسلموں پر بھی سلامتی بھیجتے خواہ وہ یہودی، عیسائی یا ان کا تعلق کسی بھی مذہب یا عقیدہ سے ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا اسی لئے کرتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تمام لوگ خدا تعالیٰ کی مخلوق ہیں اور خدا تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک نام 'سلام' یعنی سلامتی کا ذریعہ بھی ہے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام بنی نوع انسان کے لئے امن اور سلامتی چاہتے تھے۔

میں نے امن کے حوالہ سے بعض اسلامی تعلیمات کا ذکر کیا ہے لیکن میں واضح کر دوں کہ وقت کی کمی کے باعث

صرف چند ایک پہلوؤں کا ذکر کرسکا ہوں۔ درحقیقت اسلام ایسے احکام اور تعلیمات سے بھرا پڑا ہے جو تمام لوگوں کے لئے امن اور سلامتی کا درس دیتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: انصاف کے قیام کے متعلق قرآن کریم کیا فرماتا ہے؟ سورۃ المائدہ کی آیت 9 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

’’اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو‘‘۔

پس اس آیت میں قرآن کریم نے انصاف کے اعلیٰ ترین معیاروں کی نشاندہی فرمائی ہے۔ یہ حکم ایسے لوگوں کے لئے جو بہیمانہ اور سفاکانہ حرکتیں کرنے کے باوجود اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتے ہیں کسی قسم کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑتا اور نہ ان لوگوں کی تنقید کے لئے کوئی گنجائش چھوڑتا ہے جو اسلام کو شدت پسندی کا اور جبر کا مذہب سمجھتے ہیں یا اس کو ایسا بنا کر پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

قرآن کریم نے عدل و انصاف کے مثالی معیار بیان فرمائے۔ قرآن کریم نے صرف انصاف کرنے کا حکم نہیں دیا بلکہ اس پر اس قدر زور دیا کہ فرمایا:

’’اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر گواہ بنتے ہوئے انصاف کو مضبوطی سے قائم کرنے والے بن جاؤ خواہ خود اپنے خلاف گواہی دینی پڑے یا والدین اور قریبی رشتہ داروں کے خلاف۔ خواہ کوئی امیر ہو یا غریب دونوں کا اللہ ہی بہترین نگہبان ہے۔ پس اپنی خواہشات کی پیروی نہ کرو مبادا عدل سے گریز کرو۔ اور اگر تم نے گول مول بات کی یا پہلوتہی کر گئے تو یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اس سے بہت باخبر ہے۔‘‘

(سورۃ النساء: آیت 136)

پس انصاف کے یہ اصولی معیار ہیں جو دنیا میں معاشرہ کی بنیادی اکائی سے لے کر عالمی سطح تک امن کا قیام کرسکتے ہیں۔ تاریخ اس حقیقت پر گواہ ہے کہ بانی اسلام رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی تعلیم پر عمل کیا اور اسی پیغام کو آگے دنیا میں پھیلایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب اس دور میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق جو کہ احمدیہ مسلم جماعت کے بانی بھی تھے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے اس تعلیم کو پھیلایا اور اس کا پرچار کیا اور اپنے پیروکاروں کو بھی امن کا پرچار کرنے کی ہدایت فرمائی۔ آپ علیہ السلام نے اپنے پیروکاروں کو ہدایت فرمائی کہ وہ بنی نوع انسان کی توجہ حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کی ادائیگی کی طرف مبذول کروائیں۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ تمام لوگوں کو حقوق اللہ اور حقوق العباد پورا کرنے اور انصاف کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی اشد ضرورت پر زور دیتی ہے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میری دعا ہے کہ ہم میں سے ہر ایک مذہب اور عقیدہ سے بالا ہو کر ایک دوسرے کے جائز حقوق کی ادائیگی پر توجہ دے تا کہ دنیا امن اور اتحاد کی جنت بن سکے۔ آخر پر میں ایک مرتبہ پھر اس تقریب میں شامل ہونے پر اور میری باتیں سننے پر آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر فضل فرمائے۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب ایک بج کر پندرہ منٹ پر ختم ہوا۔ جونہی حضور انور کا خطاب ختم ہوا۔ مہمان حضرات کافی دیر تک تالیاں بجاتے رہے۔

اس کے بعد ممبر پارلیمنٹ Hon. Kanwaljit Sing Bukshi نے ڈائس پر آکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا۔

ایک دوسرے ممبر پارلیمنٹ Hon. Rajend Prasad بھی ڈائس پر آئے اور اپوزیشن کی طرف سے پارلیمنٹ ہاؤس آنے پر اور نیوزی لینڈ آنے پر حضور انور کا شکریہ ادا کیا اور خوش آمدید کہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج کی اس تقریب کے میزبان ممبر پارلیمنٹ Hon. Kanwaljit Bukshi صاحب کو ماؤری زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ اور کرسٹل میں منارۃ المسیح تحفہ میں دیا۔ اس پر ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ قرآن کریم کا ترجمہ وہ پارلیمنٹ کی لائبریری میں رکھیں گے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ اس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ کھانے کے دوران مہمان حضرات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل کرتے رہے۔

بعد ازاں ممبر پارلیمنٹ Kanwaljit Bukshi صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پارلیمنٹ ہاؤس کا وزٹ کروایا۔

نیوزی لینڈ کی نیشنل ممبران پارلیمنٹ کی کل تعداد 120 ہے۔ قبل ازیں پارلیمنٹ میں ایوان بالا، اَپر ہاؤس ہوا کرتا تھا لیکن اب حکومتی نظام میں صرف پارلیمنٹ ہی ہے۔ ایوان بالا نہیں ہے۔

ایوان بالا کے ہال میں نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔ پارلیمنٹ کے وزٹ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ اس طرح آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیوزی لینڈ کے پارلیمنٹ ہاؤس میں بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمازیں پڑھائیں۔ قبل ازیں برٹش پارلیمنٹ اور یورپین پارلیمنٹ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نمازیں پڑھا چکے ہیں۔

اس کے بعد دو بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پارلیمنٹ ہاؤس سے باہر تشریف لائے۔ ممبران پارلیمنٹ حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے ساتھ آئے اور گاڑی میں بٹھا کر رخصت ہوئے۔

دو بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس ہوٹل تشریف لے آئے۔

آک لینڈ واپسی

پونے چار بجے ہوٹل سے ایئرپورٹ کے لئے روانگی ہوئی اور نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد سوا چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ولنگٹن ایئرپورٹ پر تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایئرپورٹ کے اندر تشریف لے گئے۔

چار بج کر پینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہوئے۔ ایئر نیوزی لینڈ کی فلائٹ NZ458 چار بج کر پچاس منٹ پر ولنگٹن سے آک لینڈ کے لئے روانہ ہوئی۔ ایک گھنٹہ کی پرواز کے بعد پانچ بج کر پچاس منٹ پر جہاز آکلینڈ (Auckland) کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر اترا۔ صدر صاحب جماعت نیوزی لینڈ اور مبلغ سلسلہ اور صدر خدام الاحمدیہ نیوزی لینڈ اس سفر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تھے۔ ایئرپورٹ پر نیشنل مجلس عاملہ کے بعض ممبران نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ ایئرپورٹ سے روانہ ہو کر ساڑھے چھ بجے کے قریب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ ہوٹل Quest تشریف لے آئے۔

ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت المقیت تشریف لے جا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

مہمانوں کے تأثرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج نیوزی لینڈ پارلیمنٹ میں جو خطاب فرمایا اس نے مہمانوں پر گہرا اثر چھوڑا۔ بعض مہمانوں نے برملا اپنے تاثرات کا اظہار کیا کہ یہی وہ پیغام ہے جس سے آج ساری دنیا کا امن وابستہ ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ حضور انور کا پیغام حقیقت کا روپ دھار لے اور یہ پیغام پھیل کر ساری دنیا تک پہنچے۔

چند مہمانوں کے تأثرات درج ذیل ہیں۔

☆ **کنول جیت سنگھ بخشی، ممبر پارلیمنٹ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** یہ ہمارے لئے نہایت ہی اعزاز کی بات ہے کہ عزت مآب حضرت مرزا مسرور احمد ہمارے درمیان نیوزی لینڈ کی پارلیمنٹ میں موجود ہیں اور ہمیں آپ کے پُرحکمت کلمات سننے کا موقعہ ملا ہے۔ میرا جماعت احمدیہ کے ساتھ گزشتہ دس سال سے تعلق ہے اور میرا مشاہدہ ہے کہ اس جماعت کا بڑا مقصد امن اور بین المذاہب ہم آہنگی کو فروغ دینا ہے۔

☆ **اسرائیل کے سفیر Yosef Livne بھی اس تقریب میں شامل تھے۔ انہوں نے کہا:** میرے خیال میں خلیفۃ المسیح نے جو پیغام دیا ہے وہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔ یہ پیغام یقیناً ایسا ہے کہ اس کا خیر مقدم کیا جانا چاہئے اور ہر ایک کو اسے قبول کرنا چاہئے۔ جب امن کی بات ہو تو امن کی کون مخالفت کرسکتا ہے؟ میرے خیال میں جو پیغام آپ نے دیا ہے اور جو نقطہ نظر آپ نے پیش فرمایا ہے وہ نہایت اہم ہے۔ اور جس رنگ میں آپ نے تشدد کی مخالفت کی ہے اس میں بھی ہم سب کے لئے بہت اہم نقطہ ہے، جو کہ تشدد کو دیکھ چکے ہیں یا اس کا سامنا کر چکے ہیں۔ میری یہی خواہش ہے کہ آپ کا پیغام حقیقت کا روپ دھار لے۔ یہ جتنا جلدی ہو اسی میں بہتری ہے۔

☆ **ایک مہمان راجن پرساد، ممبر پارلیمنٹ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ:** میں عزت مآب حضرت مرزا مسرور احمد کو نیوزی لینڈ کی پارلیمنٹ میں خوش آمدید کہتے ہوئے بہت فخر محسوس کرتا ہوں۔ میں ہمیشہ اس بات سے متاثر رہا ہوں کہ کس پرامن طریق سے احمدی اس ملک کے شہری کی حیثیت سے رہتے ہیں اور اپنے امن کے پیغام پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔

☆ **Patric Reilly، نائب ہائی کمشنر یو کے نے کہا کہ:** یہ بہت متاثر کن تھا۔ میں جب یہاں آیا ہوں تو مجھے پورا علم نہیں تھا کہ کیا ہوگا اگرچہ مجھے عزت مآب حضرت مرزا مسرور احمد کے متعلق اور آپ کے پیغام کے متعلق کچھ آگاہی تھی۔ تاہم یہ بہت ہی متاثر کن تجربہ تھا کہ کس طرح مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ یہاں موجود تھے۔ ہمیں جو پیغام سننے کا موقع ملا ہے وہ بہت اہم ہے اور ضرورت اس امر کی ہے کہ یہ پھیل کر ساری دنیا تک پہنچے۔

آج نیوزی لینڈ میں قیام کا آخری دن تھا اور نیوزی لینڈ کے نو روزہ دورے کا اختتام ہو رہا تھا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیوزی لینڈ کے دورہ کے دوران الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ اور مختلف پروگراموں کو غیر معمولی طور پر بڑے وسیع پیمانہ پر کوریج دی ہے اور یہ کہا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سارے ملک میں ہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان مبارک سے اسلام کی حقیقی تعلیم اور امن کا پیغام پہنچا ہے اور یہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہے۔

اللہ تعالیٰ کی نصرت اور تائید کی ہوائیں ہر سُو چل رہی ہیں اور دنیا کے کناروں پر آباد یہ ممالک بھی اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کی ان ہواؤں سے فیضیاب ہو رہے ہیں اور ان ممالک میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کی ترقیات ایک نئے انقلابی دور میں داخل ہو رہی ہیں۔

الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں اشاعت کا ایک مختصر جائزہ درج ذیل ہے۔

نیوزی لینڈ کے پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں ہونے والی کوریج کا مجموعی جائزہ ٹی وی:

1۔ Maori TV- Te Karere خبروں اور حالاتِ حاضرہ کا ایوارڈ یافتہ پروگرام ہے اور ٹی وی وَن پر دکھایا جاتا ہے۔ اس پروگرام میں ماؤری بادشاہ کی طرف سے حضور انور کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب کی کوریج ہوئی۔ یہ پروگرام سارے ملک میں دیکھا جاتا ہے۔

2۔ TV ONE ملک کا پہلے نمبر پر آنے والا خبروں اور حالاتِ حاضرہ کا چینل ہے۔ روزانہ 6 لاکھ 42 ہزار کے قریب اس کے دیکھنے والوں کی تعداد ہے۔ اس میں بھی مسجد بیت المقیت کے افتتاح کے حوالہ سے ایک رپورٹ نشر ہوئی جس میں حضور انور کے انٹرویو کے clips دکھائے گئے۔

ریڈیو: Radio New Zealand پر ماؤری بادشاہ کی طرف سے حضور انور کے اعزاز میں استقبالیہ کے حوالہ سے خبر نشر ہوئی۔ یہ ریڈیو بھی سارے ملک میں سنا جاتا ہے۔

پرنٹ میڈیا:

درج ذیل اخبارات میں حضور انور کے دورہ کے حوالہ سے اور مسجد کے افتتاح کے حوالہ خبریں شائع ہوئیں؛

☆ **Sunday Star Times:** یہ ملک کا سب سے بڑا اخبار ہے۔ اس کی سرکولیشن 1 لاکھ 60 ہزار 592 ہے جبکہ 5 لاکھ 54 ہزار کی تعداد میں اس کی readership ہے۔

☆ **Manukau Courier:** یہ آکلینڈ کا اخبار ہے۔ 69 ہزار کی تعداد میں شائع ہوتا ہے۔ جبکہ 1 لاکھ 54 ہزار اس کی readership ہے۔

☆ **Waikato Times:** Hamilton اور Waikatu ریجن کا اخبار ہے۔ 40 ہزار کی تعداد میں شائع ہوتا ہے۔ جبکہ 96 ہزار اس کی readership ہے۔

آن لائن میڈیا:

☆ ایک ویب سائٹ Scoop پر حضور انور کی نیوزی لینڈ آمد کے حوالہ سے خبر دی گئی۔ خبروں کے حوالہ سے یہ ملک کی مشہور ترین ویب سائٹ ہے اور ماہانہ ساڑھے 4 لاکھ کے قریب لوگ اس ویب سائٹ کو وزٹ کرتے ہیں۔

☆ نیوزی لینڈ کی ایک اور ایوارڈ یافتہ مشہور ویب سائٹ Stuff میں بھی مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے خبر شائع ہوئی۔ سینکڑوں کی تعداد میں جرنلسٹ اس ویب سائٹ کے لئے کام کرتے ہیں۔

☆ اس کے علاوہ Twitter پر بھی نیوزی لینڈ کی تقریبات کی کوریج دی گئی۔

☆ **نیوزی لینڈ کے مشہور ترین اخبار Sunday Star Times نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کی تصویر کے ساتھ درج ذیل خبر شائع کی:**

ایک بزرگ نے قرآن کا ترجمہ کرنے
کے لئے Te Reo سیکھی

اسلام کی مقدس کتاب، قرآن کا ماؤری زبان میں ایک 81 سالہ پاکستانی physicist نے ترجمہ کیا۔ مترجم شکیل احمد منیر نے اس ترجمہ کی launch پر کہا کہ انہیں ماؤری زبان سیکھنے میں چھ سال کا عرصہ لگا۔ یہ کافی مشکل تھا، مگر میں نے ہار نہیں مانی۔ Te Reo میں قرآن کو Kur'anu Tapu کہا گیا ہے۔

منیر نے کہا کہ اسے ماؤری زبان میں جمع کے صیغے سمجھنے میں کافی دیر لگی اور یہ بھی کہا کہ اس کی عمر بھی ایک بڑی رکاوٹ تھی۔

کافی لوگ قرآن کا ترجمہ کرنے کے مخالف ہیں کیونکہ اس کی اصل زبان عربی ہے، جس میں یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کیا گیا تھا۔

اس ترجمہ سمیت قرآنِ کریم کے دیگر ترجمے Samoan اور Fijian زبان میں احمدیہ مسلم جماعت نے کئے ہیں، جو کہ انڈیا سے جنم لینے والی ایک جماعت ہے اور اس پر کافی مظالم ڈھائے جاتے ہیں۔

عربی متن کے ساتھ ساتھ ماؤری زبان میں ترجمہ تحریر کیا گیا ہے۔

احمدیوں کے خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد نے ماؤری

کنگ Tuheitia Paki کے ساتھ ترجمہ کو launch کیا۔

خلیفہ نے Sunday Star-Times سے بات کرتے ہوئے فرمایا کہ مسلمانوں کا یہ اعتقاد کہ قرآنِ کریم عربی زبان میں ہی رہنا چاہئے، یہ غلط تصور ہے۔ یہ سیدھی راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں۔

خلیفہ نے امید کا اظہار کیا کہ اب چونکہ ماؤری زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے، اس لئے اب مزید ماؤری احمدی ہوں گے۔ 73 زبانوں میں ترجمہ کرنے کی وجہ یہ بھی ہے کہ ہر کوئی عربی زبان نہیں جانتا۔

خلیفہ نے فرمایا: اس میں کوئی گناہ کی بات نہیں ہے۔ لوگوں کا یہ حق ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ کا کلام ان کی اپنی زبان میں پہنچے جو کہ وہ سمجھ سکتے ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساری دنیا کے لئے پیغام لے کر آئے تھے۔ ہر ایک کا حق ہے کہ اسے یہ پیغام پہنچے۔

خلیفہ نے فرمایا کہ قرآن نے جہاد اور holy war کی تعلیم نہیں دی۔ انتہا پسند مسلمان قرآن کی تعلیمات سے دور ہٹے ہوئے ہیں۔ قرآن صرف یہ کہتا ہے کہ مومنوں کو اس صورت میں دفاع کی اجازت ہے جب ان پر حملہ کیا جائے۔ یہی بات ہر مذہب کے لئے سچ ہے۔ اگر ہم اسلام کا دفاع کر رہے ہیں تو ہم تمام مذاہب کا بھی دفاع کرتے ہیں۔

احمدیوں کے بانی حضرت مرزا غلام احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اسلام کی اس بگڑی ہوئی تعلیم اور ان روایات کی اصلاح کرنے آئے تھے جن کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی تعلیم سے کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے۔

☆ **نیوزی لینڈ کے ایک اور مقامی اخبار Waikato Times نے درج ذیل خبر شائع کی:**

احمدیہ مسلم جماعت کے روحانی سربراہ مرزا مسرور احمد قرآنِ کریم کے ماؤری ترجمہ کی launch پر نیوزی لینڈ تشریف لائے۔ انہیں ماؤری مرکز میں 50 دیگر متبعین کے ساتھ خوش آمدید کہا گیا۔

احمدیہ جماعت کا قیام 1889ء میں کیا گیا تھا۔ دیگر مسلمان فرقوں میں انہیں اچھی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا کیونکہ ان کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ نیوزی لینڈ میں 400 کی تعداد میں احمدی بستے ہیں اور ان کا دعویٰ ہے کہ یہ دنیا میں کروڑوں کی تعداد میں ہیں۔

اس قرآنِ کریم کے ترجمہ کی باقاعدہ launch مسجد آکلینڈ سے ہو گی تاہم اس کا کچھ متن اور ماؤری ترجمہ Waikato میں ہونے والی تقریب میں پڑھ کر سنایا گیا۔

دو سال قبل اسلام قبول کرنے والے ایک شخص ابو بکر نے کہا کہ اس کے گھر ولادت متوقع ہے لیکن وہ اس تقریب میں شامل ہے۔ ماؤری کی جانب سے احمدیوں کے سربراہ کے استقبال میں یہ تقریب بہت اہم ہے۔ یہ میرے لئے بہت اہم تھی۔ جب میں نے پہلی مرتبہ اس ترجمہ کو پڑھا تو مجھے محسوس ہوا کہ قرآنِ کریم کے الفاظ عربی میں بہت خوبصورت تھے، انگریزی میں بھی خوبصورت تھے، لیکن ہماری زبان میں بہت ہی خوبصورت ہیں۔ اس ترجمہ کو مکمل کرنے میں 25 سال لگے ہیں۔

Eru Thompson جس نے اس ترجمہ پر کام کیا ہے، کہا کہ یہ ترجمہ ماؤری اور اسلام کے درمیان دوری کو ختم کرے گا۔ یہ ترجمہ ہفتہ کو ماؤری کنگ کو پیش کیا جائے گا۔ اس کی باقاعدہ launch مسجد کے افتتاح کے ساتھ ہی ہو گی۔

Waikato کے نمائندہ نے کہا کہ مارائے میں سب مذاہب کو یکساں اہمیت دی جاتی ہے۔

نیوزی لینڈ کی نیشنل نیوز ویب سائٹ پر خبر

☆ Stuff.co.nz نیوزی لینڈ کی نیشنل نیوز ویب سائٹ ہے۔ اس پر مختلف اخبارات کی خبریں شائع ہوتی ہیں۔ 30 اکتوبر 2013ء کو اس ویب سائٹ پر Waikato Times جو کہ ہملٹن اور Waikato ریجن کا روزنامہ اخبار ہے، کی خبر نشر ہوئی۔

☆ ریڈیو نیوزی لینڈ پر بھی اس حوالہ سے خبر نشر ہوئی۔ یہ نیوزی لینڈ کا غیر کمرشل ریڈیو نیٹ ورک ہے۔ اس پر خبریں، ثقافت، فنون اور موسیقی پیش کی جاتی ہے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے دورہ کی رپورٹ اس ریڈیو کے اہم پروگرام Check Point میں پیش کی گئی جو کہ peak drive time میں نشر ہوتا ہے۔ ریڈیو نے درج ذیل خبر نشر کی:

عالمگیر جماعت احمدیہ، جسے بعض ممالک میں مظالم کا نشانہ بنایا جاتا ہے، کے روحانی سربراہ کا Turanga-waewae مارائے میں منگل کو استقبال کیا گیا۔

احمدیہ مسلم جماعت کا 1889ء میں قیام عمل میں آیا۔ دنیا بھر میں ان کے کروڑوں ممبر ہیں اور نیوزی لینڈ میں 400 ممبران ہیں۔ ان کے خلیفہ خامس نیوزی لینڈ میں احمدیوں کی پہلی مسجد کا آکلینڈ میں افتتاح کرنے کے لئے تشریف لائے ہیں۔ عزت مآب نے قرآنِ کریم کا ماؤری زبان میں ترجمہ ماؤری کنگ Tuheitia کو پیش کیا۔ اس ترجمہ کو مکمل ہونے میں 25 سال لگے ہیں۔

☆ **نیوزی لینڈ کی ایک اور مشہور ویب سائٹ Scoop.co.nz نے بھی پریس ریلیز شائع کی:**

یہ نیشنل نیوز کی ویب سائٹ ہے اور خبروں کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ ہر ماہ اس ویب سائٹ کو قریباً 4 لاکھ 50 ہزار لوگ وزٹ کرتے ہیں۔ اس ویب سائٹ پر مورخہ 30 اکتوبر کو جماعت نیوزی لینڈ کی طرف سے جاری کردہ درج ذیل پریس ریلیز شائع ہوئی۔

مسلمان رہنما کی نیوزی لینڈ آمد

دنیا بھر میں بسنے والے دس کروڑ سے زائد احمدیوں کے عالمی روحانی سربراہ نیوزی لینڈ تشریف لا چکے ہیں۔

احمدیہ مسلم جماعت کے عالمی سربراہ مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس کا کِنگ Tuheitia نے Turangawaewae مارائے میں 100 دیگر مقامی احمدی احباب کے ساتھ استقبال کیا۔ اس موقع پر ماؤری افراد کے لئے کیا گیا قرآنِ کریم کا ترجمہ بھی کِنگ کو پیش کیا گیا۔

احمدیہ مسلم جماعت اس ترجمہ پر بیس سال سے زائد عرصہ سے کام کر رہی تھی۔ اس کا پہلا حصہ جو کہ 16 پاروں کے ترجمہ پر مشتمل تھا ایک کتاب کی صورت میں نیوزی لینڈ کے افراد کے لئے 2010ء میں شائع کیا گیا تھا۔

حضور انور اپنے دورہ کے دوران نیوزی لینڈ کی بڑی مساجد میں سے ایک کا افتتاح فرمائیں گے۔ Manukau آکلینڈ میں تعمیر ہونے والی اس احمدیہ مسجد کا افتتاح یکم نومبر بروز جمعۃ المبارک کیا جائے گا۔ اس کے ساتھ نیوزی لینڈ جماعت کے جلسہ سالانہ کا بھی افتتاح ہوگا، جس میں نیوزی لینڈ کے باہر سے 300 مہمانوں کی آمد متوقع ہے۔ نومبر کے وسط میں یہ مسجد عوام کے لئے بھی کھول دی جائے گی۔

یہ مسجد 2.1 ہیکٹر اراضی پر تعمیر کی گئی ہے اور اس میں 600 نمازیوں کے نماز ادا کرنے کی گنجائش ہے۔

محمد اقبال، صدر جماعت نیوزی لینڈ نے کہا کہ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کا نیوزی لینڈ تشریف لانا ہمارے لئے بڑی سعادت کی بات ہے۔ حضورِ انور ایک اہم بااثر عالمی شخصیت ہیں، جنہوں نے حال ہی میں یورپین پارلیمنٹ، کیپٹل ہل اور کینیڈا حکومت سے خطابات کئے ہیں۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کی Syrian تنازعہ پر بڑی گہری نظر ہے اور آپ اس سلسلہ میں مضبوط رائے رکھتے ہیں۔

پاکستان میں agricultural economics میں ماسٹرز کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد آپ نے اپنی زندگی جماعت کے لئے وقف کر دی۔ 1977ء سے 1985ء تک گھانا میں خدمات پیش کیں، جس کے بعد آپ پاکستان واپس چلے گئے۔ گھانا میں قیام کے دوران آپ سماجی، تعلیمی اور زرعی ترقیاتی منصوبوں پر کام کرتے رہے۔ گھانا کی تاریخ میں میں پہلی مرتبہ گندم کی کامیاب کاشت کا سہرا بھی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے سر ہے۔

دہشت گردی کے متعلق حضورِ انور کا اعتقاد ہے کہ ہر حال میں امن قائم ہونا چاہئے۔ احمدیہ جماعت پاکستان، انڈونیشیا اور بعض دیگر ممالک میں ظلم کا نشانہ بنتی ہے، لیکن حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہی ارشاد ہے کہ امن کی خاطر سب کچھ برداشت کیا جائے۔

احمدیہ مسلم جماعت تیزی سے ترقی کرتی ہوئی ایک اسلامی اصلاحی جماعت ہے۔ اس کی بنیاد 1889ء میں انڈیا میں (حضرت) مرزا غلام احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے رکھی اور اب یہ 200 ممالک میں کروڑوں کی تعداد میں ہے۔

☆ **علاوہ ازیں ایک اور اخبار Manukau Courier ہے۔ یہ آکلینڈ کا مقامی اخبار ہے اور اس کی سرکولیشن 68,814 ہے۔ اس اخبار کو پڑھنے والوں کی تعداد ایک لاکھ 54 ہزار ہے۔ اس اخبار نے خبر دیتے ہوئے لکھا:**

محمد اقبال اور شفیق الرحمان نیوزی لینڈ میں جماعت کی پہلی مسجد کے افتتاح پر بے حد خوش ہیں۔ حضرت مرزا مسرور احمد جو کہ احمدیہ مسلم جماعت کے عالمی سربراہ ہیں، آج مسجد کا افتتاح کریں گے۔

نیوزی لینڈ کی سب سے بڑی مسجد کی افتتاحی تقریب دنیا بھر میں کروڑوں مسلمانوں کے لئے براہِ راست نشر کی جائے گی۔ احمدیہ مسلم جماعت کے سربراہ مسجد کے افتتاح کے بعد جمعہ پڑھائیں گے۔

احمدیہ جماعت نیوزی لینڈ کے مبلغ شفیق الرحمان نے کہا کہ حضورِ انور جہاں بھی خطبہ جمعہ ارشاد فرمائیں، یہ خطبہ براہِ راست ساری دنیا میں نشر کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نیوزی لینڈ میں بسنے والے 400 احمدی آج اس مسجد کے افتتاح پر بہت شکر گزار ہیں، کیونکہ دیگر علاقوں میں ان پر مظالم ڈھائے جاتے ہیں۔ ہم یہاں کی آزادی کو بھی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ پاکستان میں ہمیں غیر مسلم کہا گیا ہے، ہمیں اسلامی الفاظ استعمال کرنے کی اجازت نہیں، سینکڑوں شہید کئے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ احمدیہ (جماعت) حقیقی اسلام کی تعلیمات پیش کرتی ہے۔ اسلام امن ہے۔ ہم غلط فہمیاں دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم ہر قسم کی دہشتگردی کی مذمت کرتے ہیں۔

محمد اقبال صدر جماعت نیوزی لینڈ نے کہا کہ جماعت کے 25 سال پورے ہونے پر اس مسجد کا افتتاح ہمارے لئے بڑی خوشی کی بات ہے۔ یہ ہمارے لئے پہلی باقاعدہ مسجد ہے۔ یہ نیوزی لینڈ کے احمدیوں کے چندوں سے تعمیر ہوئی ہے۔ لوگوں نے بڑی مالی قربانیاں پیش کی ہیں۔ آج کی تقریب اس لئے بھی اہم ہے کہ آج قرآنِ کریم کے ماؤری ترجمہ کی launch کی جائے گی۔ محمد اقبال نے کہا کہ اس ترجمہ پر 25 سال لگے ہیں۔ اس کا ایک حصہ 2010ء میں شائع کیا گیا تھا۔

05 نومبر بروز منگل 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا پانچ بجے مسجد بیت المقیت میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ آج صبح نیوزی لینڈ سے جاپان کے لئے روانگی تھی۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام احباب کو السلام علیکم کہا اور دعا کروائی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی قیامگاہ ہوٹل Quest تشریف لے گئے۔

نیوزی لینڈ سے جاپان کے لئے روانگی

صبح ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے آک لینڈ (Auckland) کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوئے۔ آٹھ بج کر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایئرپورٹ پر تشریف آوری ہوئی۔

حضور انور کی آمد سے قبل احباب جماعت مرد و خواتین اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے ایئرپورٹ پر جمع ہو چکے تھے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کرتے ہوئے سب کو السلام علیکم کہا۔ اس موقع پر نیشنل صدر جماعت نیوزی لینڈ محمد اقبال صاحب اور مبلغ سلسلہ نیوزی لینڈ شفیق الرحمن صاحب نے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

بعدازاں ایئرپورٹ پر پروٹوکول آفیسر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور کی آمد سے قبل سامان کی بکنگ اور بورڈنگ کارڈ کے حصول کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔ پروٹوکول آفیسر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ایئرپورٹ کے اندر لے گئیں اور خصوصی امیگریشن کی کارروائی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک سپیشل لاؤنج میں تشریف لے آئے۔

سپیشل لاؤنج میں کچھ وقت قیام کے بعد نو بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہوئے۔ پروٹوکول آفیسر حضور انور کو جہاز کے گیٹ تک چھوڑنے آئیں۔

نو بج کر چالیس منٹ پر نیوزی لینڈ ایئرلائن کی پرواز NZ99 آک لینڈ سے ٹوکیو (جاپان) کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ Narita کے لئے روانہ ہوئی۔

ٹوکیو میں ورود مسعود

قریباً گیارہ گھنٹے بیس منٹ کی مسلسل پرواز کے بعد جاپان کے مقامی وقت کے مطابق پانچ بجے سہ پہر جہاز جاپان کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ Narita ٹوکیو پر اترا۔ جاپان کا وقت نیوزی لینڈ کے وقت سے چار گھنٹے پیچھے ہے۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز سے باہر تشریف لائے تو وزارت خارجہ کے پروٹوکول آفیسرز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہا اور حضور انور کا استقبال کیا اور حضور انور کو جہاز کے دروازہ سے لے کر بغیر کسی جگہ رُکے ایئرپورٹ سے باہر گاڑی تک لے آئے۔ جہاں پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق نیشنل صدر و مبلغ انچارج جاپان اور مجلس عاملہ کے بعض ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔ اس موقع پر ایک بچے عزیزم فرزان احمد نے حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کئے اور عزیزہ عائزہ احمد نے حضرت بیگم صاحبہ مدّظلّہا کی خدمت میں پھول پیش کئے۔

ٹوکیو (Tokyo) میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قیام کا انتظام ہوٹل Ana Intercontinental میں کیا گیا تھا۔

ایئرپورٹ سے روانہ ہو کر ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہوٹل تشریف آوری ہوئی جہاں احباب جماعت جاپان مرد و خواتین اور بچوں بچیوں نے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔

صدر لجنہ اماء اللہ جاپان فوزیہ طلعت ڈار صاحبہ نے حضرت بیگم صاحبہ مدّظلّہا العالی کو خوش آمدید کہا۔

ایک بچے عزیزم مولا بخش نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پھولوں کا گلدستہ پیش کیا اور ایک بچی عزیزہ عائلہ فیضی نے حضرت بیگم صاحبہ مدّظلّہا العالی کی خدمت میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کا انتظام ہوٹل میں ہی ایک ہال حاصل کر کے کیا گیا تھا۔ ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس ہال میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے خواتین کے حصہ کی طرف تشریف لے گئے۔ جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور بچیوں نے گروپ کی صورت میں دعائیہ نظمیں پیش کیں۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

......☆☆☆......

جاپان چار بڑے جزیروں Hokkaido، Shikoku، Honshio اور Kushu اور دیگر ہزاروں چھوٹے چھوٹے جزائر پر مشتمل ملک ہے۔ جاپان کی کُل لمبائی 2360 میل ہے اور اس کا رقبہ تین لاکھ 77 ہزار مربع کلومیٹر ہے۔ جاپان کو پہاڑوں کی سرزمین بھی کہا جاتا ہے۔ جاپان کی زمین کا تقریباً 67 فیصد حصہ پہاڑی علاقہ ہے اور صرف 33 فیصد حصہ ہموار زمین ہے۔ چونکہ بے شمار پہاڑی سلسلوں نے رہائشی جگہوں کو محدود کر رکھا ہے اس لئے ہموار زمین پر اپنی کثیر آبادی کی وجہ سے جاپان دنیا کا گنجان ترین ملک ہے۔ صرف دارالحکومت ٹوکیو کی آبادی ہی اب ڈیڑھ کروڑ تک پہنچ رہی ہے۔ ٹوکیو اور دوسرے بڑے شہروں میں اتنی زیادہ آبادی کو نہایت منظم اور مربوط انداز میں رہائش کی سہولیات مہیا کی گئی ہیں۔ جگہ کی کمی کی وجہ سے ٹوکیو میں زیرزمین ریلوے کا نظام ہے۔ بعض جگہ تین تین منازل پر مشتمل ریلوے لائنیں بچھی ہوئی ہیں۔ اسی طرح زمین کے اوپر تین تین منازل پر مشتمل سڑکوں کا نظام ہے۔ سارے شہر کے اندر جگہ جگہ میل ہا میل لمبے پُل بنا کر، تین تین منازل پر مشتمل سڑکیں بنائی گئی ہیں تاکہ ٹریفک سہولت کے ساتھ رواں دواں رہے۔

جاپان میں زلزلے کثرت سے آتے ہیں اس وجہ سے جاپان آتش فشاں پہاڑوں اور زلزلوں کی زمین بھی کہلاتا ہے۔

جاپان میں احمدیہ مشن کے قیام کی مختصر تاریخ

جاپان میں احمدیہ مشن کا قیام حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے مبارک دَور میں 1935ء میں عمل میں آیا جب مکرم صوفی عبدالقدیر صاحب پہلے مبلغ کی حیثیت میں 4 جون 1935ء کو جاپان پہنچے اور پھر قریباً دو سال بعد 10 جنوری 1937ء کو مکرم مولوی عبدالغفور ناصر صاحب دوسرے مبلغ کی حیثیت سے جاپان تشریف لے گئے اور وہاں احمدیت کا پیغام پہنچانے کا سلسلہ جاری رہا۔ آپ 1941ء میں واپس قادیان تشریف لے آئے۔ پھر جنگ عظیم دوم کے بعد 8 ستمبر 1969ء کو مکرم میجر عبدالحمید صاحب بطور مبلغ جاپان پہنچے اور پھر اس کے بعد وقفہ وقفہ سے مختلف مبلغین جاپان جاتے رہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جاپان میں ٹوکیو (Tokyo) اور ناگویا (Nagoya) شہروں میں جماعتیں قائم ہیں اور دونوں جگہ جماعت کے سنٹرز ہیں۔ بعض جاپانی احباب اور خواتین کو بھی اللہ تعالیٰ نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دن بدن اپنے ایمان میں مضبوط اور مستحکم ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ کی مبلغ کو نصائح

جب دوسرے مبلغ مولوی عبدالغفور ناصر صاحب جاپان روانہ ہونے لگے تو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے 10 جنوری 1937 کو آپ کو درج ذیل قیمتی نصائح سے نوازاتے ہوئے جاپان روانہ فرمایا۔

1۔ سب سے پہلے آپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ آپ تحریک جدید کے ماتحت جا رہے ہیں جس کے مبلغوں کا اقرار یہ ہے کہ وہ ہر تنگی، ترشی برداشت کر کے خدمتِ اسلام کا کام کریں گے اور تنخواہ دار کارکن نہیں ہوں گے بلکہ کوشش کریں گے کہ جلد سے جلد خود کما کر اسلام کی خدمت کرنے کے قابل ہوں۔ اس وقت جو وہاں ہیں وہ تحریک جدید کے مبلغ نہیں بلکہ ان کو عارضی طور پر دعوۃ و تبلیغ سے لیا گیا ہے اس لئے اس بارہ میں آپ کا معاملہ ان سے مختلف ہے۔ آپ کے لئے سردست ایک گزارہ کا انتظام کیا جائے گا جیسا کہ چین، سپین، ہنگری وغیرہ کے مبلغوں کا انتظام کیا جاتا ہے لیکن آپ کو کوشش کرنی چاہئے اور ہم بھی کوشش کریں گے کہ آپ وہاں سے اپنے گزارہ کے مطابق خود رقم پیدا کر سکیں اور اس کا آسان طریق یہ ہے کہ جاپان اور ہندوستان میں تحریک جدید کی معرفت کوئی تجارتی سلسلہ قائم کیا جائے مگر اس سے بھی پہلے آپ کو جاپانی زبان سیکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ آپ کے سامنے ہنگری اور سپین کے مبلغوں کا شاندار کام رہنا چاہئے جنہوں نے آپ کی نسبت زیادہ مشکلات میں اور ان ممالک کے لحاظ سے کم خرچ پر وہاں نہایت اعلیٰ کام کیا ہے اور اعلیٰ طبقہ میں احمدیت پھیلائی ہے۔

2۔ آپ کو اللہ تعالیٰ پر توکل رکھنا چاہئے جس سے سب نصرت آتی ہے اور قرآن کا مطالعہ اور اس کے مضامین کے غور پر مداومت اختیار کرنی چاہئے۔ اسی طرح کتب سلسلہ اور اخبارات سلسلہ کا مطالعہ کرتے رہنا چاہئے۔

3۔ باہر جانے والوں کو اپنا کام دکھانے کیلئے بعض دفعہ تصنع کی طرف رغبت ہو جاتی ہے اس سے بچنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہمیشہ مدنظر رہے۔

4۔ نیک عمل نیک قول سے بہتر ہے اور عملی تبلیغ قولی تبلیغ سے بہتر ہے اور نیک ارادہ ان دونوں امور میں انسان کا ممدّ ہوتا ہے۔

5۔ نماز کی پابندی اور جہاں تک ہو سکے باجماعت اور تہجد جب بھی میسر ہو انسان کے ایمان اور اس کے عمل کو قوی کرتے ہیں۔

6۔ اللہ نور السمٰوات والارض ہے۔ پس محبت الٰہی کو سب کامیابیوں کی کلید سمجھنا چاہئے جو خدا تعالیٰ سے والہانہ محبت رکھتا ہے وہ کبھی ہلاک نہیں ہوتا مگر خیالی محبت نفع نہیں دیتی۔ محبت وہی ہے جو دل کو پکڑے۔

7۔ اسلام کیلئے ترقی مقدر ہے۔ اگر ہم اس میں کامیاب نہیں ہوتے تو یہ ہمارا قصور ہے۔ یہ کہنا کہ یہاں کے لوگ ایسے ویسے ہیں صرف نفس کو دھوکا دینا ہوتا ہے۔

8۔ تبلیغ میں سادگی ہو۔ اسلام ایک سادہ مذہب ہے خواہ مخواہ فلسفوں میں نہیں اُلجھنا چاہئے۔

9۔ ضروری نہیں کہ جو ہنسے وہ حق پر یا عقلمند ہو۔ بہت باتیں جن پر ہنسا جاتا ہے بعد میں سننے والے کے دل کو مسخر کر لیتی ہیں۔ پس جدید علم کے ماہروں کے تمسخر پر گھبرانا نہیں چاہئے اور نہ ہر بات کو اس لئے رد کر دینا چاہئے کہ ہمارے آباء نے ایسا نہیں لکھا۔ سچائی کے ضامن آباء نہیں قرآن کریم ہے۔ پس ہر امر کو قرآن پر عرض کریں۔

10۔ غریبوں کی خدمت اور رفاہ عام کے کاموں کی طرف توجہ مومن کے فرائض میں داخل ہے۔

11۔ دعا ایک ہتھیار ہے جس سے غافل نہیں رہنا چاہئے۔ سپاہی بغیر ہتھیار کے کامیاب نہیں ہو سکتا۔

12۔ مبلغ سلسلہ کا نمائندہ ہوتا ہے۔ اس لئے اس ملک کے سب حالات سے سلسلہ کو واقف رکھنا چاہئے خواہ تمدنی ہوں، علمی ہوں، سیاسی ہوں، مذہبی ہوں۔

13۔ جس ملک میں جائے وہاں کے حالات کا گہرا مطالعہ کرے اور لوگوں کے اخلاق اور طبائع سے واقفیت بہم پہنچائے۔ یہ تبلیغ میں کامیابی کیلئے ضروری ہے۔

14۔ رپورٹ باقاعدہ بھجوانا خود کام کا حصہ ہے۔ جو شخص اس میں سستی کرتا ہے وہ درحقیقت کام ہی نہیں کرتا۔

15۔ نظام کی پابندی اور احکام کی فرمانبرداری اور خطاب میں آداب اسلام کا حصہ ہے اور ان کو بھولنا اسلام کو بھولنا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور سفر میں کامیاب کرے۔ خیریت سے جائیں اور خیریت سے آئیں اور خدا تعالیٰ کو خوش کر دیں''۔ (تاریخ احمدیت جلد ہشتم صفحہ 220-219)

یہ نصائح ہم سب مبلغین، مربیان، معلمین اور واقفین زندگی کیلئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

06 نومبر بروز بدھ 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پانچ بج کر پندرہ منٹ پر ہوٹل کے نمازوں کے لئے مخصوص ہال میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ ناگویا اور ٹوکیو کی جماعتوں کے احباب نے حضور انور کی اقتدا میں نماز ادا کی۔ احباب اپنے گھروں سے نماز کی ادائیگی کے لئے پہنچے۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔

ٹوکیو سے ناگویا کے لئے روانگی

آج پروگرام کے مطابق ٹوکیو سے بذریعہ کار ناگویا (Nagoya) کے لئے روانگی تھی۔ ٹوکیو سے ناگویا کا فاصلہ قریباً 350 کلومیٹر ہے۔ صبح گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ہوٹل سے باہر تشریف لائے اور اجتماعی دعا کروائی۔ دعا کے بعد ناگویا کے لئے روانگی ہوئی۔

ٹوکیو کے علاوہ جاپان کے بڑے شہروں میں اوساکا، کیوٹو، یوکوہاما اور ناگویا شامل ہیں۔ ناگویا جاپان کا تیسرا بڑا شہر ہے۔ ٹوکیو سے ناگویا تک کا سارا راستہ ہی بڑا خوبصورت اور سرسبز و شاداب پہاڑوں اور وادیوں پر مشتمل ہے۔ سڑک کے دونوں جانب تاحدّ نظر خوبصورت پہاڑی سلسلے ہیں اور ان پہاڑوں پر ہر طرف سبزہ ہی سبزہ ہے۔

جاپان کا سب سے مشہور پہاڑ Mt. Fuji بھی اسی راستہ پر آتا ہے۔ یہ پہاڑ 3776 میٹر بلند ہے اور اس کی چوٹی برف سے ڈھکی رہتی ہے۔ اس آتش فشاں پہاڑ کی چوٹی پر 800 میٹر چوڑا اور 200 میٹر گہرا گڑھا ہے۔ یہ پہاڑ اب تک 13 دفعہ پھٹ چکا ہے۔ جاپان میں قریباً 80 آتش فشاں پہاڑ ہیں اور سات آتش فشاں Belts جاپان کے نیچے سے گزرتی ہیں۔

ٹوکیو سے روانہ ہونے کے بعد قریباً ساڑھے بارہ بجے Fuji شہر کے علاقہ Hakone کے ایک ہوٹل Lala Gotenba پہنچے۔ جہاں ہوٹل کے مالک نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ یہ ہوٹل Fuji پہاڑ کے دامن میں واقع ہے۔ اس ہوٹل کی بالکونی سے، سامنے فیوجی پہاڑ اور اس کی برفانی چوٹی کا نظارہ کیا جا سکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے اس ہوٹل کی بالکونی میں تشریف لے آئے اور اس بلند و بالا پہاڑ کا نظارہ کیا اور مختلف زاویوں سے اس کی تصاویر اور ویڈیو بنائی۔ اس پہاڑ کی چوٹی سارا سال بادلوں میں گھری رہتی ہے لیکن آج غیر معمولی طور پر مطلع بالکل صاف تھا اور دھوپ نکلی ہوئی تھی۔

اس ہوٹل کے ایک ہال میں پہلے سے ہی نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔ ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد اسی ہوٹل میں دوپہر کا کھانا کھایا گیا۔ بعدازاں پروگرام کے مطابق اڑھائی بجے یہاں سے آگے روانگی ہوئی۔ قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد Hakone کے علاقہ میں ایک خوبصورت جھیل Ashinoko کے کنارے پہنچے۔ یہ جھیل قریباً چاروں اطراف سے پہاڑوں کے درمیان گھری ہوئی ہے اور پہاڑ بھی گھنے درختوں اور سبزہ سے اَٹے ہوئے ہیں۔ اس جھیل کا نظارہ بڑا خوبصورت ہے۔ یہاں کچھ دیر قیام کے بعد آگے ناگویا کی طرف سفر جاری رہا۔

ناگویا میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال

ناگویا (Nagoya) میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور وفد کی رہائش کا انتظام ہوٹل Mielparque Nagoya میں کیا گیا تھا۔

سوا سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہوٹل Mielparque تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور کی آمد سے قبل ہی ممبر پارلیمنٹ Hon. Miyake Isao حضور انور کے استقبال کے لئے ہوٹل پہنچے ہوئے تھے۔ چنانچہ موصوف نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ ہوٹل کی انتظامیہ نے بھی اپنی مین انٹرنس پر لابی میں حضور انور کی تصویر کے ساتھ ایک بڑا پوسٹر آویزاں کیا ہوا تھا جس پر لکھا ہوا تھا Welcome to Japan۔ ہوٹل کے مینجر نے اپنے عملہ کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا اور حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کئے اور مخصوص جاپانی انداز میں جُھک کر حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور نے ان کا شکریہ ادا کیا۔

حضور انور نے ممبر پارلیمنٹ سے گفتگو فرمائی اور ان کا شکریہ ادا کیا۔ عزیزم افروز احمد نے حضور انور کی خدمت میں اور عزیزہ عدینہ ظفر نے حضرت بیگم صاحبہ کی خدمت میں پھول پیش کئے۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق یہاں سے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احمدیہ مشن ہاؤس ناگویا کے لئے روانہ ہوئے جو اس ہوٹل سے قریباً بیس منٹ کی مسافت پر واقع ہے۔

آٹھ بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مشن ہاؤس تشریف آوری ہوئی۔ جہاں احباب جماعت مرد و خواتین نے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا اور بچیوں نے گروپ کی صورت میں خیر مقدمی گیت پیش کیا۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور مشن ہاؤس کے اندر تشریف لے گئے۔

مشن ہاؤس کے احاطہ میں مارکی لگا کر نمازوں کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور نے مارکی میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جب مشن ہاؤس سے باہر تشریف لائے تو ایک پرنٹنگ پریس کے مالک Hiroshi Ueno صاحب گاڑی کے پاس حضور انور کی آمد کے منتظر تھے۔ موصوف کے پرنٹنگ پریس سے جماعت اپنا لٹریچر طبع کرواتی ہے۔ موصوف حضور انور کے خطابات کا جاپانی ترجمہ از خود اشاعت سے قبل چیک کرتے ہیں اور بعض ٹائپنگ کی اغلاط کی نشاندہی بھی کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ جب بھی وہ جماعت کا کام لیتے ہیں ان کی آمد اور دیگر کام میں غیر معمولی اضافہ ہو جاتا ہے۔ موصوف حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شخصیت اور خیالات سے بہت متاثر ہیں۔ اسی لئے وہ آج حضور انور سے ملنے کے لئے آئے تھے۔ موصوف نے حضور انور کی خدمت میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا اور اپنے مخصوص انداز میں عقیدت سے جھک کر سلام کیا۔

حضور انور نے ان سے گفتگو فرمائی اور ان کا شکریہ ادا کیا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ یہاں سے روانہ ہو کر نو بج کر دس منٹ پر ہوٹل تشریف لے آئے۔

ناگویا کا پہلا مشن ہاؤس

ناگویا میں جماعت کا یہ پہلا مشن ہاؤس علاقہ Meitu-KU میں واقع ہے۔ مشن ہاؤس کی یہ عمارت 11 ستمبر 1981ء کو خریدی گئی اور اس طرح جاپان میں جماعت کے مستقل دارالتبلیغ کا قیام عمل میں آیا اور اُس وقت کے اخبار The Japan Times نے اس کے قیام کی خبر شائع کی۔ یہ مشن ہاؤس دو منزلہ ہے۔ اوپر کا حصہ رہائشی ہے۔ اوپر کا ایک کمرہ بوقت ضرورت لجنہ کے پروگراموں کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے اور نیچے کے حصہ میں دفتر، لائبریری اور نماز پڑھنے کے لئے محدود جگہ ہے۔ آج مشن ہاؤس کی عمارت پر چراغاں کیا گیا تھا اور مشن ہاؤس کی یہ عمارت رنگ برنگی روشنیوں سے جگمگا رہی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاپان آمد سے قریباً دس دن قبل جاپان کی دوسری بڑی نیشنل اخبار "Asahi" نے اپنی 26 اکتوبر 2013ء کی اشاعت میں درج ذیل عنوان کے ساتھ خبر شائع کی۔

'اسلامی راہنما کی جاپان آمد اور استقبالیہ تقریب'

مسلمانوں کے فرقہ 'جماعت احمدیہ' جن کا مرکز لندن میں واقع ہے کے سربراہ اور پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب جن کی عمر 63 سال ہے۔ مورخہ 9 نومبر کو چھ بجے شام

Mielparque Hotel ناگویا میں ایک استقبالیہ تقریب سے خطاب فرما رہے ہیں۔ تقریب کے بعد عشائیہ کا پروگرام ہے۔

خلیفۃ المسیح کے خطاب کا رواں جاپانی ترجمہ بھی نشر کیا جائے گا۔ ''مذہبی جنگوں کا زمانہ ختم ہوگیا''۔ اس بارہ میں آپ اپنی جماعت کی پُرامن تعلیمات اور حقیقی اسلامی تعلیم پیش فرمائیں گے۔

ناگویا میں جماعت کے مرکزی آفس سے انیس احمد ندیم مبلغ انچارج کے بیان کے مطابق جاپان میں احمدیوں کی تعداد چندسو ہے اور یہ وہ جماعت ہے جنہوں نے مشرقی جاپان میں آنے والے زلزلہ کے فوراً بعد زلزلہ زدگان کی امداد کی ہے۔

(Daily "Asahi" 26th October 2013)

07 نومبر بروز جمعرات 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا پانچ بجے ہوٹل کے ہال میں جو نماز کے لئے مخصوص کیا گیا تھا، تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی مختلف ممالک کی جماعتوں سے موصول ہونے والی ڈاک، فیکسز اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ اور حضور انور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

پروگرام کے مطابق پانچ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ہوٹل سے مشن ہاؤس کے لئے روانہ ہوئے اور چھ بج کر بیس منٹ پر مشن ہاؤس تشریف آوری ہوئی۔

واقفین نو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ کلاس

پروگرام کے مطابق واقفین نَو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

عزیزم خواجہ حیات نے قرآن کریم کی تلاوت کی اور عزیزم احمد یحییٰ نے اس کا جاپانی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

بعدازاں عزیزم متین احمد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث پیش کی۔

''حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر قابل قدر اور سنجیدہ کام اگر خدا تعالیٰ کی حمد وثنا کے بغیر شروع کیا جائے تو وہ بے برکت اور ناقص رہتا ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر وہ کام جو بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بغیر شروع کیا جائے تو وہ ناقص اور برکت سے خالی ہوتا ہے۔''

(ابوداؤد، کتاب الادب، باب الھدیٰ فی الکلام)

اس کے بعد عزیزم یاسر جنود نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا پاکیزہ منظوم کلام!

ے

یارو مسیح وقت کہ تھی جن کی انتظار
رہ تکتے تکتے جن کی کروڑوں ہی مَر گئے
آئے بھی اور آ کے چلے بھی گئے وہ آہ!
ایام سعد ان کے بسرعت گزر گئے

خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنایا۔

☆ بعدازاں عزیزم صبور احمد نے **''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جاپان اور جاپانیوں کو تبلیغ اسلام کے بارے میں ارشادات''** پیش کئے:

26 اگست 1905ء کو نماز ظہر سے قبل مسجد مبارک قادیان میں ذکر آیا کہ جاپان میں اسلام کی طرف رغبت معلوم ہوتی ہے اور بعض ہندی مسلمانوں نے وہاں جانے کا ارادہ کیا ہے۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

''جن کے اندر خود اسلام کی روح نہیں وہ دوسروں کو کیا فائدہ پہنچائیں گے۔ جب یہ قائل ہیں کہ اب اسلام میں کوئی اس قابل نہیں ہوسکتا کہ خدا اس سے کلام کرے اور وحی کا سلسلہ بند ہے تو یہ ایک مردہ مذہب کے ساتھ دوسروں پر کیا اثر ڈالیں گے۔ یہ لوگ صرف اپنے پر ہی ظلم نہیں کرتے بلکہ دوسروں پر بھی ظلم کرتے ہیں کہ ان کو اپنے عقائد اور خراب اعمال دکھا کر اسلام میں داخل ہونے سے روکتے ہیں۔ ان کے پاس کونسا ہتھیار ہے جس سے غیر مذاہب کو فتح کرنا چاہتے ہیں۔ جاپانیوں کو عمدہ مذہب کی تلاش ہے۔ اِن کی بوسیدہ اور ردّی متاع کون لے گا۔ چاہئے کہ اس جماعت میں سے چند آدمی اس کام کے واسطے تیار کئے جائیں جو لیاقت اور جرأت والے ہوں اور تقریر کرنے کا مادہ رکھتے ہوں۔''

(ملفوظات جلد نمبر 4 صفحہ 351۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

نیز جاپان کے متعلق مزید فرماتے ہیں:

''ضعف اسلام کے زمانہ میں جبکہ دین مالی امداد کا سخت محتاج ہے اسلام کی ضرور مدد کرنی چاہئے۔ جیسا کہ ہم نے مثال کے طور پر بیان کیا ہے۔ جاپانیوں کے واسطے ایک کتاب لکھی جاوے اور کسی فصیح وبلیغ جاپانی کو ایک ہزار روپیہ دے کر ترجمہ کرایا جائے اور پھر اس کا دس ہزار نسخہ چھاپ کر جاپان میں شائع کر دیا جائے۔'' (ملفوظات جلد 8)

پھر فرماتے ہیں:

''مجھے معلوم ہوا ہے کہ جاپانیوں کی اسلام کی طرف توجہ ہوئی ہے اس لئے کوئی ایسی جامع کتاب ہو جس میں اسلام کی حقیقت پورے طور پر درج کر دی جائے گویا اسلام کی پوری تصویر ہو۔ جس طرح پر انسان سراپا بیان کرتا ہے اور سر سے لے کر پاؤں تک کی تصویر کھینچ دیتا ہے اس طرح سے اس کتاب میں اسلام کی خوبیاں دکھائی جاویں اس کی تعلیم کے سارے پہلوؤں پر بحث ہو اور اس کے ثمرات اور نتائج بھی دکھائے جاویں۔ اخلاقی حصہ الگ ہو اور ساتھ ساتھ دوسرے مذاہب کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا جاوے۔ (ملفوظات جلد 8)

☆ اس کے بعد عزیزم مرتاض احمد رضی نے **''جاپان میں احمدیت''** کے عنوان سے اپنا درج ذیل مضمون پیش کیا:

جاپان میں اشاعتِ اسلام کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کی تکمیل کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کے قیام کے بعد جاپان میں تبلیغِ اسلام کے منصوبہ کی بنیاد رکھی۔ 6 مئی 1935ء کو تحریک جدید کے ماتحت قادیان سے بیرونی ممالک کے لئے مبلغین کا پہلا قافلہ روانہ ہوا۔ ان تین مبلغین میں سے ایک مکرم صوفی عبد القدیر صاحب نیازؔ تھے جو 4 جون 1935ء کو جاپان کے ساحلی شہر کوبے (KOBE) پہنچے۔ آپ نے زبان سیکھی، سخت مشکل حالات میں بھی خدمت دین کی ذمہ داری ادا کرتے رہے۔ کچھ عرصہ کے لئے آپ اسیرِ راہ مولیٰ ہوئے۔ آپ کی موجودگی میں ہی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے دوسرے مبلغ مکرم مولوی عبد الغفور صاحب کو جاپان روانہ فرمایا اور اپنے قلمِ مبارک سے 15 نصائح لکھ کر دیں۔ جنگ عظیم دوم کی وجہ سے 1941ء میں آپ کو واپس قادیان جانا پڑا۔

جنگ عظیم میں شکست کے بعد 1951ء میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے ایک ٹوٹے پھوٹے ملک کی تعمیر وترقی کے لئے تاریخی کردار ادا کیا۔

1959ء میں مکرم محمد اویس کوبایاشی صاحب ربوہ گئے اور حصول تعلیم کے بعد اسلام احمدیت کی آغوش میں داخل ہوگئے۔ 1968ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب۔ وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید جاپان تشریف لائے اور آپ کے دورہ کے بعد 8 ستمبر 1969ء کو مکرم میجر عبد الحمید صاحب مبلغ سلسلہ ربوہ سے ٹوکیو کے لئے روانہ ہوئے۔ اور جاپان میں اسلام احمدیت کی تبلیغ اور اشاعت کا مستقل مرکز قائم ہوگیا۔

11 ستمبر 1981ء کو جاپان کے وسطی شہر ناگویا میں ایک مکان خریدنے کی توفیق ملی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اس کا نام ''احمدیہ سنٹر'' تجویز فرمایا۔

1989ء جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک یادگار سال ہے ۔ جب جماعت کے قیام پر 100 سال مکمل ہوئے۔ جماعت احمدیہ جاپان کے لئے یہ سال غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے، کیونکہ اسی سال جماعت کو قرآن کریم کا جاپانی زبان میں ترجمہ شائع کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اور یہی وہ مبارک سال ہے جب سرزمین جاپان نے پہلی دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح کے قدم چومنے کی سعادت حاصل کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ ایک ہفتہ جاپان میں قیام پذیر رہے۔ آپ نے 28 جولائی 1989ء کا خطبہ جمعہ بھی ناگویا سے ارشاد فرمایا۔

خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی سے قبل 2006ء کا سال بھی جماعت احمدیہ جاپان کے لئے ایک یادگار حیثیت رکھتا ہے، جب ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جاپان تشریف لائے۔ 12 مئی 2006ء کا خطبہ جمعہ جاپان سے Live نشر ہوا۔

اس وقت ٹوکیو اور ناگویا دو مقامات پر جماعت کے مراکز قائم ہیں۔ جاپان میں پہلی مسجد کے لئے جگہ خریدی جاچکی ہے اور پیارے حضور کی خدمت میں دعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کو پورا فرمائے اور جماعت احمدیہ جاپان احسن رنگ میں اسلام احمدیت کی تبلیغ کرنے والی ہو۔ آمین

☆ بعدازاں عزیزم مرزا معظم بیگ نے **''جاپان میں آنے والے زلزلے وتسونامی اور حضور انور کی خدمت میں دعاؤں کی درخواست''** کے موضوع پر اپنا درج ذیل مضمون پیش کیا:

3 مارچ 2011ء کو جاپان کے شمال مشرقی علاقوں میں ایک شدید زلزلہ آیا جس کی شدت 9.0 ریکارڈ کی گئی۔ دنیا کی تاریخ میں اب تک آنے والے زلزلوں میں سے اسے چوتھا بد ترین زلزلہ کہا جارہا ہے۔ اس زلزلہ کے بعد چھ اور سات شدت کے کئی آفٹر شاکس بھی آئے لیکن سب سے زیادہ بدترین اور خوفناک آفت تسونامی تھی۔

تسونامی جاپانی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے سمندر کی لہر۔ اور اس زلزلہ کے بعد دنیا کی سب سے بلند اور خطرناک تسونامی برپا ہوئی۔ زلزلہ کا مرکز جاپان کے ساحل سے 69 کلومیٹر دور تھا اور 10 سے 30 منٹ کے دوران ہی تسونامی کی بڑی لہریں خشکی تک آ پہنچیں۔ تسونامی کی بلندترین لہر 40 میٹر سے بھی زائد تھی لیکن دس بارہ میٹر تک کی لہریں سینڈائی اور دیگر نواحی علاقوں کو اپنی لپیٹ میں لے گئیں۔ Minami Sanriku شہر میں دس ہزار کے قریب لوگ لاپتہ ہوئے اور سب سے زیادہ اموات اشی نوما کی شہر میں ریکارڈ کی گئیں۔

تیس منٹ کے اندر ہی تسونامی نے بڑے بڑے جہاز اور گاڑیوں کو اپنی لپیٹ میں لے کر سمندر میں لا پھینکا اور ہزار ہا کی تعداد میں کشتیاں اور بحری جہاز سمندروں سے نکل کر خشکی پر آ پہنچے۔

زلزلہ اور تسونامی کے فوری بعد سے جماعت احمدیہ جاپان کو بھی چھ ماہ تک متاثرین کی خدمت کا موقع ملا۔ ہیومینٹی فرسٹ جاپان کی مختلف ٹیموں نے جو تصاویر لیں ان میں سے کچھ اس طرح ہیں۔ (اس کے بعد کچھ تصاویر پیش کی گئیں)

جاپان میں بکثرت زلزلے آتے رہتے ہیں اور آئندہ تیس سالوں کے دوران ناگویا اور ٹوکیو کے علاقوں میں بھی ایک بہت بڑے زلزلے کی پیشگوئی کی جارہی ہے۔ جاپان میں سکولوں کے پہلے دن بچوں کو زلزلوں سے بچنے کی مشقیں کروائی جاتی ہیں اور حفاظتی تدابیر اختیار کرنے کے طریق سکھائے جاتے ہیں۔ عام طور پر عمارتیں اور پل وغیرہ بھی ایسے بنائے جاتے ہیں جو آٹھ تک کی شدت کے زلزلہ کو بھی برداشت کرسکتے ہیں۔ لیکن تسونامی ایک ایسی آفت ہے جس نے جاپانی قوم کو بہت پریشان کر رکھا ہے۔ خاص طور پر اٹیمی ری ایکٹرز کی

تباہی نے ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹمی حملوں سے بھی زیادہ تشویش پھیلائی ہے۔

پیارے حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جاپانی قوم کو زلزلوں اور تسونامی کی آفات سے محفوظ رکھے اور انہیں اپنے خالق و مالک کو پہچاننے اور اس کی حفاظت میں آنے کی توفیق بخشے۔ آمین

مجلس سوال جواب

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے بعض بچوں نے سوالات کئے۔

❁...... **ایک بچے نے سوال کیا کہ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے بڑا نبی کیوں بنایا؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سب سے پیارے نبی ہیں۔ آپؐ پر شریعت کامل ہوئی ہے۔ حضور انور نے فرمایا: جس طرح انسان کی آہستہ آہستہ ڈویلپمنٹ ہوئی ہے اور انسان کی ذہنی سوچ اور صلاحیت کا ارتقاء ہوا ہے اور انسان ترقی کرتے کرتے اپنی کاملیت کو پہنچا ہے۔ اسی طرح انسان کی صلاحیت کے ارتقاء کے ساتھ ساتھ مذہب اور شریعت میں بھی ارتقاء ہوتا رہا۔ مختلف اقوام اور علاقوں کی طرف انبیاء اپنے اپنے دور میں آتے رہے اور ہر نئے دور میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے شریعت کے نئے احکامات نازل ہوتے رہے ہیں اور شریعت آہستہ آہستہ اپنی کاملیت کی طرف بڑھتی رہی ہے۔ بالآخر جب انسان کا ارتقاء اپنے کمال تک پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور آپؐ پر دین بھی کامل ہوا اور شریعت بھی کامل ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انبیاء علیہم السلام کو علم تھا کہ ایک زمانہ آئے گا جب انسان کامل ہوگا اور اس وقت اللہ تعالیٰ ایک ایسے عظیم الشان نبی کو مبعوث فرمائے گا جس پر دین بھی اور شریعت بھی کامل کر دی جائے گی۔ اسی لئے تو حضرت ابراہیمؑ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ اے خدا! جو ایسا عظیم المرتبت نبی آنا ہے وہ میری اُمّت میں سے آئے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس لئے سب سے عظیم المرتبت نبی ہیں کہ آپ پر اللہ تعالیٰ نے دین بھی کامل کیا اور شریعت بھی کامل کی اور شریعت کی آخری کتاب قرآن کریم آپؐ پر نازل ہوا۔

حضور انور نے فرمایا: ابھی تک جو معلوم دنیا ہے اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی سب سے بڑا مقام ہے اور قرآن کریم کی شریعت ہی کامل ہے اور آئندہ زمانوں کے لئے بھی ہے۔ اگر آئندہ کسی وقت کوئی ایسے علاقے یا زون سامنے آئیں اور نئی دنیا کی دریافت ہوئی تو وہاں آباد قوموں کے لئے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی یہ شریعت ہوگی اور آپؐ کا ہی پیغام ان تک پہنچے گا۔ کیونکہ آپ کو رحمۃ للعالمین کہا گیا ہے۔

حضور انور نے آسٹریلیا میں آباد Aborigines قوم کی مثال دیتے ہوئے بیان فرمایا کہ یہ قوم پچاس ساٹھ ہزار سال پرانی ہے۔ لیکن جب اس قوم کے وجود کا پتہ چلا تو پھر ان تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچا، اور اس قوم میں سے بعض لوگوں نے اسے قبول بھی کیا۔

❁...... ایک بچے نے یہ سوال کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب سے نجات پا کر کشمیر کی طرف گئے اور پھر وہاں دفن ہیں۔ عیسائیوں نے بھی اس بارہ میں بہت بہتر ریسرچ کی ہے تو پھر وہ کیوں نہیں مانتے کہ حضرت عیسیٰؑ کشمیر میں دفن ہیں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ عیسائیوں کی اس بارہ میں بہتر ریسرچ ہے ٹھیک ہے لیکن آنکھیں اندھی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی ایک عیسائی سے بحث ہو رہی تھی۔ آپ نے ثابت کیا کہ تمہارا نظریہ تثلیث کا غلط ہے۔ اس پر عیسائی کو جواب دینے کے لئے کوئی دلیل نہ ملی تو کہنے لگا کہ ایشین کا دماغ ان باتوں کو سمجھ نہیں سکتا۔

اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے کہا کہ تم نے مسئلہ حل کر دیا ہے۔ تمہاری تو اپنی کتابوں کی رو سے عیسیٰؑ ایشین تھے جب ان کو اس مسئلہ کی سمجھ نہیں آئی تو پھر تم کو کہاں آنی ہے۔

❁...... ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ بعض سائنسدان کہتے ہیں کہ اور سیاروں میں زندگی ہے۔ لیکن ابھی تک تو ثابت نہیں ہوئی۔ لیکن ہر جگہ خدا کی مخلوق ہو سکتی ہے۔

❁...... ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ حضرت موسیٰؑ نے جب اس بات کا اظہار کیا کہ میں خدا تعالیٰ کی ذات کو دیکھنا چاہتا ہوں تو اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو ہرگز مجھے نہ دیکھ سکے گا۔ لیکن تو اس پہاڑ کی طرف دیکھ۔ پس اگر یہ اپنی جگہ پر قائم رہا تو پھر تو بھی مجھے دیکھ سکے گا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے پہاڑ پر اپنی تجلی کی اور اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تو موسیٰؑ بے ہوش ہو کر گر پڑے اور پھر اللہ تعالیٰ کی طرف جھکے۔ حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ تو نور ہے۔ اس کو کیسے دیکھا جا سکتا ہے۔ حضرت موسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ پر ایمان پہلے ہی تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ کو دیکھنے کی خواہش کا اظہار کیا تو خدا تعالیٰ کا جلوہ بھی نہ دیکھ سکے۔

حضور انور نے فرمایا خدا تعالیٰ تو ہمیں ہر چیز میں نظر آتا ہے۔ آپ کا یہاں فیوجی (Fuji) پہاڑ ہے، درخت ہیں، جنگل ہے، دوسرے پہاڑ ہیں، سبزے ہیں اور زلزلے بھی آتے ہیں۔ ان سب میں خدا تعالیٰ کے جلوے، خدا تعالیٰ کی قدرتیں نظر آتی ہیں۔

❁...... روزانہ موصول ہونے والے خطوط کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا۔ روزانہ پندرہ سو سے دو ہزار خطوط ہو جاتے ہیں۔ چھ سات سو خطوط کا میں روزانہ دستخط کر کے جواب دیتا ہوں۔ باقی کچھ جواب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے بھجوائے جاتے ہیں۔ لیکن مَیں سب خطوط پڑھتا ہوں یا اس کا خلاصہ دیکھ لیتا ہوں۔ اس طرح ہر خط میری نظر سے گزرتا ہے۔

❁...... ایک بچے نے سوال کیا کہ حضور انور نے کیا سوچا تھا کہ بڑے ہو کر کیا بنیں گے؟ اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا جو سوچا تھا وہ بنا نہیں۔ ایک خیال تھا کہ ڈاکٹر بنوں گا، پھر فوج میں بھی جانے کی خواہش تھی جو پوری نہ ہوئی۔

واقفین نو بچوں کی حضور انور کے ساتھ یہ کلاس چھ بج کر پچپن منٹ پر ختم ہوئی۔

واقفات نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ کلاس

اس کے بعد واقفات نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ طاہرہ شنوبو نے کی اور بعدازاں اس کا اردو زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد تمام بچیوں نے مل کر درج ذیل الفاظ کو بار بار دہراتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ۔

بعدازاں عزیزہ امۃ الکافی رملہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث پیش کی۔

”حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو کلمات ہیں جو رحمن کو بہت پسند ہیں اور زبان سے ادا کرنے میں بھی بہت خفیف اور آسان ہیں۔ لیکن اجر و ثواب کے میزان میں بہت بھاری ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔

(الجامع الصحیح للبخاری)

اس کے بعد عزیزہ نادیہ عبداللہ اور عزیزہ فاخرہ عبداللہ نے مل کر خوش الحانی کے ساتھ درج ذیل ترانہ پیش کیا۔

آج کرتے ہیں آقا سے عہدِ وفا
جان و دل سے رہیں گے تجھی پہ فدا
ہم شہیدانِ دیں کا اٹھا کر علم
دینِ احمد پہ قائم رہیں گے سدا
تیری طاعت میں گردن جھکاتے ہوئے
اب بدل دیں گے ہم سارے ارض و سما
ہم فلک بوس نعرۂ توحید سے
اہل جاپان کے دل کریں گے فتح

☆ اس کے بعد عزیزہ عائشہ مونا نے **”جاپانی قوم کے بارہ میں خلفائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی توجہ اور ارشادات“** پیش کئے۔

اکتوبر 1945ء کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو رؤیا میں کچھ پرندے دکھائے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس خواب کی تعبیر یہ بتائی گئی کہ ”جاپانی قوم اس وقت بالکل مردہ حالت میں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے دل میں احمدیت کی طرف رغبت پیدا کرے گا اور وہ آہستہ آہستہ پھر طاقت اور قوّت حاصل کرے گی اور میری آواز پر اُسی طرح لبیک کہے گی جس طرح پرندوں نے حضرت ابراھیم علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہا تھا۔“

(روزنامہ الفضل 19۔ اکتوبر 1945 صفحہ 1-2)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے چودھویں صدی ہجری کے اختتام اور پندرھویں صدی کے آغاز کے موقع پر جاپان کا دورہ منظور فرمایا لیکن ڈاکٹری ہدایت کی بنا پر آپ سفر نہ کر سکے۔ 24 جولائی 1989ء کو وہ تاریخی دن بھی آ گیا جب چڑھتے سورج کی سرزمین جاپان کو یہ سعادت حاصل ہوئی کہ امام الزماں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چوتھے خلیفہ جاپان تشریف لائے۔ 28 جولائی 1989ء کے خطبہ جمعہ میں آپ نے جاپانی قوم کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ:

”آج تک میں کسی قوم کے اخلاق سے اتنا متاثر نہیں ہو اجتنا کہ جاپانی قوم کے اخلاق سے متاثر ہوا ہوں۔ ان کے اندر سچائی ہے، انکساری ہے، اور یہ ایسے خلق ہیں جنہیں ہمیشہ خدا پیار سے دیکھتا ہے۔ یہ لوگ معاملات کے صاف ہیں اور وعدے کے سچے لیکن بعض ممالک نے ان کے ساتھ بدمثالیں قائم کی ہیں جس کی وجہ سے اسلام کی نہایت بھیانک تصویر یہاں قائم کی گئی ہے۔ اس لیے جماعت احمدیہ کا یہ فرض ہے کہ اِن اخلاق میں آپ اِن سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں کیونکہ آپ کے پیچھے ایک عظیم الشان مذہب کی تعلیم ہے۔“

پیارے حضور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے 2006ء میں جلسہ سالانہ جاپان سے اختتامی خطاب میں فرمایا کہ:

”اگر آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس خواہش کو سامنے رکھیں کہ اس قوم تک اسلام کا پیغام پہنچانا ہے تو یقینا یہاں احمدیت کے پھیلنے کے امکانات ہیں کیونکہ ان میں سے بہت ساری سعید روحیں ہیں جو مذہب کی تلاش میں ہیں۔“

پیارے حضور سے دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں جاپان میں اسلام احمدیت کے پیغام کی اشاعت کی توفیق بخشے۔ آمین

☆ اس کے بعد عزیزہ مزنیٰ ظفر نے **”جاپانیوں کو عمدہ مذہب کی تلاش ہے“** کے عنوان سے اپنا مضمون پیش کیا:

26 اگست 1905ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ”جاپانیوں کو عمدہ مذہب کی تلاش ہے“۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ارشاد جاپانیوں کی مذہبی زندگی کے بارہ میں مکمل اور جامع نقشہ کھینچتا ہے۔

عام طور پر کسی جاپانی سے اُس کا مذہب پوچھا جائے تو وہ کنفیوز ہو جاتے ہیں اور جواب نہیں دے پاتے۔ بعض لوگ سوچ کر بتاتے ہیں اور خود کو بیک وقت شنٹو ازم اور بدھ ازم کا پیروکار خیال کرتے ہیں۔

جاپان کے بارہ میں تحقیق کرنے والے لوگ بھی اس بات کے قائل ہیں کہ اکثر جاپانی شنٹو پیدا ہوتے ہیں، عیسائی چرچ میں جا کر شادی کرنا چاہتے ہیں اور وفات کے وقت ان کی رسومات بدھ مت کے طریق کے مطابق انجام پاتی ہیں۔

لیکن جاپانی قوم کی مذہبی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے یہ بات واضح نظر آتی ہے کہ جاپانی مسلسل کسی عمدہ مذہب کی تلاش میں ہیں۔

شنٹو ازم جاپان کا قدیم اور روایتی مذہب ہے۔ شنٹو ازم کی عبادت گاہ Jinja کہلاتی ہے۔ اور یہ لوگ مناظر فطرت کو خاص اہمیت دیتے ہیں اور ہر چیز کے الگ خدا کا تصور رکھتے ہیں۔ اس طرح ان کے خداؤں کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ نئے سال کے پہلے دن اکثر جاپانی ٹیمپل جاتے اور دعا کے ساتھ نیا سال شروع کرتے ہیں۔

چھٹی صدی عیسوی میں بدھ ازم جاپان میں داخل ہوا۔ اور جنگ عظیم دوم کے بعد شنٹو ازم کی بجائے بدھ ازم زیادہ اثر و نفوذ کا حامل مذہب بن گیا۔ ان کی عبادت گاہوں میں حضرت بدھ کے مجسمے پڑے ہوتے ہیں اور یہ لوگ اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ چین سے کنفیوشس ازم کی تعلیمات بھی جاپان میں داخل ہوئیں اور ان کے اثرات بھی جاپانیوں کی مذہبی زندگی میں نظر آتے ہیں۔

انیسویں صدی عیسوی میں جاپان میں عیسائی مشنریوں نے داخل ہونے کی کوشش کی لیکن جاپانیوں نے اس نئے مذہب کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور ان مشنریوں کو سخت اذیتیں دیں اور پھر لمبا عرصہ جاپان میں مذہبی سرگرمیوں پر پابندی رہی۔ **لیکن 1889ء میں Meiji بادشاہ کے دور میں جاپان میں مکمل مذہبی آزادی دی دی گئی۔**

اس وقت جاپان بھر میں شنٹو ازم کی 90 ہزار shrines اور بدھ ازم کے ہزار ہا ٹیمپل اور دس ہزار کے قریب عیسائی چرچ اور مشنری اس حقیقت کو عیاں کرتے ہیں کہ جاپانی مسلسل کسی عمدہ مذہب کی جستجو میں لگے ہوئے ہیں۔

پیارے حضور سے دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہم اسلام کی خوبصورت اور پاکیزہ تعلیم کو احسن رنگ میں جاپانی قوم کے سامنے پیش کر سکیں۔

واقفات نَو کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ کلاس ساڑھے سات بجے تک جاری رہی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

آج ناگویا جماعت سے تعلق رکھنے والی 27 فیملیز اور کچھ سنگل افراد سمیت مجموعی طور پر 123 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

ان سبھی احباب نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

جاپان کے ہمسایہ ملک کوریا سے جماعت احمدیہ کے نیشنل صدر محمد داؤد صاحب اور دونوں مبلغین سلسلہ داؤد احمد صاحب اور دلمیر احمد صاحب پر مشتمل وفد آیا ہوا تھا۔ اس وفد نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بج کر بیس منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس ہوٹل تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل ۱۰ جنوری و ۱۷ جنوری ۲۰۱۴)

❁❁❁

کردیا ہے کہ میرے دعویٰ پر ہزار ہا دلائل قائم کرکے تمہیں موقع دیا ہے کہ تم غور کرو کہ وہ شخص جو تمہیں اس سلسلہ کی طرف بلاتا ہے خود کس درجہ کی معرفت کا آدمی ہے۔ اور کس قدر دلائل پیش کرتا ہے۔ اور تم کوئی عیب افتراء یا جھوٹ یا دغا کا میری پہلی زندگی پر نہیں لگا سکتے تا تم خیال کرو کہ جو شخص پہلے سے جھوٹ اور افتراء کا عادی ہے یہ بھی اُس نے جھوٹ بولا ہوگا۔ کون تم میں سے ہے جو میری سوانحِ زندگی پر نکتہ چینی کرسکتا ہے۔ پس یہ خدا کا فضل ہے جو اُس نے ابتداء سے مجھے تقویٰ پر قائم رکھا اور سوچنے والوں کیلئے یہ ایک دلیل۔''

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴)

تمام معاندین احمدیت کو سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا یہ کھلا چیلنج ہے جس پر سو سال سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے لیکن ایک بھی معاند احمدیت آپ کی دعویٰ نبوت سے پہلی زندگی پر کوئی عیب نہیں لگا سکا۔ کیونکہ ایسا کرنے کیلئے انہیں حضرت مسیح موعودؑ کے ایسے معاصرین کی گواہیاں پیش کرنی ہوں گی جنہوں نے آپ کو دعویٰ سے قبل دیکھا۔ کسی ایک بھی ہم عصر کی گواہی آپ کے دعوے سے پہلی زندگی کے خلاف نہیں ملتی خواہ وہ بعد میں آپ کا مخالف ہی کیوں نہ ہوگیا ہو بلکہ تمام مخالفین و موافقین کی زبانیں آپ کے پاکیزہ بچپن اور بے داغ جوانی کی ثناخواں ہیں اور قیام سیالکوٹ کے حوالے سے تو آپ کے تقویٰ وطہارت عفت و پاکیزگی کی اس قدر گواہیاں ہیں کہ ان کے بیان کے لئے ایک مستقل باب درکار ہوگا۔

معاندین احمدیت حضرت مسیح موعودؑ پر ناپاک اور گندے حملے کرنا ہی اصل خدمت اسلام خیال کرتے ہیں۔ پھر ان کی اخلاقی حالت چاہے کتنی ہی قعر مذلت میں گری ہوئی ہو، اُنہیں مخالف احمدیت طبقے کی جانب سے صف اول کے علما اور خادمان دین میں شمار کیا جاتا ہے۔ وہ چاہے جیسے مرضی اخلاقی گنہگار ہوں، مسیح موعودؑ کی مخالفت کے باعث قابل رشک سمجھے جاتے ہیں۔ مسیحی صاحبان کہتے ہیں کہ مسیح کے کفارے پر ایمان لاؤ خدا تمہیں تمام گناہوں سے نجات دے گا۔ گناہوں سے نجات سے مراد وہ یہ لیتے ہیں کہ بس کفارے پر ایمان لے آؤ پھر جو چاہے کرتے پھرو۔ تمہارے گناہوں کا بوجھ مسیح نے اپنے کندھوں پر اُٹھالیا ہے۔ تم جو چاہو کرو تمہیں سزا نہیں ہوگی۔

یہی حال معاندین احمدیت کا ہے۔ وہ اپنے ناعاقبت اندیش پیروکاروں کو بزبان حال وقال یہ کہتے ہیں کہ تم مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ السلام) کی مخالفت پر کمربستہ ہوجاؤ انہیں گالیاں دو پھر جو چاہے کرو تمہیں نہیں پوچھا جائے گا، ہم ذمہ دار ہیں۔ گویا مسیحیوں کی طرح یہ کہتے ہیں کہ تمہارے گناہوں کی سزا ہم لے لیں گے جبکہ قیامت کے دن کا نقشہ خدا تعالیٰ نے کچھ یوں کھینچا ہے کہ اس دن انبیا کا انکار کرنے والوں کے سرغنوں کو آگ پر اُلٹا پلٹا یا جائے گا اور وہ کہیں گے کہ اے کاش ہم اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرتے اور ان کے پیروکار کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہم نے اپنے سرداروں کی اطاعت کی تھی پھر انہوں نے ہمیں سیدھے راستہ سے بھٹکا دیا۔ اے ہمارے رب ان کو دوگنا عذاب دے اور ان کو اپنے رحم سے دور کردے۔ (الاحزاب ۶۹:۶۷)

اور ایک مقام پر آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں فرمائے گا کہ تم دونوں کے لئے دوگنا ہے لیکن تم سمجھتے نہیں۔

بدن پر لرزہ طاری کردینے والی آیات پڑھ کر بھی ان مخالفین احمدیت کو خوف نہیں آتا اور وہ خود بھی اور اپنے پیروؤں کو بھی اللہ اور اسکے رسول کی مخالفت اور نافرمانی پر آمادہ کرتے چلے جاتے ہیں۔

معاندین احمدیت حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف بدزبانی کرکے گویا خود کو ہر طرح کی اخلاقی بے راہ روی کی ''اجازت'' دے دیتے ہیں۔ صفی صاحب اور رفیق دلاوری صاحب کا یہ کہنا کہ ہمیں عالم شباب کی بے اعتدالیوں پر کوئی اعتراض نہیں، بھی دراصل اسی بات کا ثبوت ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ کی مخالفت کی آڑ میں انہوں نے اپنے لیے اخلاقی بے لگامی کا جواز پیدا کرلیا۔ اب اس خود ساختہ قاعدے یا فتوے کی آڑ میں خود ان کی ہوائے نفس نے کیا کیا گُل کترے ہوں گے یہ خدا ہی بہتر جانے۔ ہمیں اس بات سے کوئی لینا دینا نہیں۔

اس جگہ حضرت مسیح موعودؑ کے پاکیزہ بچپن اور بے داغ جوانی کے متعلق (خصوصاً قیام سیالکوٹ کے حوالے سے) آپ کے معاصرین کی آراء پیش کی جارہی ہیں جس سے آپ کے نیک چال چلن اور تقویٰ وطہارت کا اندازہ ہوگا۔

قادیان کے ایک ہندو لالہ کنورسین صاحب کے والد کا بیان ہے کہ حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے گھر میں ایک ولی پیدا ہوا ہے۔

(سیرت المہدی غیر مطبوعہ حصہ چہارم روایت نمبر ۱۲۹۶)

ایک معمر ہندو جاٹ کی شہادت ہے کہ:

''جب سے اس نے ہوش سنبھالا ہے بڑا ہی نیک رہا۔ دنیا کے کسی کام میں نہیں لگا۔ بچوں کی طرح کھیل کود میں مشغول نہیں ہوا۔ شرارت، فساد، جھوٹ، گالی کبھی اس میں نہیں...... آپ کے والد مجھے کہتے...... ہے تو یہ نیک صالح مگر اب زمانہ ایسوں کا نہیں چالاک آدمیوں کا ہے۔ پھر آبدیدہ ہوکر کہتے کہ جو حال پاکیزہ غلام احمد کا ہے وہ ہمارا کہاں۔ یہ شخص زمینی نہیں آسمانی ہے۔ یہ آدمی نہیں فرشتہ ہے۔''

(تذکرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ ۳۲۔ ۳۳)

شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب آپ کے سوانح میں ایک عجیب واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''جب آپ کی عمر نہایت چھوٹی تھی تو اس وقت آپ ایک اپنی ہم سن لڑکی کو ۔۔۔ کہا کرتے تھے کہ'' نامراد ے دعا کر کہ خدا میرے نماز نصیب کرے''

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ مرتبہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

''نماز پڑھنے کی خواہش کرنا اور اس خواہش کو پورا کرنے والا خدا تعالیٰ کو ہی جاننا اور پھر اس گھر میں پرورش پاکر جس کے چھوٹے بڑے دنیا کو ہی اپنا خدا سمجھ رہے تھے، ایک ایسی بات ہے جو سوائے کسی ایسے دل کے جو دنیا کی ملونی سے ہر طرح سے پاک ہو اور دنیا میں عظیم الشان تغیر پیدا کردینے کیلئے خدا تعالیٰ سے تائید یافتہ ہو، نہیں نکل سکتی۔

(سیرت حضرت مسیح موعود مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ صفحہ ۵)

یہ حضرت مسیح موعودؑ کی پاکیزہ فطرت اور نیک عادات و پاک شمائل ہی کا نتیجہ تھا کہ جس نے بھی بصیرت کی نگاہ سے آپ کو دیکھا وہ آپ کا شیدا ہوگیا۔

میاں محمد یاسین صاحب کی روایت ہے کہ مجھے مولوی برہان الدین صاحب نے بتایا کہ ایک دفعہ حضورؑ مولوی غلام رسول صاحب قلعہ میاں سنگھ کے پاس گئے۔ اس وقت حضور ابھی بچہ ہی تھے...... باتوں باتوں میں مولوی غلام رسول صاحب نے جو ولی اللہ و صاحب کرامات تھے فرمایا کہ اگر اس زمانہ میں کوئی نبی ہوتا تو یہ لڑکا نبوت کے قابل ہے۔''

(روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ا صفحہ ۵۳)

پاکیزہ جوانی:

۱۵۔۱۶ برس کی عمر میں آپ کی شادی حرمت بی بی صاحبہ سے ہوئی لیکن حضورؑ کو خلوت نشینی اور عزلت پسندی میں وہ کمال حاصل تھا کہ شادی آپ کی تعلیم و تربیت اور دینی مہمات پر اثر انداز نہ ہوسکی اور آپ کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت کا جذبہ طوفان کی طرح اُٹھا اور آندھی کی طرح آپ کے رگ و ریشہ پر چھا گیا۔ دینی مطالعہ کے شوق اور آنحضور ﷺ کی محبت کے نشہ سے ایسے مخمور ہوئے کہ آپؑ اسلام کی پریشان حالی اور بے بسی اور غیر مذاہب کے حملوں سے غمگین رہنے لگے اور آپ نے معاندین اسلام کے ان اعتراضات کو جمع کرنے کی مہم شروع کردی جو وہ اسلام اور بانی اسلام پر کرتے تھے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

''میں سولہ سترہ برس کی عمر سے عیسائیوں کی کتابیں پڑھتا ہوں اور ان کے اعتراضوں پر غور کرتا رہا ہوں میں نے اپنی جگہ ان اعتراضوں کو جمع کیا ہے جو عیسائی آنحضرت ﷺ پر کرتے ہیں۔ ان کی تعداد تین ہزار کے قریب پہنچی ہے۔''

(الحکم ۳۰ اپریل ۱۹۰۰ صفحہ ۲)

آنحضورؐ کی ذات سے آپؑ کو شروع سے ہی ایسا عشق تھا کہ آپؐ کے خلاف ذرا سی بات بھی برداشت نہیں کرسکتے تھے۔ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کا بیان ہے:

''حضرت صاحبؑ (یعنی آنحضرتؐ) سے تو بس والد صاحب کو عشق تھا۔ ایسا عشق میں نے کبھی کسی شخص میں نہیں دیکھا۔''

(سیرت المہدی حصہ اول صفحہ ۲۱۹)

اسلام اور بانی اسلام کے روشن چہرے سے اعتراضات کی گرد صاف کرنے کی مہم کو بپایہ تکمیل پہنچانے کی غرض سے آپ بکثرت قرآن مجید کا مطالعہ کرتے۔ مرزا سلطان احمد صاحب کی روایت ہے کہ:

''آپ کے پاس ایک قرآن مجید تھا اس کو پڑھتے اور اس پر نشان کرتے رہتے تھے۔ بلا مبالغہ میں کہہ سکتا ہوں کہ شاید ۱۰ ہزار مرتبہ اس کو پڑھا ہو۔''

(حیات النبی جلد اوّل صفحہ ۱۰۸)

قیام سیالکوٹ

جناب معترض نے تلبیس سے کام لیتے ہوئے یہ دھوکہ دینے کی کوشش کی کہ نعوذ باللہ جب والد صاحب کی پنشن کی رقم آپ نے ضائع کردی تو والد صاحب کے خوف سے آپ سیالکوٹ چلے گئے اور نوکری کرلی جبکہ مستند جماعتی تاریخ سے واضح ہوتا ہے کہ آپ کے والد صاحب نے خود آپ کو سیالکوٹ بھجوایا اور وہاں متفرقات کی اسامی پر ملازم کرادیا۔

(سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ ۹۲)

معاصرین کی آراء

شمس العلماء جناب مولانا سید میر حسن صاحب جو شاعر مشرق علامہ اقبال کے اُستاد تھے۔ حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانۂ ملازمت کی پاکیزگی، طہارت، نیکی اور دیانت کا تذکرہ یوں فرماتے ہیں:

''حضرت مرزا صاحب ۱۸۶۴ء میں بتقریب ملازمت شہر سیالکوٹ میں تشریف لائے اور قیام فرمایا چونکہ آپ عزلت پسند اور فضول ولغو سے مجتنب اور محترز تھے اس لئے عام لوگوں کی ملاقات جو اکثر تضیع اوقات کا باعث ہوتی ہے آپ پسند نہیں فرماتے تھے..... مرزا صاحب کو اس زمانہ میں مذہبی مباحثہ کا بہت شوق تھا۔ چنانچہ پادریوں عیسائیوں سے اکثر مباحثہ رہتا تھا۔''

(سیرۃ المہدی حصہ اوّل صفحہ ۱۵۴ طبع اوّل)

مولانا سید میر حسن صاحب مزید لکھتے ہیں:

''کچہری سے جب تشریف لاتے تھے تو قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف ہوتے تھے اور زار زار رویا کرتے تھے۔ ایسی خشوع خضوع سے تلاوت کرتے تھے کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔'' (ایضاً)

مولوی ظفر علی خان صاحب ایڈیٹر اخبار زمیندار کے والد ماجد منشی سراج الدین صاحب کی شہادت ملاحظہ فرمائیں۔

''مرزا غلام احمد صاحب ۱۸۶۰ء یا ۱۸۶۱ء کے قریب ضلع سیالکوٹ میں محرر تھے...... اور ہم چشم دید شہادت سے کہہ سکتے ہیں کہ جوانی میں بھی نہایت صالح اور متقی بزرگ تھے۔ کاروبار ملازمت کے بعد ان کا تمام وقت مطالعہ دینیات میں صرف ہوتا تھا۔ عوام سے کم ملتے تھے۔'' (اخبار زمیندار ۱۹۰۸ء بحوالہ حیاتِ طیبہ مؤلفہ عبد القادر (سابق سوداگرمل) مطبوعہ ۱۹۵۹ء مطبع اُردو پریس میکلوڈ روڈ لاہور)

قارئین کرام! یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے حضور کو بچپن اور جوانی میں دیکھا۔ ان کی گواہی بہرحال زیادہ پختہ اور موثق مانی جائے گی نہ کہ معترض کے خود ساختہ ''موثق'' ذرائع کی۔ آپ کے اہل خانہ اور معاصرین کو تو آپ کے وجود میں کوئی قابل اعتراض بات نظر نہ آئی بلکہ دوست دشمن سب آپ کے ثناخوان ہیں اور آپ کی نیکی اور پاکیزگی عفت اور پرہیزگاری کی قسمیں کھاتے ہیں۔ مولوی محمد حسین بٹالوی اور دیگر ائمۃ الکفر کے آپ کے دعوے سے قبل کی زندگی کے متعلق حلفیہ بیانات موجود ہیں۔ مخالفین احمدیت کے یہ روحانی بزرگان حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ سے قبل آپ کے ہاتھ دُھلوانا اپنا فخر سمجھتے تھے، انہیں تو کوئی عیب نظر نہیں آیا۔ انہیں تو ایسا کوئی قرآن نظر نہیں آیا جس پر قوت باہ کا نسخہ لکھا ہو۔ معترض کو اپنے دعویٰ کے ثبوت کے طور پر موثق گواہیاں آپ کے معاصرین کی پیش کرنی چاہیئے تھیں۔ ورنہ بہتر تھا کہ خاموش ہی رہتے، منہ کھول کر خراب ہی ہوئے۔ (جاری)

تنویر احمد ناصر۔ قادیان

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager : 09464066686
Editor: 08283058886
e : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 **Vol. 63 Thursday 27 Feb 2014 IssueNo.9**

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar
Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015

ہماری جماعت کو خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہونا چاہئے۔ اور اُن کو شکر کرنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ نے اُن کو یونہی نہیں چھوڑا بلکہ اُن کی ایمانی قوتوں کو یقین کے درجہ تک بڑھانے کے واسطے اپنی قدرت کے صدہا نشان دکھائے ہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۴ فروری ۲۰۱۴ بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے نشانات کے حوالے سے کچھ ذکر کروں گا جو اپنے نشانات کے بارے میں آپ نے تحریر فرمایا ہے۔ ایک اصولی بات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس ضمن میں یہ بڑی واضح طور پر فرمائی کہ اصل مقصد، یہ نشانات جو ابھی ظاہر ہوئے یا ہو رہے ہیں یا ہوتے رہیں گے آئندہ، ان کا مقصد یہ ہے کہ اس زمانے میں خدا تعالیٰ آپ کے ذریعہ سے اسلام کی صداقت کو دنیا پر واضح کرنا چاہتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کو دنیا پر ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ یہ نشانات جہاں غیروں کے اور اسلام پر اعتراض کرنے والوں کے منہ بند کرتے ہیں، وہاں مسلمانوں کے لئے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت کا ثبوت ہیں کہ آپ ہی وہ جری اللہ ہیں جن کو اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے۔

حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس ضمن میں براہین احمدیہ اور کشتی نوح سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات پیش فرمائے۔ کشتی نوح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

وہ غیب کی باتیں جو خدا نے مجھے بتلائی ہیں۔ اور پھر اپنے وقت پر پوری ہوئیں۔ وہ دس ہزار سے کم نہیں مگر کتاب نزول المسیح میں جو چھپ رہی ہے نمونہ کے طور پر صرف ڈیڑھ سو ان میں سے مع ثبوت اور گواہوں کے لکھی گئی ہیں اور کوئی ایسی پیشگوئی میری نہیں ہے کہ وہ پوری نہیں ہوئی یا اُس کے دو حصوں میں سے ایک حصہ پورا نہیں ہو چکا۔ اگر کوئی تلاش کرتا کرتا مر بھی جائے تو ایسی کوئی پیشگوئی جو میرے منہ سے نکلی ہو اس کو نہیں ملے گی جس کی نسبت وہ کہہ سکتا ہو کہ خالی گئی۔ مگر بے شرمی سے یا بے خبری سے جو چاہے کہے۔ اور میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ہزارہا میری ایسی کھلی کھلی پیشگوئیاں ہیں جو نہایت صفائی سے پوری ہو گئیں جن کے لاکھوں انسان گواہ ہیں۔ جن کی نظیر اگر گذشتہ نبیوں میں تلاش کی جائے تو بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اور جگہ ان کی مثل نہیں ملے گی۔

حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کتاب نزول المسیح سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چند پیشگوئیوں کا بطور نمونہ ذکر فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے پیشگوئی فرمائی یَا اَحْمَدُ فَاضَتِ الرَّحْمَةُ عَلٰی شَفَتَیْكَ۔

(دیکھو براہینِ احمدیہ صفحہ 517)

ترجمہ یہ ہے کہ اے احمد! تیرے لبوں پر رحمت جاری کی جاوے گی، بلاغت اور فصاحت اور حقائق اور معارف تجھے عطا کئے جاویں گے۔ سو ظاہر ہے کہ میری کلام نے وہ معجزہ دکھلایا کہ کوئی مقابلہ نہیں کر سکا۔ اس الہام کے بعد بیس سے زیادہ کتابیں اور رسائل میں نے عربی بلیغ فصیح میں شائع کیں مگر کوئی مقابلہ نہ کر سکا۔ خدا نے ان سے زبان اور دل دونوں چھین لئے اور مجھے دے دیئے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ۔

(دیکھو براہینِ احمدیہ صفحہ 240)

ترجمہ: مخالف لوگ ارادہ کریں گے کہ خدا کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں، یعنی بہت سے مکر کام میں لاویں گے مگر خدا اپنے نور کو کمال تک پہنچائے گا۔ اگرچہ کافر لوگ کراہت ہی کریں۔

یہ اُس زمانے کی پیشگوئی ہے کہ جبکہ اس سلسلے کے مقابل پر مخالفوں کو کچھ جوش اور اشتعال نہ تھا۔ یعنی مخالفت تھی ہی کوئی نہیں اور پیشگوئی ہو رہی ہے کہ مخالف جو ہیں وہ ختم ہو جائیں گے۔ اور پھر اس پیشگوئی سے دس برس بعد وہ جوش دکھلایا گیا کہ انتہا تک پہنچ گیا، یعنی تکفیر نامہ لکھا گیا، قتل کے فتوے لکھے گئے اور صدہا کتابیں اور رسالے چھاپ دیئے گئے اور قریباً تمام مولوی مخالف ہو گئے اور کوئی ذلیل سے ذلیل منصوبہ نہ چھوڑا جو میرے تباہ کرنے کے لئے نہ کیا گیا، مگر نتیجہ برعکس ہوا اور یہ سلسلہ فوق العادۃ ترقی کر گیا۔

پھر آپ فرماتے ہیں۔ اِنْ لَّمْ یَعْصِمْكَ النَّاسُ فَیَعْصِمُكَ اللّٰهُ مِنْ عِنْدِهٖ۔ یَعْصِمُكَ اللّٰهُ مِنْ عِنْدِهٖ وَاِنْ لَّمْ یَعْصِمْكَ النَّاسُ۔

(دیکھو براہینِ احمدیہ)

ترجمہ: اگرچہ لوگ تجھے نہ بچاویں یعنی تباہ کرنے میں کوشش کریں مگر خدا اپنے پاس سے اسباب پیدا کر کے تجھے بچائے گا، خدا تجھے ضرور بچا لے گا اگرچہ لوگ بچانا نہ چاہیں۔

اب دیکھو کہ یہ کس قوت اور شان کی پیشگوئی ہے اور بچانے کے لئے مکرر وعدہ کیا گیا ہے اور اس میں صاف وعدہ کیا گیا ہے کہ لوگ تیرے تباہ اور ہلاک کرنے کے لئے کوشش کریں گے اور طرح طرح کے منصوبے تراشیں گے مگر خدا تیرے ساتھ ہوگا اور وہ ان منصوبوں کو توڑ دے گا اور تجھے بچا لے گا۔ اب سوچنا ہے کہ کون سا منصوبہ ہے جو نہیں کیا گیا۔ بلکہ میرے تباہ کرنے اور ہلاک کرنے کے لئے طرح طرح کے مکر کئے گئے۔ چنانچہ خون کے مقدمے بنائے گئے، بے آبرو کرنے کے لئے بہت جوڑ توڑ عمل میں لائے گئے اور ٹیکس لگانے کے لئے منصوبے کئے گئے۔ کفر کے فتوے لکھے گئے، قتل کے فتوے لکھے گئے لیکن خدا نے سب کو نامراد رکھا۔ وہ اپنے کسی فریب میں کامیاب نہ ہوئے۔

حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا پس یہ تین چار میں نے نمونے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے پیش کئے ہیں فرمایا اسی طرح آپؑ کی کتب جو ہیں وہ بھی ایک نشان ہیں۔

حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتب نے عربوں پر جو اثر کیا، اُس کی چند مثالیں اس زمانے میں بھی ہیں، جو پیش کرتا ہوں۔

ایک خاتون فلسطین کی ہیں، وہ کہتی ہیں کہ مروجہ طرزِ فکر کے زیرِ اثر میرا بڑا پکا ایمان تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر موجود ہیں اور آخری زمانے میں آسمان سے نازل ہوں گے اور اُمت کو دیگر اقوام کی غلامی سے تلوار کے زور پر آزاد کروائیں گے۔ نیز تلوار کے زور سے ہی جبراً لوگوں کو اسلام میں داخل کریں گے۔ لہٰذا مجھے بڑی شدت کے ساتھ اس دن کا انتظار تھا۔ پھر جماعت سے میرا تعارف ہوا۔ میرے دیور کے ذریعہ یہ تعارف ہوا جو نہ صرف جماعت کے بارے میں میرے ساتھ اکثر بات چیت کرتے تھے بلکہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتب اور لٹریچر بھی بھیجتے رہتے تھے۔ اُن کتب میں مجھے بے مثل اور انمول موتی ملے، ایسے معارف کا مطالعہ میں نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں کیا تھا، ایسی بلاغت اور اعجاز سے بھرپور عربی کلام جس میں علم و معرفت کے ہیرے رکھ دیئے گئے ہوں، میرے لئے بالکل نیا تھا۔ ایسے جواہر پاروں کے مطالعہ سے ہی قاری کا خدا سے تعلق قائم ہونا شروع ہو جاتا ہے اور مکمل اطمینان ہونے کے بعد میں نے بیعت کر لی۔ پھر عباس صاحب ہیں، اٹلی میں رہتے ہیں، ہیں عرب۔ کہتے ہیں کہ میں باوجود مولویوں کے ہرزہ سرائی کے ایم۔ٹی۔اے العربیہ کا ہو کر رہ گیا تھا۔ ایک دن میں الحوار دیکھ رہا تھا کہ اس میں وقفے کے دوران حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ عربی قصیدہ آ گیا۔

عِلْمِیْ مِنَ الرَّحْمٰنِ ذِی الْاٰلَاءِ
بِاللّٰهِ حُزْتُ الْفَضْلَ لَا بِدَهَاءِ

کہ میں یہ قصیدہ سننے کے ساتھ ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کو بھی دیکھتا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ ایک بے اختیاری کے عالم میں میرے منہ سے بلند آواز میں یہ کلمات نکلے کہ خدا کی قسم! یہ بات کوئی جھوٹا ہرگز نہیں کہہ سکتا۔ یہ شخص لازمی خدا کا فرستادہ ہے۔ ایسا کلام خدا تعالیٰ اور اُس کے رسول کی بے حرمتی کرنے والا نہیں ہو سکتا۔

پھر خالد صاحب ہیں ایک مراکش کے، وہ کہتے ہیں۔ احمدیت سے تعارف کے بعد مجھے اس بات سے کسی قدر حیرت بھی ہوئی کہ امام مہدی آ کر چلا بھی گیا اور ہم اب اُن کے بارے میں سن رہے ہیں۔ سوچ سوچ کر میں نے خدا تعالیٰ سے رہنمائی کی دعا کی اور جماعت کی عربی ویب سائٹ پر موجود کتب کا مطالعہ شروع کر دیا۔ سب سے پہلی کتاب جو میں نے پڑھی وہ اسلامی اصول کی فلاسفی کا عربی ترجمہ تھا۔ جسے میں نے کئی مرتبہ پڑھا۔ اس کتاب میں عدل و احسان اور ایتائ ذی القربیٰ کا مضمون پڑھ کر میری روح بھی وجد کرنے لگی۔ اس کے بعد میں نے ''التبلیغ'' پڑھی اور دیگر کتب کا مطالعہ کیا۔ ان کتب نے روحانی دقائق اور دینی معارف کے ایسے دریا بہائے کہ اکثر میری زبان پر یہ فقرہ آتا تھا کہ مجھے خزانہ مل گیا ہے۔

یمن کے ایک صاحب ہیں اتامی صاحب، کہتے ہیں کہ ایک صحافی اور ایک محقق ہونے کے ناطے حقیقتِ حال جاننے کا مجھے شوق تھا۔ لہٰذا جماعت کے مخالفین کی کتب بھی پڑھیں۔ اُن میں ناروا الزام تراشی کے بعد نوبت تکفیر تک پہنچتی نظر آئی۔ مزید تحقیق کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا کہ ان میں وہی پرانے غلط الزامات کے سوا کچھ نہیں۔ دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی عربی دانی وغیرہ جیسے معجزات تھے۔ یہ بھی الٰہی معجزہ تھا کہ امام مہدی کو فارسی الاصل پیدا کیا۔ ضروری نہیں کہ عربوں میں ہی مہدی آتا۔ کیونکہ ہدایت اور نبوت صرف عربوں پر ہی منحصر نہیں، دوسری دنیا کا کیا قصور ہے۔

حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اس طرح کے بے شمار واقعات ہیں۔ میں نے صرف چند ایک پیش کئے ہیں۔ پھر ان نشانات کے ضمن میں ہی ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

(باقی صفحہ ۷ پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان